

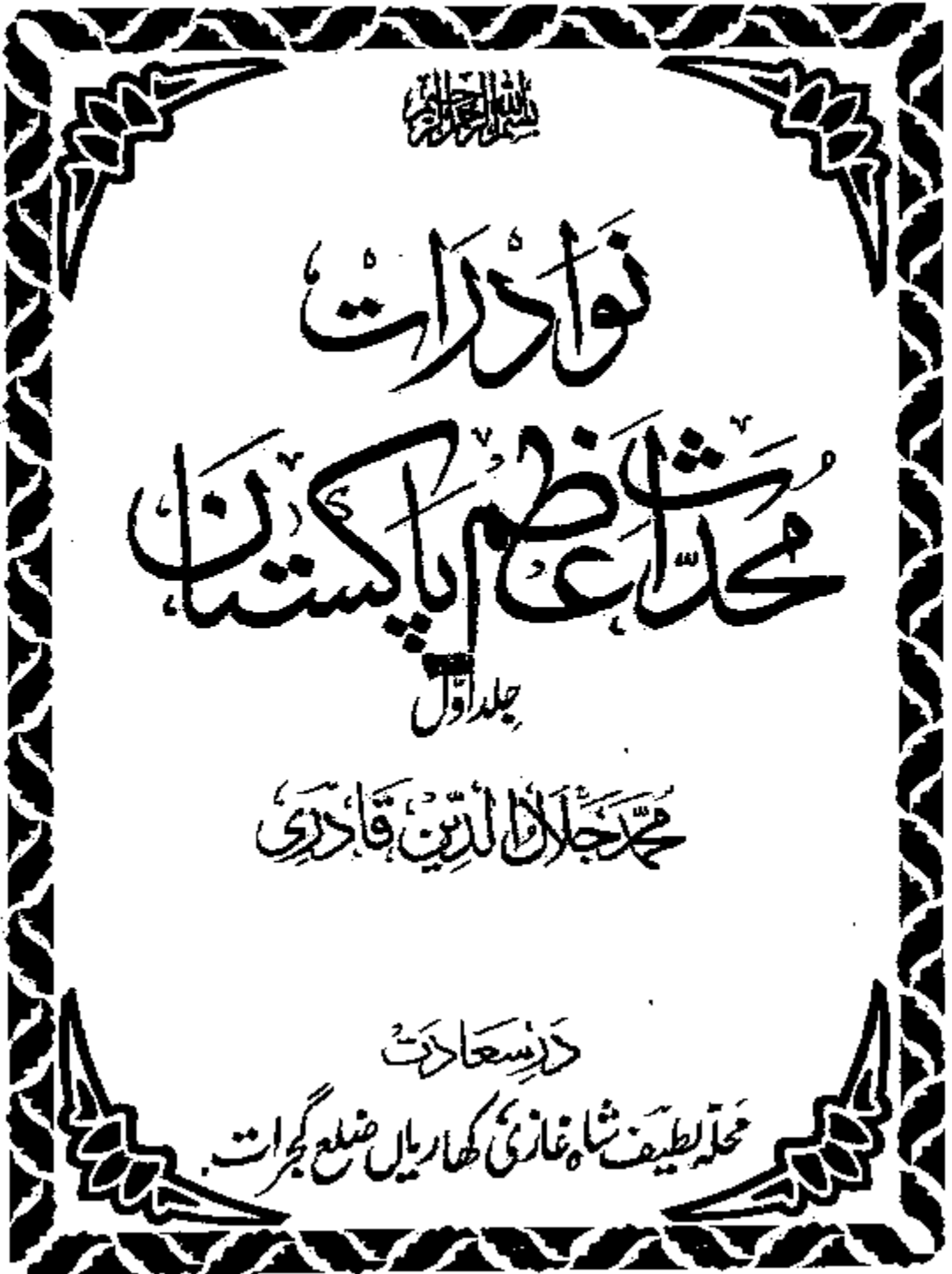
نوادرات محدث اعظم پاکستان

عبدلعل

محمد بن ابراہیم قرطبی

ترجمہ

علامہ شامی رحمہ اللہ



جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	نوادرات محدث اعظم پاکستان (جلد اول)
مؤلف	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرور احمد قدس سرہ العزیز مولانا محمد جلال الدین قادری
زیر سرپرستی	پیر طریقت قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی
زیر نگرانی	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی مفتی محمد محمود احمد
کیوزنگ و پروف ریڈنگ	مولانا قاری محمد حبیب احمد و مولانا قازی محمد مسعود احمد
خصوصی معاونت	مولانا قاضی حافظ محمد سعید احمد نقشبندی
ناشر	محکمہ بابا الطیف شاہ عازمی، کھاریاں، ضلع گجرات
ہدیہ	- روپے

ملنے کے لیے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

۳۲۰ پار روڈ، لاہور۔ 7221953

9۔ انکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

ٹیکس۔ 042-7238010

14۔ انخال سٹرو، اردو بازار، کراچی

فون۔ 021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

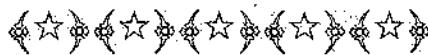
Website:- www.ziaulquran.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى بَذْرِ التَّمَامِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِ الظَّلَامِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى شَفِيعِ جَمِيعِ الْإِنَامِ
يَا إِمَامَ الرُّسُلِ وَيَا سَنَدِي
أَنْتَ بَابُ اللَّهِ وَمُعْتَمَدِي
فَبِذُنِّيَايَ وَبِأَخِرَتِي
يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْ بِيَدِي



﴿ فہرست ﴾

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
10	تقریظ از استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہور	1
11	عرض مؤلف	2
14	عرض ثانی	3
15	حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا خاندان اور بچپن کے حالات	4
25	حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے کردار کی چند جھلکیاں	5
26	احکام شریعت کی پاسداری	6
33	تلامذہ پر کرم نوازی	7
40	شہرت سے نفرت	8
45	کتب دینیہ کا ادب و احترام	9
48	اولیاء اللہ کا ادب و احترام	10
55	حاضر جوابی	11
61	انداز تبلیغ و تربیت	12
72	شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد	13
77	فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز سے چند مثالیں	14
124	صحیح بخاری جلد اول	15
124	العلوم الغیبیہ وغیرہا	16
143	فیہ الاختیار والفضائل	17

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
158	حاضر و ناظر	18
163	کرامات و معجزات	19
170	اصول حدیث اسماء الرجال تقلید شخصی وغیرہ	20
180	فضائل صحابہ و اہل بیت	21
195	صحیح بخاری جلد دوم	22
253	صحیح مسلم جلد اول	23
265	صحیح مسلم جلد دوم	24
291	نسائی شریف جلد اول	25
312	نسائی جلد ثانی	26
314	سند اجازت جمیع سلاسل و خلافت امام احمد رضا بریلوی	27
	بنام حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری بریلوی	
	محرمہ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء	
318	سند اجازت جمیع سلاسل و جمیع علوم دینیہ و خلافت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری نوری بریلوی	28
	بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	
	محرمہ ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۵۱ھ	
319	سند اجازت جمیع سلاسل و جمیع علوم دینیہ و خلافت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان قادری بریلوی	29
	بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	
	محرمہ ۲ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ	
320	سند اجازت صحاح ستہ و مرویات شیخ العلماء محمد الحافظ التیجانی	30
	بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	
	محرمہ ۱۹ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ	

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
321	سند اجازت جمع احادیث و مرویات شیخ الحدیث عمر حمدان الحرسی (مجاز امام احمد رضا بریلوی) بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محرمہ ۳ صفر المظفر ۱۳۶۵ھ مطابق ۷ جنوری ۱۹۴۶ء	31
	سند اجازت طریقہ و حاضری مزار حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولوی محمد ریاض قادری خانینوال محرمہ ۳ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ	32
322	سند اجازت احادیث و جمع مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا محمد سعید مانگٹ، ضلع گجرات محرمہ ۱۰ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	33
323	سند اجازت احادیث و جمع مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا عبدالقادر مانگٹ، ضلع گجرات محرمہ ۱۰ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	34
324	سند اجازت احادیث و تذکرہ و خصوصی امتیاز حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا محمد سعید مانگٹ، ضلع گجرات محرمہ ۷ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	35
325	سند اجازت و امتیاز خصوصی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا عبدالقادر مانگٹ، ضلع گجرات محرمہ ۷ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	36
326	سند اجازت احادیث و جمع مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ بنام مولانا سید محمد جلال الدین، بھکھی، ضلع گجرات، محرمہ ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۶۶ھ	37

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
327	سند اجازت احادیث و امتیاز خصوصی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا سید محمد جلال الدین، بھکھی، ضلع گجرات محرمہ ۷ ارجب المرجب ۱۳۶۶ھ	38
328	سند اجازت احادیث و مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام محمد جلال الدین قادری چودھو، ضلع گجرات (مؤلف اوراق ہذا) محرمہ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ	39
329	سند اجازت قرأت دلائل الخیرات والا واد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولوی محمد ریاض قادری خانیوال محرمہ ۶ شوال المکرم ۱۳۷۸ھ	40
329	سند اجازت قرأت دلائل الخیرات والا واد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا عبدالرشید محرمہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ	41
329	سند اجازت قرأت دلائل الخیرات شیخ الدلائل احمد بن محمد رضوان المدنی بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محرمہ ۲۲ ذی الحجہ	42
330	سند اجازت مرویات و سلاسل طریقت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا ابوالعالی معین الدین شافعی محرمہ ۵ صفر المظفر ۱۳۷۶ھ	43
331	سند اجازت اوزاد برائے حصول برکت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محرمہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ	44

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
332	سند اجازت قرأت و لکھن الخیرات والادوار حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا محمد عبدالغفار ظفر محرمہ ۶ شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ	45
333	سند طریقہ بیعت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا ابو داؤد محمد صادق گوجرانوالہ محرمہ (غالباً) محرم الحرام ۱۳۷۴ھ	46
334	سند اجازت نقوش حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام صوفی اللہ رکھا سراجی دیال گرھی	47
335	سند اجازت سلسلہ قادریہ برکات تیرہ ضویہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری بریلوی بنام مولانا محمد سعید مانگٹ ضلع گجرات محرمہ ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ	48
336	سند اجازت سلسلہ قادریہ برکات تیرہ ضویہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری بریلوی بنام مولانا عبدالقادر مانگٹ ضلع گجرات محرمہ ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ	49

﴿تقریظ﴾

از استاذ العلماء مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

محقق اساتذہ اور مدرسین کا عام طور پر یہ معمول رہا ہے کہ جو کتابیں ان کے زیر درس ہوتی تھیں ان پر جہاں ضرورت محسوس کرتے وضاحتی نوٹ لکھ دیتے تھے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ چونکہ عمیقی شخصیت تھے اس لئے انہوں نے مختلف کتابوں پر لکھے ہوئے نوٹس الگ کاپیوں پر نقل کرائے تھے اس کا عظیم فائدہ یہ ہوا کہ وہ نوٹس ہم تک بھی پہنچ گئے ورنہ پوری کی پوری کتابیں کسی طرح ہم تک نہ پہنچ سکتی تھیں۔

محدث اعظم پاکستان مولانا علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد چشتی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دور کے عظیم محدث تھے انہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ حدیث شریف کے پڑھنے پڑھانے میں صرف کیا احادیث مبارکہ سے اہل سنت کے عقائد و مسائل کے استنباط کا انہیں حیرت انگیز ملکہ تھا ارقم کا خیال تھا کہ انہوں نے اپنی کتابوں پر ضرور خصوصی نوٹس لکھے ہوں گے، لیکن خواہش کے باوجود ان کتابوں تک رسائی نہ ہو سکی۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے چند روز پہلے حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی (کھاریاں) کے صاحبزادے عزیز محمد مسعود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے مجھے فوٹو سٹیٹ کے چند صفحات دیئے اور بتایا کہ یہ ”نوادات محدث اعظم پاکستان“ کا ایک حصہ ہے مجھے اتنی خوش ہوئی جتنی متاعِ گم گشتہ کے مل جانے سے ہوتی ہے۔

مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی طویل عرصہ سے علیل چلے آ رہے ہیں، لیکن ان کی ہمت مردانہ انہیں مسلسل مصروف عمل رکھتی ہے ان دنوں وہ احکام سے متعلق آیات قرآنیہ کی تفسیر بھی لکھ رہے ہیں اور ساتھ ہی وقت نکال کر ”نوادات محدث اعظم پاکستان“ کی شرح اور ان کا پس منظر بھی لکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور عوام و خواص کے لئے فائدہ مند بنائے اور حضرت مولانا کو صحت و تندرستی کے ساتھ ”تفسیر احکام القرآن“ مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ

﴿عرض مؤلف﴾

﴿بسم الله الرحمن الرحيم﴾

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم الامین وعلی الہ وصحبہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین
شوال ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ / نومبر ۱۹۷۷ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام اہل سنت و جماعت لائل پور (اب فیصل آباد) میں
علمائے کرام نے بڑی شدت سے محسوس کیا کہ ہیراس الحدیث شیخ الحدیث حضرت علامہ الحاج ابوالفضل محمد سر دار احمد قدس سرہ العزیز
بانی و مہتمم جامعہ مذکورہ کے سوانح حیات جدید انداز میں جمع کئے جائیں چنانچہ علمائے کرام کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ذمہ
مختلف مواد جمع کرنا اور اسے جدید انداز میں ترتیب دے کر ایک مکمل سوانح حیات کی شکل میں پیش کرنا تھا حضرت شیخ الحدیث
قدس سرہ کی سیرت اور سوانح کے بارے میں اس سے پہلے بھی چند کوششیں ہوئیں اور چند کتابچے بھی شائع ہوئے مگر مکمل سوانح
حیات کی تدوین کی ضرورت باقی رہی۔

سن مذکور میں پاکستان کے قومی روزناموں نوائے وقت، جنگ، مشرق وغیرہ اور دیگر رسائل و جرائد میں یہ اعلان شائع
کرایا گیا کہ جس کے پاس حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سیرت احوال و آثار اور کرامات وغیرہ کے بارے میں جو معلومات
ہوں یا تاریخی و سوانحی مواد وہ جامعہ رضویہ میں پیش کر دے مضامین اور ذاتی یادداشتوں پر مشتمل تحریریں جمع ہونی شروع
ہوئیں مگر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی اعلیٰ علمی و روحانی شخصیت کے پیش نظر جس بھرپور تعاون کی ضرورت تھی وہ میسر نہ آسکا جس
کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تحریریں یادداشتیں اور مضامین جامعہ رضویہ میں پڑی رہیں ان سے سوانحی تذکرہ مرتب کرنا ممکن نہ ہو سکا۔

علاوہ ازیں چند علمائے کرام نے ذاتی طور پر ہمت کی اور حضرت موصوف کے سوانح حیات کو جمع کرنے کا عزم کیا مگر ان کی
ہمتوں نے ان عزائم کا ساتھ نہ دیا نتیجہ ان کی یادداشتیں اور ان کے پاس جو بھی سوانحی مواد تھا وہ ابھی تک اسی حالت میں پڑا ہے حضرت
شیخ الحدیث قدس سرہ کی سوانح اور تذکرہ سے دلچسپی رکھنے والے احباب ان یادداشتوں اور دستاویز سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

محرم الحرام ۱۴۰۳ھ / اکتوبر ۱۹۸۳ء میں پیر طریقت الحاج پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی خلف اکبر و خلیفہ حضرت شیخ
الحدیث قدس سرہ کے بھرپور تعاون، مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اور مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کے اصرار پر محدث

اعظم پاکستان“ کی تدوین کا سلسلہ شروع ہوا جو بجمہ تعالیٰ چند سالوں کی کوشش کے بعد دو ضخیم جلدوں کی شکل میں منظر پر آیا اس تذکرہ کی تدوین میں بہت سے علمائے کرام اور احباب نے علمی تعاون فرمایا تذکرہ کو جدید انداز میں مرتب کر کے اور متعلقہ سوانحی مواد کی فراہمی میں حکیم اہل سنت الحاج حکیم محمد موسیٰ امرتسری چشتی ضیائی نے بے مثال تعاون فرمایا مولانا کریم سب حضرات اور احباب کو جزائے خیر دے۔

اسے اتفاقی حادثہ کہیے یا میری خوش بختی کہ ”محدث اعظم پاکستان“ کی تدوین و ترتیب کے دوران ۱۳۹۲ھ/۲۰۷۱ء جمع ہونے والے سوانحی مواد سے فقیر غفرلہ لحدیر استفادہ نہ کر سکا کوشش کے باوجود وہ جمع شدہ مواد دستیاب نہ ہو سکا اور تھوڑا عرصہ پہلے وہ مواد دستیاب ہوا اس کے مطالعہ کے دوران بعض مفید معلومات حاصل ہوئیں اور ادھر ”محدث اعظم پاکستان“ کی اشاعت کے دوران بہت سی قیمتی دستاویزات کتاب کے حجم کے بڑھ جانے کے پیش نظر شامل اشاعت ہو سکیں اب ان دو قسم کے تاریخی مواد نے زیر نظر اوراق کی طرف ہمت دلائی بجمہ تعالیٰ چند ماہ کی کوشش کے بعد یہ مجموعہ آپ سامنے ہے اس کی افادیت تو قاری کو مطالعہ کے بعد ہی ہو سکے گی۔

اس سلسلہ میں اتنی گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ زیر نظر مجموعہ میں بہت سی دستاویزات اصل قلمی صورت میں ہیں ان کا عکس بنوا کر پیش کی جا رہی ہیں اصل دستاویزات کی تاریخی اور تحقیقی حیثیت اہل علم و نظر سے پوشیدہ نہیں اس مجموعہ اوراق میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے قلمی مکتوبات فتاویٰ سندت اجازت اوراد و اشغال اور دیگر دستاویزات ہیں معاصرین کے نام مختلف مکتوبات اور معاصرین کے آپ کے نام مکتوبات کا عکس شامل کیا جا رہا ہے۔

اس مجموعہ کا اہم حصہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے ان فوائد حدیثیہ پر مشتمل ہے جو آپ نے اپنے زیر مطالعہ کتب احادیث کے ابتدا میں زائد اوراق لگا کر لکھے ہیں یہ فوائد علماء اور درجہ حدیث کے طلبہ کے لئے مفید ہوں گے علاوہ ازیں کسی مسئلہ پر احادیث سے دلائل کے متلاشی حضرات کے لئے یہ ذخیرہ خاصا مفید ہوگا ان شاء اللہ۔

اس مجموعہ میں چند دستاویزات توجہ کو اپنی طرف مبذول کرائیں گی ان کا تعلق دشمنان دین و ملت نصاریٰ اور ہنود نے نفرت و حقارت کی بنا پر ہے تحریک پاکستان میں علماء اہل سنت کے کردار کا مطالعہ کرنے والے حضرات کے لئے یہ دستاویزات نہایت اہم ہیں۔

ان اوراق کے جمع کرنے اور ان کی تدوین میں بہت سے احباب اور حضرات نے تعاون فرمایا ہے بالخصوص

پیر طریقت الحاج قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی زریب آستانہ عالیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بے شمار قیمتی دستاویزات مہیا فرمائیں ان سے استفادہ اور افادہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔

محترمی محمد رفیق شاہد القادری منہج دفتر جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد کی وساطت سے مختلف یادداشتوں پر مشتمل ایک فائل مہیا ہوئی۔

مولانا محمد یونس رضوی، مولانا حکیم گلزار احمد آسی، صوفی گلزار احمد اور آستانہ عالیہ سے وابستہ بہت سے احباب نے بھرپور تعاون فرمایا۔

حکیم اہل سنت الحاج حکیم محمد موسیٰ امرتسری، لاہور کے پیہم اصرار اور تعاون نے ان اوراق کی تدوین اور ترتیب میں ہمت افزائی فرمائی۔

یہ تمام حضرات شکریہ کے مستحق ہیں، مولانا کریم اپنے حبیب لبیب رؤف درحیم نبی ﷺ کے صدقہ میں ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آخر میں دعا ہے کہ اے رب ذوالجلال والاکرام تو اپنے محبوبوں کے طفیل اس مجموعہ کو امت مرحومہ کے لئے مفید بنا اور فقیر غفرلہ القدیر مؤلف اوراق ہذا کی لغزشوں کو معاف فرما۔ آمین۔

فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

کھاریاں

۱۲/ربیع النور ۱۴۱۵ھ

﴿عرض ثانی﴾

﴿بسم الله الرحمن الرحيم﴾

الحمد لله رب الهدى علی ما هدی

والصلوة والسلام علی رسول الهدی وعلی اله ووصحبه واصحاب الهدی

”تذکرہ محدث اعظم“ دو جلدوں میں پہلی بار ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء منظر عام پر آیا، کچھ وقفہ بعد ”نوادرات محدث اعظم“ کی ترتیب و تالیف سے ربیع النور ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء کو فراغت پائی، اور ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء میں ”کرامات محدث اعظم“ ترتیب پا کر شائع ہو گئی، الحمد للہ علی ذلک۔

”نوادرات محدث اعظم“ کا یہ مجموعہ ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے ارادہ کی تھا کہ یہ مجموعہ جلد منظر عام پر آجاتا، مگر اس ارادے کا تائید ربانی کے بغیر پورے نہیں ہوتے، ہر کام کا وقت مقرر ہے ”نوادرات محدث اعظم“ کی اشاعت کی ذمہ داری ادارے نے از خود قبول کر لی اس کا کچھ حصہ کتابت بھی ہو گیا تھا مگر اشاعت کا مرحلہ تاہنوز باقی رہا، بارہا یاد دہانی بھی کام آئی، بالآخر اس ادارے نے اس کی اشاعت سے معذرت کر لی اور مسودہ اور کتابت شدہ صفحات واپس کر دیئے، یہ فقرہ غفرلہ ادارے کے اراکین کا شکر گزار ہے کہ اتنا عرصہ انہوں نے مسودہ کی حفاظت فرمائی اور مکمل حالت میں واپس فرمادیا۔

”نوادرات محدث اعظم“ کی جلد اشاعت کے لئے یہ طے ہوا کہ ضخیم جلد کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ایک حصہ ابھی آپ کی خدمت میں حاضر کر دیا جائے اور دوسرا حصہ بھی مناسب وقت پر پیش کر دیا جائے، اس منصوبہ کی اجازت فضل الشیخ حضرت پیر ابو الفیض قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہ العالی سے لینا لازمی تھی، موصوف نے ازراہ شفقت اس اجازت مرحمت فرمادی، جزاہ اللہ تعالیٰ فی الدارين۔

چنانچہ ”نوادرات محدث اعظم“ حصہ اول آپ کے پیش نظر ہے، دوسرے حصہ کی جلد اشاعت کے لئے بارگاہ رب العزت جل و علا سے دعا کی درخواست ہے۔

وماتوفیقی الابا للہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ واصحابہ وبارک وسلم

فقیر قادری عفی عنہ

۲۳ ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ/۷ فروری ۲۰۰۲ء

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا خاندان اقصر

بچپن کے حالات

نبراس المحدثین مولانا ابوالفضل محمد سرار احمد قدس سرہ اللہ
اسرار النور النوری مشرقی پنجاب بھارت کے ضلع گورداسپور کے
قصبہ دیال گڑھ میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد چوہدری میراں بخش کاشتکاری
کرتے تھے۔ جٹ سیہول کے یہ فرو فرید نہایت محنت سے کھیتی باڑی
کا کام کرتے تھے۔ دیہاتی ماحول کی قباحتوں سے ہمیشہ اجتناب
فرماتے۔ یہ خاندان علاقہ بھر میں اپنی شرافت، دیانت، محنت، سادگی
پاکبازی اور مہمان نوازی جیسی صفات حسنہ کی بدولت ممتاز تھا، غیبت
تہمت اور بہتان تراشی نام کی کوئی برائی آپ کے خاندان میں نہ تھی۔
مقدمہ بازی اور باہمی عداوت کا دور دور تک نشان نہیں ملتا خاندان
کے اکثر افراد سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت شاہ سراج الحق قدس سرہ الغفر
کے دامن سے وابستہ تھے۔ اولیائے کاملین بالخصوص حضور غوث اعظم
جیلانی قدس سرہ ہم کی محبت اور عقیدت نے خاندان بھر کو محبت،
مودت اور وقار کا منظر بنا رکھا تھا۔ لے

لے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے خاندانی حالات درج ذیل حضرات کے بیانات

(حاشیہ)

اور قلمی یادداشتوں سے ماخوذ ہیں۔

۱۔ قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی (ڈبلیو، پی، ای، ایس۔ اے) سابق اسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب، مقیم ناظم آباد فیصل آباد۔ محرمہ ۲۶، دسمبر ۱۹۶۳ء، مخزنہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

ب۔ قلمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم پکٹ ۶۲، آری بی باہمنی دلا فیصل آباد۔ محرمہ ۲۶، دسمبر ۱۹۶۳ء، مخزنہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

ج۔ قلمی یادداشت محترمہ حرمت بی بی زوجہ چوہدری نعمت علی دیال گڑھی مقیم پکٹ ۵۶، آری فیصل آباد۔ محرمہ ۲۳، دسمبر ۱۹۶۳ء، مخزنہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

د۔ قلمی یادداشت چوہدری محمد شہین دیال گڑھی مقیم منل پورہ لاہور، مخزنہ جامعہ رضویہ لاہور۔

۵۔ روایت چوہدری محمد اسماعیل برادر خورہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مقیم فیصل آباد۔

و۔ روایت چوہدری بشیر احمد دیال گڑھی، مقیم فیصل آباد۔

ن۔ روایت سونو اللہ رکھا سراجی دیال گڑھی، مقیم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد۔ یہ حضرات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے ہم وطن اور ہم عمر ہیں۔

۲۔ روایت چوہدری محمد اسماعیل سراجی برادر خورہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ رضویہ۔

۳۔ قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی سابق اسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم

پنجاب مقیم فیصل آباد۔ محرمہ ۲۶، دسمبر ۱۹۶۳ء، مخزنہ جامعہ رضویہ

منظہ اسلام فیصل آباد۔

۴۔ قاضی الحاجات، مرتبہ پروفیسر بشیر احمد قادری لاہور (قلمی) ص ۲۶۱

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے والد ماجد چوہدری میل بخش چشتی
علیہ الرحمہ قریباً بیچاس بیگمہ زر زینہ اراشی کے مالک تھے اس میں ت
نصف زمین چاہی تھی اور اتنی ہی بارانی تھی یہ زمین نہایت زرخیز
تھی۔ اس میں غمہ فصل اور اعلیٰ قسم کا کماؤ پیدا ہوتا تھا۔
چوہدری میہاں بخش علیہ الرحمہ کا وصال ۱۴۲۶ھ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ
۱۳ آگست ۱۹۱۸ء بروز پیر ہوا۔

والد ماجد کے وصال کے بعد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے برادر بزرگ چوہدری حیات محمد علیہ الرحمہ نے گھر کا انتظام سنبھالا اور بہترین خاندانی روایات کو زندہ رکھا۔ آپ ہمسایوں کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے۔ بچوں پر شفقت فرماتے، یتیموں کی پرورش میں بڑا اہتمام فرماتے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے مدرسہ کے ساتھی آپ ہی کی بیٹھک میں آکر مدرسہ کا آموختہ یاد کرتے۔ چوہدری حیات محمد علیہ الرحمہ ان سب کے آرام و آسائش کا پورا خیال رکھتے۔ اپنے کھیت سے کما د لا کر ان کو دیتے تاکہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ کام و دہن کی لذتوں سے بہرہ ور ہو سکیں۔

چوہدری عبد الحمید دیال گڑھی مقیم ناظم آباد فیصل آباد اپنی قلمی یادداشت میں لکھتے ہیں۔

”مولوی سردار احمد صاحب بچپن سے میرے دوست تھے ہمارے اور ان کے گھر کے دروازہ کا فاصلہ قریباً پچاس فٹ ہو گا وہ مجھ سے تعلیم میں ایک سال پیش تھے۔ جب وہ دسویں میں تھے تو میں نویں میں تھا۔ رات کو ان کی بیٹھک میں ہم اکٹھے پڑھا کرتے تھے ان کے برادر حقیقی چوہدری حیات محمد صاحب کا ان کی تعلیم و تربیت پر خاص الخاص دھیان رہتا تھا۔ ہر قسم کی ضروریات مہیا کرتے

ہے۔ چوہدری میرا بخش علیہ الرحمہ کی اولاد کی تفصیل ”محدث اعظم پاکستان“ جلد اول مطبوعہ لاہور میں خاندانی حالات کے باب میں موجود ہے۔

ترجمہ محمد جلال الدین قماروری

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تھے۔ بیٹھک میں کما د کی کھوی کا اہتمام کر دیا کرتے تھے اور اس پر صف (چٹائی) مہیا کر دیتے اور چار پائیاں بھی لے لے۔
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ زہد و اتقا، عبادت و ریاضت اور عفت و عصمت کا پیکر نورانی تھیں۔ اسی وجہ سے انہیں بارگاہ خداوندی میں قرب خاص حاصل تھا۔
مہمان نوازی، ہمسایہ سپور سے حسن سلوک، ایشیاء اور یتیموں کی دشنگیری کے اوصاف کی مالک تھیں۔ چوہہ ی عبد الحمید دیال گڑھی مقیم ناظم آباد فیصل آباد اپنے بچپن کے حالات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
”میری والدہ صاحبہ جبکہ میں سات آٹھ سال کا تھا ہفت ہو گئیں اور ان کی (حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ) اور میری والدہ صاحبہ کی آپس میں محبت تھی۔ لہذا میرے ساتھ مولوی صاحب کی والدہ ماجدہ بہت شفقت سے پیش آتیں اور اکثر مجھے کھانا اور ساگ کھلایا کرتیں۔ بچہ وہی کچھ کرتا ہے جو اس کے والدین بڑے بہن بھائی اور اساتذہ کرتے ہیں۔ والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اپنی والدہ ماجدہ اور بڑے بہن بھائیوں بالخصوص

۱۔ قلمی یادداشت چوہہ ی عبد الحمید دیال گڑھی سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب محرمہ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۲ مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد۔
۲۔ والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ کے زہد و اتقا، ریاضت و عبادت اور مہمان نوازی کا تفصیلی بیان ”محدث عظم پاکستان“ جلد اول میں موجود ہے۔ اس سلسلہ میں ہفت روزہ محبوب حق فیصل آباد محرمہ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۲ ملاحظہ ہو۔
۳۔ مرتبہ محمد جلال الدین قادری قلمی یادداشت چوہہ ی عبد الحمید دیال گڑھی مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

چوہدہی حیات محمد علیہ الرحمہ کو جن روایات کا کاربند پایا آپ نے بھی وہی روایات اپنائیں۔ مہمان نوازی، خلوص، اللہیت، خود داری، ہمسایوں سے حسن سلوک، برابر والوں سے حسن معاشرت اور ان پر احسان، ایسی صفات حسنہ آپ نے بچپن ہی میں اپنائیں تھیں، بے ہودہ کھیل سے نفرت، گالی گلوچ سے کلی اجتناب آپ کی فطرت و عادت کا جزو بن چکی تھیں۔ گویا آپ کا بچپن ہی آپ کے بہترین مستقبل کا غماز تھا۔

کھیل اور ورزش کے دوران شریعت مطہرہ کی پاسداری، ستر عورت وغیرہ امور کا لحاظ، بالعموم ان امور کا دھبیان نہیں کیا جاتا حالانکہ کھیل اور ورزش سے مقصود تو جسم و جان کی تیاری برائے جہاد ہونی چاہیے۔ ورزش سے وقت کا ضیاع، فحش حرکات، ستر عورت کی بے باکانہ نمائش اور دولت میں اسراف مقصود نہیں ہونا چاہیے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بچپن کے ساتھی مدرسہ کے ساتھی، کھیل کے ساتھی اس حقیقت کو کس وثوق سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ان سب برائیوں سے ہمیشہ دور رہتے تھے ہمیشہ اخلاق، حسن سلوک، حسن معاشرت اور شریعت مطہرہ کی پاسداری ملحوظ خاطر رہی۔ یہ سب خدا داد صلاحیتوں کے علاوہ خاندانی روایات کا اثر تھا۔

جن حضرات نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بچپن کو دیکھا ان میں سے چند حضرات کی گواہی سن لیں، پڑھ لیں۔

چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی (ڈبلیو، پی، ای، ایس II) مقیم
ناظم آباد فیصل آباد اپنے بیان میں لکھتے ہیں۔
”اکثر صبح صبح مجھے اپنے سینے پر لے جایا کرتے، ٹھنڈی اور
لذیذ رس پلایا کرتے۔ ان میں اپنے دوستوں کو خوش رکھنے اور رس پلا
اور خندہ پیشانی سے پیش آنے، خاطر و مدارت کی خاص صلاحیت تھی،
بچے کھیلتے کھیلتے اکثر گالی گلوچ کرتے ہیں ایسے بچوں سے نصرت
کرتے اور ان کے ساتھ کم کھیلتے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی اور دوسروں کے
مداح اور دلدار تھے۔ ”دل بدست اور کمر ج اکبر است“ کا خاص ملکہ
تھا۔ آپ نے کسی کو ایک دفعہ گالی نہ دی، نہ ہی کسی کی غیبت اور
چٹائی کرتے۔ چھلانگ لگانے، دوڑنے، پتھر پھینکنے اور تیرنے،
گھوڑ سواری میں تمام ہم عمر بچوں سے آگے رہتے۔ مجھے ایک دفعہ،
جبکہ قبلہ صوفی حضرت شاہ سراج الحق صاحب (چشتی صابری گورداسپوری
علیہ الرحمہ) گاؤں تشریف فرما تھے، کہنے لگے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ
میں پیرو مرشد صوفی سراج الحق جیسا ہو جاؤں۔ اس تمنا کا شدت
سے اظہار فرمایا کرتے تھے۔“ ۱۹

موصوف الذکر چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی (ڈبلیو، پی، ای، ایس II)
کی قلمی یادداشت کا ایک اور اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔
”ہمارا سارا خاندان اور مولوی صاحب (شیخ الحدیث قدس سرہ)
قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی، مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد۔“

کا بھی قبلہ حضرت سراج الحق صاحب کے مرید تھے۔ میرے والد صاحب چوہدری حیات محمد تپایا صاحب چوہدری شاہ دین صاحب اور دادا صاحب چوہدری نظام دین صاحب مولوی صاحب سے بہت محبت کرتے تھے۔ مولوی صاحب اکثر ان بزرگوں کے پاس اُٹھتے بیٹھتے، چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی مزید لکھتے ہیں۔

”میرے والد صاحب نے دو جلد میں بہت بڑی تختی کا مترجم بربان فارسی کا قرآن شریف دادا صاحب کو لاکر دیا ہوا تھا، تھکیہ کے قریب ہی میرے چچا صاحب چوہدری غلام رسول کا گھر تھا۔ دادا صاحب اکثر مولوی صاحب سے وہ قرآن شریف گھر سے منگوایا کرتے تھے، صبح و شام اکثر ایسے ہی ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ دادا صاحب جو بہت متشرع بزرگ تھے، مولوی صاحب سے خاص انس رکھتے تھے اور مولوی صاحب بھی بزرگوں کے قریب ہی رہتے تھے۔ چوہدری مولوی نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم چک راکھڑی باہمنی والا فیصل آباد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ الغزنیہ کے ہم عمر اور بچپن کے ساتھی ہیں وہ بیان کرتے ہیں۔

”بچپن کی زندگی آپ نے اس طرح گزاری ہے کہ بچے اکٹھا کھیلا کرتے ہیں، ہم بھی اکٹھے رہتے ہیں۔ آپ نے بچوں میں کھیلتے ہوئے کسی بچے کو گالی گلوں کی نہیں کی۔ جب کسی لڑکے سے کشتی لڑتے تھے علمی یادداشت، جوہری عبدالحمید دیال گڑھی، محترمہ جامعہ مدرسہ مظاہرین فیصل آباد

للہ العفو

اگرچہ وہ دو گنی قوت کا ہوتا یہ ضرور اسے بچھاڑ ہی دیتے۔ کشتی کے وقت یہ قید لگا دیتے تھے، میں لنگوٹا نہیں کروں گا، منع شلوار اور کمر تہ ہی کشتی کروں گا۔ ۱۱

بچپن میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی خود داری اور شرم و حیا کی عادت کو بیان کرتے ہوئے چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی لکھتے ہیں۔

”شرمیلے اس درجہ کے تھے کہ (مدرسہ سے واپسی کے وقت) جب ”آدھی کی کھوئی“ پر بچے پہنچنے لگتے تو آپ ایک دو کیلے (بیگے) پہلے بچوں سے پچھڑ کر اور راستہ اختیار کر کے پہلے ہی گاؤں پہنچ جاتے ایسا کیوں کرتے؟ اس لیے کہ کوئی لڑکا مجھے اپنے گھر روٹی کھانے پر مجبور نہ کرے بعد میں پتہ چلا کہ وجہ یہ تھی آپ مادر زاد ولی تھے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کا بچپن کتنا پیارا اور مصومانہ تھا اس میں آپ کی ولایت کی جھلک نظر آرہی تھی، اس کے ساتھ ساتھ آپ کی بچپن کی عادات و اطوار پر خاندان، والدین اور بہن بھائیوں کی عادات اور روایات کی چھاپ محسوس ہوتی ہے۔ حق یہ ہے کہ اولیائے کاملین کی محبت اور قدوة السالکین حضرت شاہ سراج الحق قدس سرہ العزیز کی تربیت نے اس پورے خاندان بلکہ علاقہ بھر کے ماحول

۱۱ قلمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم باہمنی والا فیصل آباد محرم دسمبر ۱۹۷۲ء

۱۲ مخزنہ جامعہ رضویہ منٹنر اسلام فیصل آباد
۱۳ قلمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مخزنہ جامعہ رضویہ منٹنر اسلام فیصل آباد

کو اسلامی رنگ میں رنگ دیا تھا۔

کاش ! آج کے اس سفاکانہ اور وحشیانہ ماحول کے والدین اس حقیقت کو پالیں کہ اسلامی انقلاب اور امن کی دولت اولیائے کاملین کی اتباع اور محبت میں ہے۔ والدین نے اپنی نچی زندگیوں کے معمولات میں ہر شے کو شامل کر رکھا ہے جو دستیاب ہے مگر اولیائے ربانین سے تعلق محبت کو بے کار شے سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا معاشرہ میں تعلیم، تبلیغ اور تربیت کے تمام وسائل ہونے کے باوجود امن و سلامتی عنقا ہے۔ یاد رکھیے وعدہ ربانی سچا ہے۔

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

اور اہل نظر کا فیصلہ بھی پیش نظر رہنا چاہیے۔

لَا يَشْفَعُ بِهِمْ جَلِيسُهُمْ

(اولیائے کاملین کے دامن سے وابستہ رہنے والا محروم نہیں

رہتا۔)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے کمر دار کی چست جھلکیاں

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سیرت و اخلاق کے
اہمہ جہت پہلو ممکن ہے محسوس تو ہو سکیں مگر ان کو احاطہ تحریر میں
لانا مجھ جیسے ہیچ مداں کے لیے ممکن نہیں۔ آپ کی زندگی میں عشق مصطفیٰ
ایسا ریح بس گیا تھا کہ پوری زندگی اسوہ حسنہ کا حسین منظر تھی۔ اخلاق
اور کمر دار کی ایسی عظمت بہت لوگوں کے حصہ میں آئی۔ جو لوگ آپ
کے اعتقادی طور پر مخالف تھے۔ اپنی مخالفت بلکہ مخالفت
میں شدت کے باوجود آپ کی ذاتی زندگی، سیرت و کمر دار میں عظمت
کے قائل تھے۔ آپ کا بڑے سے بڑا مذہبی مخالف بھی آپ کی سیرت
کے کسی پہلو کو صرف تنقید نہ بنا سکا۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من
یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

سیرت و کمر دار کی عظمت کے چند منظر ممدت اعظم پاکستان
میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ مزید چند مناظر دیکھئے اور انہیں اپنی زندگی
میں نافذ کرنے کی کوشش فرمائیں۔

احکام شریعت کی پاسداری

مولانا محمد ریاض الدین شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ مہینہ ریاض الاسلام کیمل پور اٹاک لکھتے ہیں۔
علالت کے دوران آب و ہوا کی تبدیلی کی غرض سے جب آپ ہری پور ہزارہ میں مقیم تھے، آپ کو کھانا پیش کرنے کی سعادت مجھے ملتی۔ ایک روز کھانا تناول فرماتے ہوئے طبیعت پر بوجھ محسوس فرمایا۔ میں نے خیال کیا کہ بیٹھ کر کھانے کی وجہ سے گمراہی محسوس ہو رہی ہے۔ تکیہ اٹھا کر پیچھے رکھنا چاہا تو نفی میں سر مبارک ہلا کر فرمایا۔
نہن لانا کل متکئا

ہم تکیہ لگا کر نہیں کھاتے۔ یہ شریعت میں منع ہے۔ چنانچہ آپ نے بغیر سہارا بیٹھے کھانا تناول فرمایا۔
مولانا محمد ریاض الدین مزید لکھتے ہیں۔

”ہری پورہ قیام کے دوران ایک دن نماز جمعہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے قبلہ سید محمد زبیر شاہ صاحب (سابق مدرس جامعہ رحمانیہ ہری پور) حال شیخ الجامعہ چکوال کی اقتدا میں ادا فرمائی،

لے قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ مہینہ ریاض الاسلام کیمل پور، بحرہ نومبر ۱۹۷۳ مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام، فیصل آباد۔

میں آپ کے ساتھ ہی ایک صف میں کھڑا تھا۔ دُعائے مسنونہ کے بعد فوراً آپ نے عربی زبان میں مجھے مخاطب ہو کر فرمایا

أَعِيذُ الصَّلَاةَ

میں نماز لوٹاتا ہوں

حقیر نے عرض کیا

لِمَا يَا سَيِّدِي

حضور! کیوں

فرمایا

إِنَّهُ يُقَصِّرُ اللَّحِيَّةَ

کیوں کہ وہ (شاہ صاحب مذکور) داڑھی کٹاتے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو یہ شبہ اس وجہ سے ہوا کہ قبلہ شاہ صاحب کی داڑھی ٹھوڑی کے نیچے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے پوری طرح دکھائی نہیں دیتی تھی۔ حالانکہ اصل میں وہ سنت کے مطابق پوری تھی۔

حقیر نے عرض کیا

لَا يُقَصِّرُ بَلْ إِنَّهَا مُسْتَوْرَةٌ

شاہ صاحب داڑھی کٹاتے نہیں بلکہ ان کی داڑھی پوشیدہ ہے۔ نظر کم آتی ہے۔

تب آپ نے اعادہ نماز کا عزم ترک فرمایا۔ اے

اَيْضًا

اس واقعہ سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ احکام شریعت کا آپ بے حد پاس فرماتے۔ نیز اسی واقعہ میں عزیزوں پر کرم نوازی کا پہلو بھی واضح ہے۔ مولانا سید محمد زبیر شاہ صاحب کی عزت و صرمت پر حرف آنے کا احتمال تھا۔ آپ نے گفتگو عربی زبان میں فرمائی تاکہ عامۃ الناس علماء سے بدظن نہ ہوں۔

ہری پور قیام کے دوران ایک جمعہ کے موقع پر مولانا معین الدین شافعی نے تقریر فرمائی۔ مولانا سید محمد زبیر شاہ موجود نہ تھے۔ نماز جمعہ کی امامت کے متعلق حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مولانا محمد ریاض الدین کو حکم فرمایا۔ مولانا محمد ریاض الدین نے ازراہ آداب عرض کیا کہ مولانا معین الدین ہی امامت کو کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا :

”وہ شافعی ہیں اور ہم حنفی۔ بلا وجہ ان کی اقتدا کیسے جائز ہے۔“

اس طرح آپ نے مولانا سید محمد زبیر شاہ کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔

مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی حضوری وانا گنج بخش علیہ الرحمہ کی ایک حاضری کا واقعہ لکھتے ہیں۔

تہ۔ ایضاً۔

حضرت کی لاہور تشریف آوری کی اطلاع پاکر پروگرام کے مطابق میں اسٹیشن پر استقبال کے لیے پہنچا تو آپ نے اسٹیشن پر فرمایا کہ پہلے لوہاری میں جامعہ نظامیہ رضویہ جائیں گے۔ حسب ارشاد لوہاری دروازہ کے لیے تانگہ لیا گیا۔ لوہاری بازار میں بھٹیر کی وجہ سے آپ دروازہ پر ہی تانگہ سے اتر گئے اور پیدل ہی بازار میں چلنے لگے۔ میں نے آپ کے آگے سے لوگوں کو ہٹانا چاہا تاکہ آپ حسب عادت اپنی رفتار کو جاری رکھ سکیں۔ (سنت کے مطابق آپ اپنی رفتار کو چلنے میں ذرا تیز رکھتے) اس پر آپ نے مجھے فرمایا۔

مولانا! منہ بھول گئے؟

”بازار مشترکہ راستہ ہے اس میں سب کا حق برابر ہے آپ کسی کو بازار کے کسی بھی حصہ میں چلنے سے منع نہیں کر سکتے۔ ہم راستہ کے پابند ہیں، راستہ ہمارا پابند نہیں کہ ہم لوگوں کو ہٹائیں۔“ سے
خدام بالعموم اپنے اکابر کے لیے راستہ کو کشادہ کرنے کے لیے ہٹو بچو کے کلمات سے کام لیتے ہیں۔ بعض اوقات تو راہ گیر اس عمل سے پریشان بھی ہوتے ہیں، مگر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مسافروں کی ایذا کو ناپسند فرماتے۔ نیز راستہ پر اپنا حق سب راہگیروں

سے قلبی یادداشت مولانا مفتی محمد عبدالباقی مدظلہ العالی ۱۹۶۳ء مخزنہ جاحضوۃ منظر اسلام فیصل آباد

کے برابر بتا کر شریعت مطہرہ کی پاسداری کا عملی درس دیا۔
مولانا ابوالبدل محمد شمس الزماں خطیب جامع مسجد پاک حنفیہ
بیڈن روڈ لاہور، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے تقویٰ کے
واقعات کو بیان کرتے ہیں، لکھتے ہیں۔

”ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث قدس کی تقریر کا پروگرام
کمالیہ (ضلع فیصل آباد) میں تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا:
مولانا! آپ میرے ساتھ چلیں گے کیونکہ یہ آپ کا علاقہ
ہے۔ بندہ تیار ہو گیا۔ مقررہ تاریخ جب چلنے کا وقت ہوا تو طلبہ
کے لنگر کا کھانا تیار ہو چکا تھا۔ مگر آپ کے گھر میں کھانا تیار ہونے
میں دیر تھی۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مجھے فرمایا
مولانا! آپ کھانا کھالیں۔ بندہ کی روٹی ابھی گھر میں تیار
نہیں ہوئی۔ چلو آگے دیکھا جائے گا۔

مولانا شمس الزماں جو ان دنوں جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد
میں زیر تعلیم تھے نے غلطی سے عرض کیا۔
”حضور میں لنگر سے کھانا لے آؤں؟“

فرمایا:

اے بندہ خدا! یہ کھانا طلبہ کے لیے ہے۔ فقیر طلبہ کا حق
کبھی نہیں کھاتا۔“ ۵

۵۔ قلمی یادداشت مولانا شمس الزماں لاہور محرم ۱۴۱۱ھ ۱۹۹۵ء مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

صوفی ولی محمد قادری رضوی چک ۲۱۱ رکھ فیصل آباد، بیان کرتے ہیں کہ نماز عصر کے بعد حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ مسجد سے باہر تشریف لائے تھے، جن لوگوں کو مسجد کے اندر آپ سے مصافحہ کا موقع نہ مل سکا وہ باہر انتظار کر رہے تھے۔ ایک خوش بخت نے پاؤں کا جوڑا سامنے رکھا۔ باقی لوگ جوق در جوق مصافحہ کے لیے آگے بڑھے۔ ایک شخص جن کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا دایاں ہاتھ خالی نہ مل سکا اس نے ایک روپیہ بطور نذر آپ کے بائیں ہاتھ میں دینے کی کوشش کی۔ جس وقت آپ نے محسوس کیا کہ کسی نے میرے بائیں ہاتھ میں کچھ دینے کی کوشش کی ہے، آپ نے فوراً اپنا بائیں ہاتھ بھول دیا۔ نذر کا وہ روپیہ نیچے گر گیا، اس پر آپ نے فرمایا:

”اُلٹے ہاتھ میں لینا اور اُلٹے ہاتھ میں دینا خلاف سنت ہے۔“
اس طرح آپ نے انتہائی معمولی سے واقعہ میں بھی اتباع سنت کی عمدہ مثال قائم فرمائی۔

یہی صوفی ولی محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عرس امام احمد رضا قدس سرہ کی تیاریاں ہو رہی تھیں شاہی مسجد میں رنگ و روغن ہو رہا تھا۔ رنگ ساز نے مسجد سے بچا ہوا رنگ

۱۔ قمی یادداشت صوفی ولی محمد چک ۲۱۱ فیصل آباد۔ بحرہ ۲۸ ذیقعد ۱۳۹۳ھ مخزنہ جامعہ صوفیہ فیصل آباد

آپ کے مکان کے دروازہ پر لگا دیا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نماز کے بعد جب گھر تشریف لے جا رہے تھے تو آپ نے مکان کے دروازے کا رنگ دیکھ کر اندازہ لگایا کہ یہ مسجد کا بچا ہوا رنگ استعمال ہوا ہے۔ آپ نے رنگ ساز کو بلا کر استفسار حال کیا۔ اس نے مسجد سے بچا ہوا روغن استعمال کرنے کا اقرار کیا۔ آپ نے اظہار ناراضگی فرماتے ہوئے اس کو مسئلہ سمجھایا اور رنگ کی قیمت مسجد میں ادا فرمادی۔

تلامذہ پر کرم نوازی

یوں تو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اپنے تمام متعلقین، مریدین اور متوسلین پر بڑے شفیق اور مہربان تھے۔ ہر ایک کی ضروریات اور حاجات پوری کرنے کی کوشش کرتے، مگر آپ طالبانِ علوم دینیہ پر حد درجہ مہربانی فرماتے، ان کی ضروریات پوری فرماتے۔ ان کی مالی اعانت فرماتے، ان کے اعزاز و اکرام کو دوبالا فرماتے۔ اگر کوئی طالب علم بیمار ہو جاتا تو مقدور بھر اس کا علاج فرماتے۔ دُور دراز میں مقیم طلبہ کی تیمارداری اور علاج کے لیے اپنا منائدہ بھیج کر اس کی ضرورت پوری فرماتے۔ طلب علوم دینیہ میں حوصلہ افزائی کے ساتھ ان کی ہر ممکن امداد فرماتے۔ بعض اوقات انہیں قیمتی کتابیں خرید کر عطیہ دیتے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی شخصیت کے اس پہلو پر چند واقعات پڑھیے۔

مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ہدار العلوم صرب الاخفاف لاہور کے ناظم اعلیٰ حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ کے ایما پر جامعہ حنفیہ قصو میں مدرس مقرر ہوئے۔ تدریسی کام کی کثرت سے مفتی محمد عبدالقیوم کی صحت گر گئی اور آپ بیمار ہو کر اپنے والدین کے پاس چٹ ۱۲۶ گ۔ ب جٹالوالہ میں چلے گئے۔ اس امر کی اطلاع

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو فیصل آباد میں ہوئی۔ اس کے بعد کے حالات مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کے الفاظ میں پڑھیے۔
آپ نے مولانا محمد انوار الاسلام صاحب، جو اس وقت جامعہ رضویہ لائل پور میں زیر تعلیم تھے، کو میرے پاس گھر عیادت کے لیے بھیجا اور ساتھ ہی علاج کے لیے لائیلپور شریف حاضر ہونے کا پیغام بھی دیا۔ چنانچہ مولانا محمد انوار الاسلام مجھے اپنے ہمراہ ہی لائل پور لے آئے۔ حاضر ہونے پر میرے لیے حضرت نے جامعہ کی دوسری منزل پر اپنے مخصوص کمرہ میں قیام کا اہتمام فرمایا۔ حکیم کو طلب فرمایا۔ حکیم صاحب کے مشورہ سے حضرت نے مجھے واپس گھر جانے کی اجازت دے دی۔ ادویہ وغیرہ کے علاوہ آپ نے ایک سو روپے مرحمت فرمائے اور فرمایا :

”دودھ وغیرہ کے لیے دے رہا ہوں“

حضرت کی اس شفقت پر مجھے آنسو آ گئے جس پر حضرت نے مجھے حوصلہ دیا اور صحت مکمل ہونے تک آرام کا مشورہ دیا۔
مولانا ابوالبدل محمد شمس الزماں قادری خطیب جامع مسجد پاک حنفیہ بیڈن روڈ لاہور اپنی طالب علمی کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں میں جامعہ رضویہ منظر الاسلام فیصل آباد میں منتهی

لے۔ قلمی یادداشت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی۔ مخزنہ جامعہ رضویہ منظر الاسلام فیصل آباد

درجہ کی کتابیں پڑھتا تھا۔ میرزا ہد ملا جلال وغیرہ میرے اسباق تھے، ان دنوں مجھے لقوہ ہو گیا۔ چند دن تو میں نے کسی سے اظہار نہیں کیا۔ منہ پر کپڑا لپیٹ رکھا۔ یہ اس لیے کیا تاکہ اسباق میں ناغہ نہ ہو۔ مولانا مفتی نواب الدین ناظم تعلیمات جامعہ رضویہ کی وساطت سے اس کی خبر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو ہوئی تو آپ نے مجھے طلب فرمایا اور فرمایا، علاج کیوں نہیں کرتے؟ عرض کیا۔ اسباق میں ناغہ کا ڈر ہے، ماس لیے نہ کسی کو بتایا اور نہ علاج کی طرف توجہ دی۔ آپ نے جامعہ رضویہ کے خادم صوفی اللہ رکھا سراجی کو حکم دیا کہ اسے سول ہسپتال لے جاؤ اور اس کا علاج مدرسہ کی طرف سے کراؤ۔ کئی دن علاج کے باوجود جب افاقہ نہ ہوا تو میں آپ کے مشورہ سے اپنے ماموں ملک محمد یعقوب کے ہاں گڈیاں نزدستیانہ بنگلہ پہنچا۔ وہاں دیسی طریقہ علاج جاری رہا لیکن یہاں بھی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مولانا محمد حسین سکھروی کو میری عیادت کے لیے روانہ فرمایا۔ بندہ نے عرض کیا، ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ مولانا محمد حسین نے واپس آکر حضرت سے صورت حال عرض کی، آپ نے انہیں اسی وقت واپس تعویذ دے کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی شب آپ کی کرامت کے صدقہ شفا دی۔ اس طرح آپ نے اپنے تلامذہ پر کرم نوازی کی عمدہ مثال قائم فرمائی۔ ۱۹۵۷ء

۲۔ قلمی یادداشت مولانا محمد شمس الزمان قادری محرمہ ۲۱ اگست ۱۹۵۷ء مغزوہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

ایام علالت میں جب حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مدرسہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ تشریف لے گئے۔ یہ سفر اگرچہ تبدیلی آب ہوا اور تعلیم و تدریس سے ایک گونہ آرام کے لیے تھا مگر اس سفر میں بھی کتب دینیہ کا ایک ذخیرہ اپنے ساتھ فیصل آباد سے لائے۔ اس میں آپ کے ذوق تبلیغ کے ساتھ ساتھ اپنے تلامذہ پر شفقت کا پہلو بھی عیاں تھا کیوں کہ ان دنوں مدرسہ مذکورہ میں حضرت مولانا سید محمد زبیر شاہ اور مولانا محمد ریاض الدین مدرسین میں تھے۔ یہ حضرات آپ کے اہل تلامذہ میں سے ہیں۔ یہ کہتا ہیں جو ہمراہ لائے تھے ان سے مختلف موضوعات دینیہ پر دلائل تھے۔ دلائل پر مشتمل عبارات آپ نے مذکورہ علماء کو نوٹ کروائیں تاکہ یہ حضرات آپ کے حاصل مطالعہ سے بھی فائدہ اٹھائیں۔ حضرت مولانا محمد ریاض الدین سابق مدرس مدرسہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ نے اس سلسلہ میں لکھا۔

”افاقہ ہوا تو فرمایا کہ میں اس ارادے سے چند کتابیں ساتھ لایا ہوں کہ آپ کو چند حوالہ جات نوٹ کرا جاؤں۔ اس طرح سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مبارکہ کی ایک گونہ تبلیغ بھی ہو جائے گی تو سفر رائیگاں نہیں جائے گا۔ میں نے قبلہ عالم (حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ) کے حکم سے آپ کا سامنے رکھا ہوا صندوق کھولا تو آپ نے فرمایا اس میں سے تفسیر نسفی اور مدارج النبوت دیکھ کر نکال لاؤ میں نے منقولہ کتابیں لا کر دیں تو آپ نے تفسیر نسفی سے مندرجہ ذیل

عبارت نکال کر مجھے نقل کرنے کو فرمایا اور فرمایا کہ کسی وقت کام
آئیں گے۔ اس کے بعد مولانا موصوف نے دس صفحات پر مشتمل بہت
سے حوالہ جات نقل فرمائے ہیں۔ ۳۷

اپنے ایک مکتوب میں مولانا موصوف ان عبارات کی افادیت
کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

”یہ آپ کی کرامت سمجھئے کہ فقیر کو سورہ نور کی تفسیر لکھتے ہوئے
اُم المؤمنین (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی شان
اور پاکیزگی کے بیان میں وہی حوالہ جات بخوبی کام آئے، جو اب
ان شاء اللہ العزیز تفسیر ریاض القرآن کی تیسری جلد میں عنقریب منظر عام
پر آ رہے ہیں۔ ۳۸

دورہ حدیث شریف کے دوران اگر کوئی طالب علم کسی وجہ سے
غیر حاضر ہو جاتا تو اس کی دلجوئی اور پاسداری کی خاطر بعض پر موزر کہ
دیا کرتے تھے تاکہ ان اسباق میں وہ بھی شمولیت کرے جو اس وقت
حاضر نہیں۔ اسی نوعیت کا ایک واقعہ مولانا محمد ریاض الدین، ایک
کے حوالہ سے پڑھیں۔

”بخاری شریف کی پہلی جلد جب ختم ہونے پر آئی تو ان دنوں

۳۷۔ قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین شیخ الجامعہ غوثیہ مینیہ ریاض الاسلام ایک محرمہ ۱۹۷۲ء

۳۸۔ مخدومہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد
۳۹۔ مکتوب مولانا محمد ریاض الدین بنام فقیر قادری عنہ مولف مذکورہ محرمہ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ

حقیر اور مولانا محمد صدیق صاحب (خطیب پیرودھائی راولپنڈی) مذکور
گھر آئے ہوئے تھے۔ ختم ہونے میں غالباً دو اوراق باقی تھے تو
قبلہ عالم نے ہمارے ہم سبق احباب کو فرمایا کہ اسے اب باقی رہنے
دو۔ احباب نے اصرار فرمایا کہ قبلہ آج ہی ختم ہو جانی چاہیے تو
قبلہ عالم نے ہم دونوں کی رعایت فرماتے ہوئے فرمایا۔ جب وہ
آئیں گے تو ختم کریں گے۔ ۵

آپ کے تلامذہ میں سے یا کوئی اور عالم آپ کے حلقہ ارادت
میں داخل ہو جاتا تو آپ اسے علم دین کی تعلیم و تدریس کی اہمیت واضح
فرما کر اسے تاکید فرماتے کہ تعلیم، تدریس اور تبلیغ ہی کو وظیفہ حیات
بنالو۔ اگرچہ سلاسل طریقت کے اورداد و اشغال کی اسے تلقین فرماتے
مگر تاکید علم دین کی تعلیم و تدریس کی فرماتے۔ ایک موقع پر مولانا ہفتی
محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی نے جو آپ کے تلامذہ اور مریدین میں
شامل ہیں، عرض کی کہ حضور میں شجرہ شریف اور پنج گنج قادریہ پابندی
سے پڑھتا ہوں اس کے علاوہ کوئی اور وظیفہ پڑھنے کے لیے دیں تو
آپ نے فرمایا:

”اے مولانا! علماء کے لیے پڑھنا اور پڑھانا ہی بڑا وظیفہ ہے
اس سے بڑھ کر کون سا وظیفہ ہو سکتا ہے؟ بس علم دین پڑھو اور

۵۔ قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین انک، مخزن جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

پڑھاؤ۔ دین حقہ کی خدمت کرو۔ میں تو علماء کرام کو شجرہ شریف اور
پہنچ گنج قادریہ پڑھنے کی بھی تاکید نہیں کرتا۔ ۷

۷۔ قلمی یادداشت مولانا مستی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی، مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

شہرت سے نفرت

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فنا فی الرسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور فنا فی اللہ (جل و علا) کی منزل پر فائز تھے۔ اسی فنایت کی برکت تھی کہ آپ کی ذات مبارکہ کو بقائے دوام نصیب ہوا۔ آپ کے ذکرِ خیر کے چرچے دور و نزدیک ہر زبان پر جاری ہوئے۔ رب کریم نے آپ کی محبت کو ہر مومن کے سینے میں رکھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر عام و خاص مسلمان آپ کا توالا و شیدا بن گیا تھا۔ آپ پر جانثاری اس کا شیوا بن گیا۔ یہی وجہ ہے جہاں بھی آپ کی آمد متوقع ہوتی لوگ انتظار میں بیٹھ جاتے۔ بلکہ آپ کی محبت لوگوں کے دلوں میں یہاں تک راسخ ہو چکی تھی کہ مسجد سے نکل کر جب بھی آپ در اقدس کا رخ فرماتے یا جمعہ کے روز مرکزی سنی رضوی جامع مسجد سے جمعۃ المبارک کی نماز سے فراغت حاصل کرتے۔ عاشقانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس ندائے مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے لیے پروانہ وار جمع ہو جاتے۔ زائرین کے ہجوم کی وجہ سے مسجد سے مکان شریف تک کا چند قدم کا فاصلہ بہت مشکل سے کافی وقت میں طے ہوتا۔ سفر کے دوران آپ کے استقبال کے لیے آنے والوں کا ہجوم دیدنی ہوتا تھا۔ فلکِ شگاف نعروں سے آپ کے پروانے آپ کے راستے میں

قلب و نظر فرش راہ کرتے مگر اس کے باوجود آپکو شہرت سے طبعی طور پر نفرت تھی۔ حتی الامکان کوشش فرماتے کہ انتہائی خاموشی سے اپنی منزل پر پہنچ جائیں۔

اس سلسلہ کے چند واقعات آپ کی سیرت سے پیش ہیں۔
عاشقِ مدینہ جناب محمد عظیم سرہندی نقشبندی رضوی سرانے عالمگیر علیہ الرحمہ اپنی یادداشت میں ”شہرت اور جاہ پسندی سے گریز“ کے عنوان سے ایک چشم دید واقعہ لکھتے ہیں۔ آپ انہی کے الفاظ میں پڑھیے!
ایک دفعہ سراج العلوم گوجرانوالہ میں حضور کی تشریف آوری ہوئی، تشریف آوری سے قبل حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے شہر میں حضور کی آمد کا اعلان فرمایا کہ بذریعہ ریل ۲ بجے گوجرانوالہ اسٹیشن پر (حضرت قبلہ شیخ الحدیث مدظلہ العالی) تشریف لائے ہیں۔ عقیدت مند پروانہ وار اسٹیشن پر ریل آنے سے کافی وقت پہلے آنا شروع ہو گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں احباب اہل سنت حضور محدثِ اعظم کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے قرار تھے۔ کسی کے ہاتھ میں سبز پرچم تھا کسی کے ہاتھ میں دو چھڑیوں والا جھنڈا (بمیر) جس پر لکھا تھا۔

اے آمدنت باعث آبادی ما
کسی کی جھولی میں پھولوں کی پتیاں تھیں کسی کے ہاتھ میں گلاب
کے پھولوں کے ہار تھے۔ الغرض جس طرف نگاہ جاتی تھی انسانوں کا

ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا تھا۔

گاڑی اپنے وقت پر گوجرانوالہ پہنچ گئی۔ عقیدت مندوں نے گاڑی کے تمام ڈبلوں کو دیکھا مگر حضرت تشریف نہ لائے۔ گاڑی اسٹیشن پر رکی اور چلی گئی۔ اتنے میں کچھ طالب علم جامعہ سراج العلوم کے بھاگے ہوئے اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ حضرت جامع مسجد میں پہنچ چکے ہیں۔ تمام لوگ ایک دوسرے سے پہلے دست بوسی کی غرض سے مسجد کی طرف بھاگے۔ حضرت کی زیارت ہوئی۔ لوگوں نے پروانہ دار آپ کے مبارک ہاتھوں کو چومنا شروع کیا۔ جب تمام لوگ زیارت سے مشرف ہو چکے تو غالباً حضرت علامہ ابو داؤد صاحب نے حضرت سے عرض کی کہ حضرت ہم لوگ آپ کا اسٹیشن پر انتظار کر رہے تھے۔ تمام لوگ آپ کے استقبال کے لیے بے چین اور بے قرار تھے۔ آپ کس چیز پر تشریف لائے ہیں۔ یہ سن کر حضرت کے چہرے پر رقت کے آثار نمایاں ہو گئے اور فرمایا:

مولانا! میں نہیں چاہتا کہ لوگ خواہ مخواہ مجھے نعروں کی گونج میں زندہ باد، زندہ باد کہتے۔ ایک جلوس کی شکل میں لاتے۔ اس لیے میں لاہور سے بجائے ریل کے موٹر پر سوار ہو کر گوجرانوالہ اڈا پر اتر کر تانگہ میں سوار ہو کر مسجد میں پہنچ گیا ہوں۔

حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ رب العزت کے حضور دعا فرمائی۔

اے اہل العالمین ! یہ تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
محبت لیے ہوئے اور مجھے تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام سمجھتے ہوئے
آئے ہیں۔ یا اللہ ! ان کو اپنا بندہ اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
کا سچا خادم بنائے۔ اے

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جب سید الاولیاء حضور داتا
گنج بخش جویری قدس سرہ کے مزار پر حاضری دیتے تو حضرت پیر سید
محمد معصوم شاہ نوری، بانی نوری کتب خانہ لاہور سے وہیں ملاقات
کرتے۔ حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ نوری علیہ الرحمہ کی رہائش دربار شتر
کے قریب ہی تھی۔ ان کا اکثر وقت دربار شریف پر ہی بسر ہوتا تھا۔
ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اور آپ کے ہمراہ
آپ کے خدام کو کھانا کھلاتے ہوئے فرمانے لگے۔

حضرت ! جب بھی آپ کا پروگرام حاضری کا ہو پہلے سے
اطلاع فرما دیا کریں تاکہ کھانا کا انتظام عمدہ طور سے ہو سکے۔ اس پر
آپ نے فرمایا :

شاہ صاحب ! فقیر حضور داتا قدس سرہ کی حاضری کے لیے لاہور
آتا ہے۔ فقیر آئے تو حاضری کے لیے، اور آپ سے لکھے کہ فقیر آ رہا
ہے۔ فقیر کا مقصد تو حاضری دینا ہے نہ کہ استقبال کرانا۔ یہ نہیں

اے۔ قلمی یادداشت جناب محمد عظیم سرسندی رضوی رائے عالمگیر محرمہ دسمبر ۱۹۷۳ء مخزنہ جہانگیر منظر اسلام فیصل آباد

ہو سکتا۔ ۱۷

جناب خلیل احمد رانا جہانیاں منڈی سے حضرت شیخ الحدیث
قدس سرہ کی شہرت سے نفرت اور مخلوق خدا پر شفقت کا واقعہ جناب
حکیم تاج الدین امرتسری کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت
شیخ الحدیث قدس سرہ لائل پور سے میلسی جانے کے لیے سمتہ سٹہ پنجر
گاڑی سے صبح چار بجے جہانیاں تشریف لائے، کیونکہ یہاں سے آگے
بس کا سفر تھا۔ سب احباب استقبال کے لیے اسٹیشن پر جمع ہو گئے۔
جب حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ گاڑی سے اترے تو استقبال
کرنے والوں نے آپ کی آمد پر استقبالیہ نعرے لگانے شروع کیے۔
بڑا عجیب سماں بندھا۔ جس وقت حضرت غلہ منڈی میں داخل ہوئے
تو آپ نے نعرہ لگانے والوں کو منع فرما دیا کہ اب نعرے نہ لگائیں
اس لیے کہ لوگ گھروں میں اس وقت سوئے ہوئے ہیں۔ ان کے
آرام میں خلل نہ آئے۔ ہجوم چپ ہو گیا۔ آپ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے
مسجد میں آ گئے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نمود و نمائش بالکل پسند نہ
فرماتے اس لیے آپ نے لوگوں کو استقبالی نعروں سے منع فرما دیا ۱۷

منظر اسلام

۱۷ قلمی یادداشت صرفی محمد عرذر از قادی پرائی غلہ منڈی فیصل آباد محرمہ ۱۹، ستمبر ۱۹۶۲ء مخزنہ جامعہ فیصل آباد

۱۸ قلمی یادداشت خلیل احمد رانا جہانیاں منڈی محرمہ ۱۵، نومبر ۱۹۶۲ء مخزنہ جامعہ ضویہ منظر اسلام فیصل آباد

کُتبِ دینیہ کا ادب و احترام

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت تھی کہ کُتبِ دینیہ کا ادب و احترام خود بھی فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی تبلیغ فرماتے اس سلسلہ میں مولوی سی غلطی پر بھی اکتباہ فرماتے۔

مولانا محمد فیض احمد منڈی فتح پور تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ اپنے ایک مکتوب میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا قرآن مجید کے ادب و احترام کا واقعہ یوں لکھتے ہیں۔ دارالعلوم جامعہ رضویہ فیصل آباد میں قائم سنی رضوی کُتب خانہ کا اہتمام جن دنوں میرے اور مولوی غلام رسول عرف سائیں تبرک کے سپرد تھا۔ ایک روز عصر کے وقت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اپنی معمول کی نشست پر جلوہ فرماتے، کافی لوگ موجود تھے۔ ایک آدمی نے ترجمہ قرآن مجید کنز الایمان طلب کیا۔ یہ ترجمہ نورِ کُتب خانہ لاہور سے تازہ چھپ کر آیا تھا۔ لوگ اسے تیزی سے حاصل کر رہے تھے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا :

”مولانا کوئی قرآن پاک کا نسخہ ہے۔“

بندے نے عرض کیا

”میرے پاس ایک نسخہ پڑا ہے“

ارشاد فرمایا

توبہ کرو۔ لفظ ”پڑا“ قرآن مجید کے متعلق نہ کہنا چاہیے۔ بلکہ یوں کہو کہ رکھا ہوا ہے۔ اس کے معنی ہوں گے کہ باادب رکھا ہوا ہے۔

اس ارشاد سے میری اور حاضرین کی اصلاح ہو گئی۔ اے اس سلسلہ میں مولانا محمد ریاض الدین، شیخ الجامعہ جامعہ غوثیہ مبینہ ریاض الاسلام کیمیل پور (انک) فرماتے ہیں کہ ہری پور قیام کے دوران جب بھی ذرا افاقہ ہوتا تو آپ کا دیئے علم و عرفان رواں ہو جاتا۔ آپ ارشاد فرماتے کہ مولانا! فلاں کتاب نکالو۔ اس کے فلاں صفحہ کی عبارت نوٹ کر لو۔ آپ کی تدریس، تقریر، تبلیغ اور تصنیف میں بہت مفید ثابت ہو گئی۔ مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ آپ کی بتائی ہوئی عبارات آج تک ہماری راہنمائی کر رہی ہیں۔ حسبِ معمول ایک روز مجھے مخاطب ہو کر فرمایا:

”مولانا! بخاری شریف لاؤ۔“

تعمیل ارشاد کی تو فرمایا!

”فلاں صفحہ نکالو۔“

میں نے آپ کے قریب پڑی ہوئی چارپائی پر بیٹھ کر بجائے

لے۔ قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد، منڈی فتح پور، ضلع مظفر گڑھ
محرمہ ۱۹ نومبر ۱۹۴۲ء مخزومہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

ہاتھوں پر بخاری شریف اٹھانے کے اسے کھول کر، عام لوگوں کی طرح
رانوں کے سہارے پر رکھ لیا۔ آپ نے فوراً ارشاد فرمایا:
”ایسا نہیں، حدیث پاک کا بہت زیادہ احترام کرنا چاہیے،
کتاب کو ہاتھوں پر اٹھا لو۔ جب کوئی لکھنا ہو تو سینے سے لگا کر
ایک ہاتھ سے کتاب تھام لو اور دوسرے ہاتھ سے صفحہ نکال
لیا کرو۔“

۴۷ قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین کیمل پور۔ محرمہ دسمبر ۱۹۷۲ء مخزنہ مجاہدینہ منظر اسلام فیصل آباد

اولیاء اللہ کا ادب و احترام

اولیائے کاملین کی محبت اور عقیدت نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عظمت کو دوبالا کر دیا، تمام سلاسل طریقت کے اکابر اولیاء آپ کی عقیدت کا مرکز تھے، مگر جن اولیائے کاملین کا تعلق آپ کے سلاسل بیعت سے تھا ان کی عقیدت اور احترام کمال درجہ سے فرماتے۔

مولانا مفتی ابوالانوار غلام سرور قادری رضوی مشیر مذہبی امور وفاقی شرعی عدالت پاکستان اپنی طالب علمی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کی اولیاء اللہ سے محبت کے پہلو کو واضح کرتے ہیں۔

مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ دورانِ تعلیم جب میں جامعہ رضویہ لائل پور حاضر ہوا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے فقیر کو تعارف کمرانے کا حکم فرمایا۔ میں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بیان کیا کہ بتایا کہ ہماری برادری کو حضو شیر ولایت شہنشاہ طریقت سید جلال الدین سرخ بخاری علیہ الرحمۃ سے بیعت و ارادت تھی اسی تعلق کی وجہ سے ہماری برادری کشمیر سے اوتج شریف اپنے پیرو سرشد کے زیر سایہ آکر آباد ہو گئی۔ ہمارا سلسلہ طریقت

آباؤ اجداد سے سہروری قادری تھا اور ہمارے آباء کو حضور سرخ بخاری سے خلافت کا شرف بھی حاصل تھا۔ اس زمانہ سے ہم اوج شریف ہی میں سکونت پذیر ہیں۔

حضرت محدث اعظم قبلہ قدس سرہ نے اس بیچ مال اور نیاز مند پر خصوصی نظر عنایت فرماتے ہوئے بغل گیر فرمایا اور فرمایا: ”ہم آپ کی کنیت ابوالانوار تجویز کرتے ہیں۔ آپ اپنے نام غلام سرور کے ساتھ ابوالانوار لکھا اور کہلایا کرو“ حضرت محدث اعظم علیہ الرحمہ نے فرمایا:

”فقیر کو اوج شریف سے بڑی عقیدت ہے جب فقیر بریلی شریف ہوتا تھا تو وہاں سے اوج شریف حاضری دینے کے لیے آتا تھا۔ مولانا مفتی غلام سرور رضوی فرماتے ہیں کہ ایک روز عشاء کی نماز کے بعد ایک کمرہ میں نیچے چٹائی پر سو گیا۔ حضرت محدث اعظم قدس سرہ اپنے وظائف سے فارغ ہو کر سب کمروں میں طلبہ کا حال دریافت کرنے تشریف لائے۔ جب مجھے چٹائی پر سویا پایا تو ناظم مدرسہ سے فرمایا:

”یہ مولانا ابوالانوار غلام سرور ہیں۔ اوج شریف سے پھر سرکار سرخ بخاری کے خلفاء کے خاندان سے انہیں اوج شریف کے اکابر اولیاء نے ہمارے پاس بھیجا ہے، ان کا خاص خیال رکھیں، ان کے لیے چار پائی منگوائیں اور نیچے سونے کی اجازت نہ دیں۔“

آخر چار پائی منگوائی اور مجھے اس پر لٹاکر اطمینان حاصل
کمرے کے دوسرے کمرے میں تشریف لے گئے۔
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی اولیاء اللہ سے عقیدت کا
مزید حال مولانا مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں۔
سالانہ جلسہ میں فقیر کو دستارِ فضیلت سے زیب بخشا اور
سند عطا فرمائی۔ جب میں روانہ ہوا تو بڑے ادب و احترام سے
رخصت کیا اور اتنے انعام سے نوازا کہ اس کی عظمت کے آگے میں
اپنی ہیمیچدائی سے پسینہ پسینہ ہو رہا تھا اور میں سمجھتا تھا کہ یہ اویچ شریف
کے اکابر اولیاء سے محدثِ اعظم کی عقیدت کا کمال ہے اور یہ لوگ
تو اپنے بزرگان و محبوبانِ الہی کے درو دیوار کے خس و خاشاک تک کو
آنکھوں سے لگاتے ہیں اور یہ ہیمیچداں تو ایک انسان ہے۔
پھر حضورِ محدثِ اعظم نے فرمایا۔

”اویچ شریف جاکر خالقاہ قادریہ پر میرا نہایت عاجزی سے
سلام و فاتحہ کا تحفہ عرض کرنا اور پھر خالقاہ سہروردیہ پر بھی اسی
طرح عرض کرنا۔“

میں جب اویچ شریف جاکر اسی طرح عرض کیا تو مجھے ایسے
اور قلب و بصیرت کے اُجالے میں نظر آیا کہ خالقاہ قادریہ غوثیہ اور

تلمی یادداشت مولانا مفتی غلام سرور قادری، سابق مہتمم جامعہ رضویہ
ہارن آباد۔ مخزنہ ہامہ رضویہ فیصل آباد۔

خانقاہ سہروردیہ میں حضرت محدث اعظم قبلہ کا سلام و تحفہ فاتحہ بڑی محبت سے قبول کر لیا گیا ہے اور واپسی جواب سلام اور دعاؤں سے آپ کو یاد فرمایا گیا ہے۔

مولانا مفتی غلام سرور قادری مشیر مذہبی امور و فاقی شرعی عدالت پاکستان اس سلسلہ میں اپنے تاثرات یوں بیان کرتے ہیں۔

فقیر سمجھتا ہے کہ حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان نے تھوڑے سے عرصہ میں جو کمال و عروج حاصل کیا اور پاکستان کے کونہ کونہ میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لہر دوڑادی اور گستاخانِ نبوت کو سر چھپانے کو بجھ نہ ملتی تھی۔ یہ اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں بریلوی، سرکارِ اوچ شریف اور دیگر ہندو پاک بلکہ عرب و عجم کے بزرگوں کی روحانیت آپ کے ہمراہ ہونے کی وجہ سے تھا۔

تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے وقت بریلی سے حکیم تحسین رضا خان صاحب ہری پور میں آکر آباد ہو گئے۔ حکیم صاحب موصوف کا تعلق امام احمد رضا قدس سرہ کے خاندان سے تھا۔ ان کے بارے میں مولانا محمد ریاض الدین سابق مدرس مدرسہ رحمانیہ ہری پور نیز اپنی یادداشت میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے قیام ہری پور کے حالات میں لکھتے ہیں۔

۲۷ ایضاً

۲۷ ایضاً

حضرت قبلہ عالم کی تیمارداری کے لیے جب بھی حکیم صاحب موصوف تشریف لاتے تو آپ باوجود تکلیف شاقہ کے احتراماً ان کے لیے اُٹھ بیٹھتے۔ بعض دفعہ فرماتے ”حکیم صاحب! معاف فرمانا میں کھڑا ہونے سے معذور ہوں ورنہ اُٹھ کر اکرام بجالاتا۔“ پھر حاضرین سے متوجہ ہو کر فرماتے۔

”مجھے ان کے خاندان سے سب کچھ ملا ہے۔ جب میں بریلی تشریف ہوا کرتا تھا تو حضور اعلیٰ حضرت کے گھرانے کی ذرہ نوازیوں کی وجہ سے ان کا ایک فرد سمجھا جاتا تھا۔“

اولیاء اللہ کا ادب و احترام صرف ان کی دنیوی زندگی تک محدود نہیں ہوا کرتا بلکہ بعد وصال بھی ان کا احترام اسی طرح لازم ہے جس طرح ان کی زندگی میں۔ اس کی وجہ عیاں ہے کہ اولیاء اللہ کے وصال سے صرف مکان بدلتا ہے جس طرح ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہونے سے زندگی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہی حال اولیاء اللہ کے انتقال کا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جب کسی مزار پر حاضر ہوتے تو اسی طرح صاحب مزار کا ادب فرماتے جس طرح اس کی دنیوی زندگی ادب کی متقاضی ہوتی۔ آپ کی سیرت کے اس پہلو کو مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ^{ناظر اعلیٰ} جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۳۳۔ قلبی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین کیمل پور، محرمہ دسمبر ۱۹۷۳ء

مخزنہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام آباد فیصل آباد

کے الفاظ میں پڑھیں ۔
”آپ کی عادت کرمیہ تھی کہ جب بھی کسی مزار پر حاضری دیتے
یا کسی سجادہ نشین سے ملاقات کرتے تو ضرور آپ نذرانہ پیش کرتے
اور آپ نذرانہ پیش کرنے میں کبھی یہ پرواہ نہ کرتے کہ کم ہے یا
زیادہ ۔ بسا اوقات صرف ایک روپیہ تک بھی آپ پیش کر دیتے
جس پر میں تعجب بھی کرتا کہ اگر گنجائش نہ ہو تو یہ پابندی کیا ضروری
ہے ۔ مگر کتب حدیث میں یہ پڑھنے کے بعد ”قلیل بالدام کثیر غمیر دام
سے بہتر ہے“ آپ کا التزام سمجھ میں آیا ۔“

علمائے ربانین ہی اولیاء اللہ ہوتے ہیں جس طرح اولیاء اللہ
کا ادب و احترام، توقیر و احتشام ضروری ہے اسی طرح علمائے کرام
کا ادب و احترام لازمی ہے ۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ
علمائے کرام کی توقیر بجالاتے اور پوری کوشش فرماتے کہ علمائے کرام
کی توقیر عوام الناس کے دلوں میں راسخ ہو جائے ۔ علمائے کرام کے
دقار کی بحالی کا ایک واقعہ مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی کی زبانی
سنیے ۔

کرشن نگر، آخری بس سٹاپ، لاہور کی جامع مسجد میں جہاں
میں خطیب تھا، وعظ کے لیے حضرت صاحب کی خدمت میں درخواست

۷۱ قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی ۔

مخزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد ۔

پیش کی جس کو آپ نے قبول فرمایا۔ ساتھ ہی میں نے عرض کی کہ جلسہ کی صدارت کے لیے مسجد کمیٹی کے صدر یا کسی اور صاحب حیثیت کو کہہ دیا جائے، اس پر آپ نے فرمایا ۔

وعظ کی مجلس میں صدارت کی کیا ضرورت ہے، نیز علماء کرام کی موجودگی میں کسی غیر عالم کی صدارت موزوں نہیں ہوتی کیونکہ عالم دین ہی مجلس میں صاحب حیثیت اور صدر ہوتا ہے۔

۴۷ علمی یادداشت : مولانا ضعی محمد عبدالغفور ہزاروی۔ مخزن جامع رضویہ

منظر اسد، فیصل آباد۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿حاضر جوابی﴾

حاضر جوابی ایک خوبی ہے اور عطیہ خداوندی ہے۔ بالعموم اس خوبی کے لیے دو بنیادی امتیازات ضروری ہیں

- ۱۔ علم وسیع
- ۲۔ ذہن رسا

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے علم وسیع، ذہن رسا کے ساتھ ساتھ حاضر جوابی کی نعمت سے سرفراز فرما رکھا تھا۔ آپ کے جواب کی خوبی یہ تھی کہ سائل کے مدعا کو سمجھ کر اس کا ایسا جواب عطا فرماتے کہ اس کا سوال حل ہو جاتا اور ساتھ ہی آپ کے علمی مقام کا وہ معترف ہو جاتا۔ بالخصوص آپ کی حاضر جوابی کے جوہر اس وقت کھلتے جب کوئی مخالف سوال کرتا یا کوئی طالب علم مخالفین کی طرف سے ہونے والے سوال کو پیش کرتا۔ اس سلسلہ میں آپ کے تمام مناظرات شاہد عدل ہیں۔ آپ کے مناظرات کی تفصیل ”محدث عظم پاکستان“ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ یہاں آپ کی حاضر جوابی کے چند واقعات کو درج کیا جاتا ہے۔

سیدہ مفتی غلام سرور قادری، لاہور بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد عظیم میں حاضر جوابی کا ملکہ از حد تھا۔ ایک روز ایک حدیث پر بحث

فرماتے ہوئے فرمایا۔

”خدا تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت علم ہے اور یہ نعمت حضورِ سرِ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ و وسیلہ کے بغیر نہیں ملتی تو دوسری نعمتیں کیسے
مل سکتی ہیں۔“

میں نے ازراہ استفسار عرض کی۔

حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا۔

ہم نے خضر علیہ السلام کو اپنی طرف سے علم دیا۔ یہاں تو
حضورِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی ذکر نہیں۔ آپ نے بڑے
جامع لفظوں میں فوراً جواب عنایت فرمایا۔

”عدم ذکر، عدم وجود کو مستلزم نہیں۔“

پھر وجد کرتے اور جھوٹے ہوئے امام شرف الدین بوسیری
رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھنا شروع کیا۔

وَكَلَّمَهُمْ مِنْ رَّسُولِ اللَّهِ مُلْتَمِسٌ
غَرَفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْشَقًا مِنَ الدِّيمِ

یعنی تمام انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام حضورِ اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے اس طرح فیض پاتے ہیں جیسے پیاسا دریا
سے پانی کا چلو لے کر یا بارانِ رحمت سے چھینٹے پا کر پیاس بجھاتا ہے۔
تمام حاضر طلبہ نے بھی وجد کرتے ہوئے آپ کے ہمراہ یہ شعر پڑھا۔

اس طرح میرا عقدہ حل ہوا۔ لے
مولانا محمد فیض احمد قادری فتح پور تحصیل کمرہ فرماتے ہیں کہ
ایک دن حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ نے فرمایا کہ وہابیہ
کہتے ہیں

عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ

اللہ ہی کے پاس علم قیامت ہے یعنی قیامت کا علم اللہ تعالیٰ
کے سوا کسی کو نہیں اور وہ اس کا علم کسی کو عطا نہیں فرماتا ہے۔
آپ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید

عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَاِ

اللہ ہی کے پاس ہے اچھا ٹھکانہ

عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ

اللہ ہی کے پاس ہے حسن ثواب

تو وہابیہ کو چاہیے کہ کوئی نیکی نہ کریں کیونکہ حسن ثواب اور
حسن مآب تو اسی کے پاس ہے۔ جس طرح عِنْدَهُ وہاں ہے یہاں
بھی عِنْدَهُ ہے۔ اس سے تو وہابیہ کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ لے

لے قلمی یادداشت مولانا مفتی غلام مسرر قادری، لاہور۔ محرمہ ۱۹۴۳ء

مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد۔

لے قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد قادری کمرہ پکا، ستان

محرمہ ۳ رمضان ۱۴۰۹ھ سلسلہ فقیر قادری حضرت محمد

ایک دن دورہ حدیث میں آپ نے حدیث پر تقریر کے
کے دوران فرمایا۔

”عبرت عموم لفظ کی ہوتی ہے نہ کہ محل خاص کی“

مولانا محمد ریاض الدین (حال شیخ الجامعہ جامعہ معینیہ غوثیہ
ریاض الاسلام اٹک) نے عرض کی۔

مِنْ دُونِ اللّٰہ کی تفسیر میں ہم بتوں کی تخصیص کرتے ہیں۔
حالانکہ آپ کے بیان فرمودہ قاعدے کے تحت صرف بتوں کی تخصیص
کا کوئی معنی نہیں بلکہ بُت اور غیر بُت سب اسی میں آسکتے ہیں۔ اس
لحاظ سے مخالفین کے نظریہ کی تائید ہوتی ہے۔

اس پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے فرمایا۔
”ہمارے ہاں اس مسئلہ میں تخصیص نہیں یعنی ہم خلاف قاعدہ
عمل نہیں کرتے۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ تعمیم اپنے پورے نوع کو
شامل ہوتی ہے۔ غیر نوع پر اس کے عموم کا کوئی معنی نہیں تو اس
لحاظ سے بُت خواہ کسی چیز کا ہو اور جس ہی شکل پر ہو اس کے پورے
افراد پر یہ آیت صادق آتی ہے تو تعمیم ثابت ہوئی نہ کہ تخصیص تعمیم
کا اگر مخالفین یہ معنی لیں کہ آیت کا اطلاق انبیاء علیہم السلام اور
اولیاء کرام پر ہو تو یہ معنی قطعاً مردود ہے اور مِنْ دُونِ اللّٰہ کا
اطلاق ان مقدس طبقوں پر ہرگز نہیں ہو سکتا اس لیے کہ یہ مقدس
ترین جماعتیں ضرب اللہ میں شمار ہوتی ہیں نہ کہ مِنْ دُونِ اللّٰہ

میں ۔ ۷۷
ایک مرتبہ ایک شخص حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی
مجلس میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی ۔
کیا ولی اللہ لڑکا ملے سکتا ہے ؟
آپ نے ارشاد فرمایا
” ولی اللہ کے ہاں اللہ تعالیٰ ملتا ہے یا نہیں ؟ “
اس نے عرض کی : حضور ولی اللہ سے خدا ملتا ہے ۔
ارشاد فرمایا :
بتاؤ اللہ تعالیٰ بڑا ہے یا لڑکا ۔
اس نے عرض کی :
اللہ تعالیٰ تو بڑا ہے ۔
اس پر ارشاد فرمایا
جب اولیاء اللہ کے ہاں اللہ تعالیٰ مل جاتا ہے تو اُن کے ہاں
سے اُن کی دُعا سے لڑکا ملنا کیا مشکل ہے ۔ ۷۸

۷۷ قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین ۔ ایک محرم ۱۴۲۳ھ مخزونہ جاسمہ رضویہ فیصل آباد
مولانا موصوف نے اپنے ایک مکتوب محرم ۲۱، جہاد الاولیٰ ۱۴۱۳ھ بنام فقیر قادری عفی عنہ
مؤلف اوراق ہذا میں اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے بیان کیا ہے ۔
۷۸ قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد قادری کروڑ پکا ۔ محرم ۳ رمضان المبارک
۱۴۰۹ھ ۔

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا :
وہابیہ کہتے ہیں کہ کھانا سامنے رکھ کر ختم نہ پڑھو۔ پھر فرمایا،
اُن سے پوچھا جائے کہ کھانا سامنے نہ ہو اور ختم شریف پڑھا جائے
تو جائز ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ جائز ہے۔ اگر
پوچھا جائے کہ کھانا سامنے ہو اور ختم نہ پڑھا جائے تو جائز ہے یا نہیں
اس کے جواب میں بھی وہ کہتے ہیں کہ جائز ہے۔ اس پر آپ نے
ارشاد فرمایا

اگر دو جائز باتیں مل جائیں تو ناجائز کیسے ہوا۔ ۵

۵۔ تلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد قادری کمروٹ پکا۔ محرمہ ۳ رمضان المبارک

۱۴۰۹ھ

انداز تبلیغ و تربیت

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے انداز تبلیغ و تربیت کے
ضمن میں ”محدث اعظم پاکستان“ میں متعدد مقامات پر تفصیل سے
گفتگو ہو چکی ہے۔ اسی عنوان پر مزید چند واقعات ملاحظہ فرمائیں۔
مولانا مفتی غلام سرور قادری

مشیر وفاقی شرعی عدالت، اپنی طالب علمی کے زمانہ کا واقعہ
سناتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

محدث اعظم پاکستان مدرسہ النوار الابرار ملتان کے جلسہ میں تشریف
لائے۔ میں اس وقت مدرسہ النوار العلوم ملتان میں زیر تعلیم تھا مجھے
بکھر والے جلسہ میں آپ کی تقریر سنتے ہی آپ سے عقیدت ہو گئی تھی۔
اس لیے یہاں بھی شرف زیارت حاصل کرنے حاضر ہوا۔ تبیں
جوان آپ سے بیعت ہوئے۔ آپ نے انہیں مسکت اہلسنت پر
قائم دائم رہنے، اس کی تبلیغ کرنے، نماز ہائے پنجگانہ پابندی
سے پڑھنے کی تبلیغ و تلقین فرمائی۔ پھر انہیں داڑھی رکھانے اور
نونچھیں کٹانے کا بڑے پیارے انداز میں حکم دیا اور فرمایا کہ جس
طرح و تروں کی نماز کو واجب سمجھتے ہو، اسی طرح داڑھی بڑھانے
کو بھی واجب سمجھو۔ ایک مشرت رکھنا واجب ہے۔ اس کے

خلاف کرنے یعنی کم کرنے پر گناہ ہوگا اور عذاب ہوگا۔ حضرت محدث اعظم کی حسین تلمیذین کا ان پر گہرا اثر پڑا۔ انہوں نے دالھیان رکھوا دیں۔ اب وہ بحمدہ تعالیٰ بشریت کے پابند ہیں اور بڑی وجاہت رکھتے ہیں۔ اے

مولانا حافظ محمد فضل احمد رضوی ہارون آباد میں اپنی طالب علمی کے زمانہ کا حال سناتے ہیں۔

۱۹۵۱ء، (۱-۱۳۷۰) میں حضرت علامہ استاذ العلماء مولانا غلام رسول رضوی سابق شیخ الحدیث جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد کو حضرت قبلہ محدث اعظم علیہ الرحمۃ نے جامعہ رضویہ ہارون آباد میں تدریسی فرائض کے لیے روانہ فرمایا۔ ساتھ ہی چند طلبہ کو فیصل آباد سے ہارون آباد بھیجا اور پھر سالانہ جلسہ پر حضرت صاحب ہارون آباد تشریف فرما ہوئے، تو اتفاق سے حضرت صاحب کے نواسے جناب محمد فضل حق صاحب کی ولادت ہوئی۔ حضرت صاحب نے اس خوشی پر طلبہ کو انڈول کا علوہ کھلایا اور چند پند و نصائح فرمائے جو درج ذیل ہیں۔

صلوات
صبح کا وقت باتوں میں مہرگز ضائع نہ کریں۔ نماز کے بعد
بعد اپنے اسباق میں مشغولیت ان شاء اللہ العزیز سارا دن اچھا گزرنے کا
جس قدر علم میں توجہ کرو گے اتنا ہی ترقی و عروج حاصل کرو
گئے۔

اے علمی یادداشت مولانا مفتی محمد کرم قادری، محرم ۱۴۱۹ھ، منظر جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

علم دین کو ذریعہ دُنیا ہرگز نہ بنانا اگر بنایا تو نقصان اٹھاؤ گے۔

اپنی کتاب کے ساتھ ہر وقت محبت ہے۔ اپنے اسباق کو چار پانچ مرتبہ تکرار کر کے چھوڑنا چاہیے تعلیمی وقت ہرگز نہ اکارت کرو۔

سبق کو جتنا یاد کرو گے اتنا ہی فائدہ اٹھاؤ گے۔ اپنی کتاب کے سوا کسی اور کو محبوب نہ بناؤ۔

جتنا دُنیا کے پیچھے دوڑو گے اتنا ہی یہ آگے بھاگے گی۔ جتنا دُنیا کو چھوڑ کر بھاگو گے یہ اتنا ہی تمہارے پیچھے بھاگے گی۔

کھانا، بستر، لباس، مکان ایک وقت نہ ملے تو نہ ملے اپنے اسباق میں مصروف رہو۔ اگر سوکھی روٹی مل گئی تو اس کے ساتھ گذارا کر کے پڑھائی میں مصروف رہو۔

ایسی باتوں کی طرف ہرگز نہ جاؤ جو فضول ہوں، علم دین پڑھو۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے علم و عمل میں ترقی عطا فرمائے۔

ہر ماہ میں گیارہ آنہ یا گیارہ پیسہ کی فاتحہ گیارہویں شریف دے کر آپس میں کھا لو تو اس میں بھی علم کی ترقی ہے گیارہویں شریف کے پابند بن جاؤ۔ باہم جھگڑا ہرگز نہ کرنا۔ مسائل میں بحث ضروری ہونی چاہیے۔

بنام معتبر مادرِ علمی

لے۔ مکتوبہ لانا حافظ محمد فضل احمد بنوری ڈسٹرکٹ خطیب محکمہ اوقاف بھولال۔ بحرہ ۵ فروری ۱۹۹۳ء

صوفی منظور حسین غلام محمد آباد، فیصل آباد فرماتے ہیں
ایک حبیب نامی شخص نے مجھ سے کہا کہ میں حضرت قبلہ محدث اعظم
سے بیعت کرنا چاہتا ہوں میرے ساتھ چلو۔ میں حبیب نامی ساتھی
کو لے کر بیعت کی غرض سے جامعہ رضویہ حاضر ہوا اور حبیب کا
مدعا پیش کر دیا۔ آپ کو دیکھتے ہی وہ ساتھی بہت متاثر ہوا۔
اس کے دل کی مراد پوری ہوئی۔ وہ آپ کے قدموں میں گگر کر
قد مہوس ہوا۔ آپ نے اسے بیعت فرمایا۔ پھر پوچھا کہ تمہارا نام
کیا ہے۔ اس نے عرض کی کہ میرا نام حبیب ہے۔ آپ نے
فرمایا

”اے بندہ خدا! ایسا نہیں کہا کرتے کہو کہ میرا نام
محمد حبیب ہے۔“

اتنا سننا تھا کہ اس کے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ آج وہ آپ
کے کلمات کی لذت اپنے سینے میں پاتا ہے۔ ۱۷

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی نماز عصر کے بعد کی مجلس
میں طلباء، علماء کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے
حضرات حاضر ہوتے اور استفادہ کرتے۔ اسی نوعیت کی مجلس کا
حال مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۱۷ قلمی یادداشت صوفی منظور حسین غلام محمد آباد، فیصل آباد۔

محررہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء - مخزنہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

بیان کرتے ہیں کہ حاضرین میں مہمک کے نامو، دانشور وکیل اہلسنت جناب مختار احمد انور ایڈووکیٹ حاضر تھے۔ انہوں نے ایک استفسار پیش کیا کہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز نے شجرہ قادریہ میں ایک شعر لکھا ہے۔

قادری کمر، قادری رکھ، قادیوں میں اٹھا

قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

شعر کا بظاہر مفہوم یہ ہے قادری کے علاوہ باقی سلاسل ہائے طریقت پسندیدہ نہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جو خود چشتی قادری ہیں اور سلسلہ قادریہ میں حضور امام احمد رضا قدس سرہ کے خاندان میں شرف بیعت رکھتے ہیں نے اس استفسار کے جواب میں فرمایا۔ ”قادری کمر، قادری رکھ اور قادیوں میں اٹھا“ سے مراد

یہ ہے کہ اے مولا کریم مجھے سید الاولیاء حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے ماننے والوں میں سے بنا دے اور غوث اعظم قدس سرہ کے نام لیواؤں میں میرا حشر کرنا۔ اس طرح تمام نقشبندی، چشتی اور سہروردی بھی حضور غوث اعظم کے نام لیواؤں میں شامل ہیں۔ لہذا یہ دُعاسب سلاسل ہائے طریقت کے لیے یکساں ہے۔

سے قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی محرم ۱۴۳۲ھ، ۱۹ جنوری ۲۰۱۱ء بمقام جامعہ بنیظہر اسلام فیصل آباد

مولانا محبوب عالم بن عبدالرحمن خالصہ کالج فیصل آباد۔
حضرت پیر قاضی محمد فضل رسول جید رضوی مدظلہ خلف اکبر و خلیفہ
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی مسند رشد و ہدایت پر فائز ہونے
کے واقعات کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت محمد اعظم
علیہ الرحمہ اپنی علالت سے پہلی بار صحت یاب ہو کر کھراچی سے
مراجعت فرمائے لائلپور ہوئے تو احباب کو ایک دو گھنٹہ ملاقات
زیارت کے لیے وقت عطا فرماتے۔ الحمد للہ ناچیز بھی ایک روز حاضر
تھا۔ فرمایا۔

”مولانا معین الدین (مدظلہ) اور مولانا عبدالقادر (مرحوم) کہاں
ہیں بلاؤ۔“

مولانا حاضر خدمت ہوئے۔ مجلس میں حاضرین کے سامنے
”فضل رسول“ نام کی خوب خوب تعریف فرمائی۔
فرمایا، فضل رسول کتنا پیارا نام ہے۔ یو پی، سی پی
میں یہ نام مشہور و معروف ہے۔ نام محمد اور پکارتے کو فضل رسول
فضل رسول، فضل رسول.....“
حضرت آقائے نعمت بار بار نام لے رہے تھے کہ حاضرین
کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ھے

ھے۔ قلمی یادداشت مولانا محبوب عالم فیصل آباد۔ ۲۳ رمضان ۱۴۹۳ھ
مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی علالت اور نقاہت کے پیش نظر حاضرین کو برخواست کر دیا گیا۔ مولانا محبوب عالم فرماتے ہیں کہ فضل رسول نام کی تعریف کرنے اور اس نام کو بار بار دہرانے میں اس امر کی تربیت تھی کہ حاضرین جان لیں کہ میرا جانشین ”فضل رسول“ ہی ہے۔ مدظلہم الاقدس بحرمۃ سید الجن والانس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بکرم غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے کمال اتباع سنت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی خلافت کے لیے اسی طرزِ ایما کو اختیار فرمایا جو حضور سرور عالم و عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نیابت و خلافت کے لیے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اختیار فرمایا۔

سبحن من ذین العلماء العارفين بسنة نبیه الکریم علیہ البتھیۃ والتسلیم
پیارے پیارے ناموں کی عظمت اُجاگر کرنے کا ایک واقعہ
جناب فیض الرسول اختر ساکن برنالہ ۱۳۰۳ھ ب فیصل آباد بیان کرتے ہیں۔

۱۹۵۹ء ۴۸-۴۹ کو جب ہندو اسلامیہ کالج لاہور میں پڑھتا تھا۔ اپنے والد محترم حاجی شیر محمد کے ہمراہ مولانا حافظ احسان الحق رضوی سے ملاقات کے لیے جامعہ رضویہ پہنچا۔ معلوم ہوا کہ مولانا موصوف حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے کمرہ میں موجود ہیں۔

اور وہاں کتاب لکھ رہے ہیں۔ ہندو وہیں حاضر ہوا۔ سلام عرض کرنے کے بعد وہیں مولانا موصوف کے پیچھے بیٹھ گیا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ پلنگ پر جلوہ افروز تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے پوچھا برخوردار کا نام کیا ہے۔

عرض کیا گیا، فیض الرسول

حضرت محدث اعظم قدس سرہ نے جب میرا نام سنا تو آپ فوراً پلنگ سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا: برخوردار اٹھ کر مجھے ملو۔

چنانچہ میں آپ سے بغلگیر ہوا۔ اس وقت جو لطف و شرف حاصل ہوا، بیان سے باہر ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے اس محبت بھرے عمل نے پیارے ناموں کی عظمت کی عملی تربیت دی۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ تھی کہ سر میں سرسوں کے تیل کی مالش کراتے اس کے لیے بالعموم اس طالب علم کا انتخاب کیا جاتا جس کی خصوصی تربیت کرنا مقصود ہوتی وہ طالب علم انتہائی قرب پاتا۔ اسی اثنا میں آپ اس کی علمی، عملی اور روحانی تربیت فرماتے۔

۱۔ مکتوب فیض الرسول اختر بنام حضرت غازی فضل احمد مظہر محرمہ ۸ نومبر ۱۹۷۵ء مخدومہ جامعہ رضویہ فیصل آباد
۷۷۔ قلمی یادداشت مولانا شمس الزماں قادری لاہور محرمہ ۱۲ اگست ۱۹۷۵ء مخدومہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

مولانا ابوالبر محمد شمس الزماں قادری لاہور جامعہ رضویہ فیصل آباد
میں اپنی طالب علمی کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
طالب علمی کے دوران سنیانہ بنگہ فیصل آباد میں مجھے غیر متعلموں سے
مناظرہ کرنا تھا۔ اس کے لیے نماز عصر کے بعد جامعہ کے صحن یا چھت
پر چہل قدمی کے دوران مناظرہ میں طرز استدلال سمجھایا کرتے۔ ایک
روز جامعہ کی چھت پر چہل قدمی کے دوران مغرب کے قریب فرمایا :
” مولانا چاند نظر آنے والا ہے ذرا دیکھو “
بندہ نے چاند دیکھ لیا اور انگلی کے اشارہ سے حضرت کو

بتانا چاہا۔

آپ نے فرمایا :

” مولانا ! چاند کی طرف انگلی کا اشارہ کرنا منع ہے۔ آپ
یوں کہیں کہ فلاں مکان یا درخت کے اس کونے پر چاند نظر آرہا
ہے۔ چاند کی طرف انگلی کرنا بے ادبی ہے۔ “
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ ایسے مربی تھے جو شریعت
مطہرہ کے ایک ایک حکم اور عمل کی تربیت بڑے پیار و محبت سے
دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء تو رہے ایک طرف ایک عام انپڑھ
آدمی بھی شریعت مطہرہ کا مجسمہ پیکر بن جاتا۔

۱۵۰۰ علمی یادداشت مولانا شمس الزماں قادری لاہور، ستمبر ۲۰۱۱ء
محترمہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ طالب علم کو وہی کچھ پڑھنے کی ترغیب دیتے جس کی وہ استعداد رکھتا ہو۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ بڑی عمر کے لوگوں نے جامعہ ضویہ میں طلبہ کی تعلیم میں انہماک اور علم و علماء کی فضیلت جان کر علم دین باقاعدہ پڑھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ بعض اوقات حفظ قرآن مجید کا شوق رکھنے والوں نے حفظ قرآن مجید کی اجازت چاہی۔ اس صوت میں آپ ملاحظہ فرمایا کرتے کہ اس خواہش رکھنے والے کی ذہنی استعداد کیا ہے اور دنیوی معاملات اور تلاش معاش سے فراغت بھی پاسکتا ہے یا نہیں۔

اسی نوعیت کی ایک سرگزشت صوفی محمد عمر دراز، پرانی غلہ منڈی فیصل آباد بیان کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ میرے دل میں قرآن پاک حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ میں نے حافظ مختار احمد صاحب سے عرض کیا کہ آپ مجھے قرآن مجید حفظ کرا دیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز سے اجازت لے لیں میں نے عشاء کی نماز کے بعد حضرت سے عرض کی کہ میں قرآن مجید حفظ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اجازت فرمائیں۔

اس پر آپ نے ارشاد فرمایا :

”قرآن مجید کا حفظ کرنا پہاڑ اٹھانے کے برابر ہے پھر آپ

شادی شدہ ہیں۔ کاروباری تفکرات ہیں۔ اس لیے یہ کام مشکل ہے
بچپن میں آسانی سے حفظ ہو سکتا ہے۔ اب بہت مشکل ہے۔ ہاں
اگر کوئی ولی نظر کرے تو اب بھی ہو سکتا ہے۔

صوفی محمد عمر دراز بیان کرتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ آپ کے
قدموں میں گر جاؤں اور عرض کروں کہ حضور! آپ بھی ولی کامل
ہیں۔ آپ کے ہوتے ہوئے کس کو تلاش کروں مگر میں بالکل حرکت
نہ کر سکا۔

اس کے بعد آپ نے میرے حسبِ حال ارشاد فرمایا،
آپ سورتیں یاد کر لیں آسانی سے حفظ ہو جائیں گی۔

۱۔ قلمی یادداشت صوفی محمد عمر دراز رضوی محرم ۱۹ ستمبر ۱۹۶۲ء مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

شیخ الحدیث

مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز

ماضی قریب میں برصغیر کی پاک و ہند میں تقسیم سے پہلے یہاں علمائے کرام اور مشائخ عظام کی کثرت نے اس خطہ کو علوم و معارف کا سدا بہار چمنستان بنا رکھا تھا۔ جلیل القدر علمائے کرام اور حاملان اسرار معرفت مشائخ عظام کی تدریس، تبلیغ اور تربیت کے مقامات علمی اور روحانی مراکز نے مسلمانوں کے افلاس و غربت کے احساس کو بڑی حد تک زائل کیے رکھا۔ اغیار کی غلامی کے باوجود ان مردانِ اصرار کی تربیت میں کسی دور میں اور کسی جگہ کمی نہ آئی۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں کسی کے اٹھ جانے سے مسند علم و عرفان خالی نہ ہوتی تھی۔ ان کا تربیت یافتہ اس مسند کی زینت بن جاتا۔

جس طرح تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ تمام حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ عربی، عجمی، خاندانوں اور قبائل کی تقسیم اعتباری ہے، اور پہچان کے لحاظ سے مفید بھی ہے۔ قبائل کا وجود اور پھر ان کی ضمنی تقسیم سے بندگانِ خدا کو پہچاننے میں آسانی ہے، ورنہ سب ہی اولادِ آدم ہیں۔ اسی طرح علمائے حقانیہ میں اور مشائخ ربانیہ میں اگرچہ ایک قسم کے علوم اور معارف حاصل کر کے مرتبہ و مقام پاتے ہیں۔

بنیادی علوم اور معارف میں سب ہی یکساں ہیں۔ اس لحاظ سے تمام علما اور مشائخ ایک ہی وصف سے ممتاز ہیں۔

بنیادی علوم اور معارف کے حصول کے بعد اگر کسی ایک علم میں کسی عالم کو درجہ تخصص حاصل ہو جائے تو وہ اس وجہ سے اسی علم کے ماہرین میں شمار ہوتا ہے۔ مثلاً فقہ، حدیث، تفسیر، نحو، بلاغت، فلسفہ، کلام وغیرہ۔ ایسے علوم کا ماہر فقیہ، محدث، مفسر، نحوی، ادیب، فلسفی اور متکلم کے نام سے شہرت پاتا ہے۔ ماضی قریب میں ایسے ممتاز نام اکثر پڑھنے سننے میں آتے رہے۔ البتہ ایک امر قابل ذکر یہ ہے کہ ان ممتاز ناموں سے صرف انہی حضرات کو یاد کیا جاتا جو ان علوم میں درجہ تخصص پر فائز ہوتے تھے۔ خواہ مخواہ اپنے کسی محبوب عالم کو ان ممتاز ناموں سے یاد کرنے کا رواج نہ تھا۔ ایسے ناموں کو ہر کس و ناکس کے حق میں استعمال نہ کیا جاتا۔ یہ ایک اخلاقی اور علمی ذمہ داری تھی جو اکثر و بیشتر پوری ہوتی رہی۔ اس مقام پر میں چند مثالوں سے اپنے مدعا کو واضح کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

حجۃ الاسلام، مولانا حامد رضا بریلوی
مفتی اعظم، مولانا مصطفیٰ رضا نوری
صدر الشریعہ، مولانا محمد امجد علی اعظمی
صدر الافاضل، مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی

فقہ اعظم ، مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں
سراج الفقہاء ، مولانا سراج احمد خانپوری
تاج العلماء ، مولانا محمد عمر نعیمی
امام المحدثین ، مولانا سید ویدار علی الوری وغیرہ۔ رحمہم اللہ تعالیٰ
اس دور میں اگر نام کے بجائے صرف ان کے القاب کا
ذکر کر دیا جاتا تو وہ لقب بھی بمنزلہ اسم علم کے کام دیتا ہے شخصیت
کے تعارف میں کوئی ابہام نہ رہتا۔
قیام پاکستان کے پندرہ بیس برس بعد تک یہ کیفیت رہی اور
یہ القاب صرف مخصوص حضرات کے نام کا حصہ ہے۔ مثال کے طور

پرفقی اعظم ، مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری الوری لاہوری
فقہ دوراں ، مولانا نور اللہ بصیر لوری
غزالی دوراں ، مولانا سید احمد سعید کاظمی
شیخ القرآن ، مولانا عبد الغفور ہزاروی
شیخ الاسلام ، مولانا خواجہ محمد قمر الدین سیالوی
حکیم الامت ، مولانا مفتی احمد یار خاں بدایونی، گجراتی
مناظر اسلام ، مولانا محمد عمر اچھروی
خطیب الاسلام ، مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری
فقہ العصر ، مولانا مفتی اعجاز ولی خاں

مبلغ اسلام ، مولانا محمد عبد العظیم صدیقی میرٹھی
اسی طرح مشائخ عظام میں سے
امیر ملت ، پیر سید جماعت علی علی پوری
شمس العارفین ، پیر شمس الدین سیالوی
امیر حزب اللہ ، پیر غلام حیدر علی جلال پوری وغیرہ
علماء و مشائخ کی اس جماعت کے فرد فرید اور وجید مولانا
محمد سردار احمد کو شیخ الحدیث اور محدث اعظم کے مبارک القاب سے
یاد کیا جاتا تھا۔ یہ القاب صرف آپ ہی کے لیے استعمال ہوتے تھے،
اس دور میں اگر کوئی شخص اپنے کلام اور بیان میں صرف حضرت
شیخ الحدیث یا حضرت محدث اعظم استعمال کرتا تو ذہن میں فوراً مولانا
ابوالفضل محمد سردار احمد کا نام سامنے آ جاتا۔

رحمة الله عليهم رحمة واسعة

اب ہماری علمی و روحانی پستی، در ماندگی کے ساتھ افسوس کا
ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مذکورہ جلیل المنزلات القاب کی عظمت کو
ہم نے کم کر دیا ہے وہ یوں کہ ہر چھوٹے بڑے عالم کے نام کے ساتھ
ان القاب کے استعمال کا رواج عام کر دیا ہے۔ اب ہمارا ہر محبوب عالم
مفتی اعظم بھی ہے، فقیہ اعظم بھی ہے، شیخ الحدیث بھی ہے اور
محدث اعظم بھی، مبلغ اسلام بھی ہے، مناظر اسلام بھی ہے۔۔۔۔۔۔
اور نہ جانے کتنے عمدہ القاب کا حق دار ہے۔؟

جس طرح ہر اہل کو اس کا حق ملنا ضروری ہے اسی طرح
غیر اہل کو حق دار بنانا اور بتانا ظلم و زیادتی ہے۔ جو عالم ربانی اور
شیخ طریقت علم و معرفت کے جس وصف میں ممتاز ہے اسے اس
وصف و لقب سے یاد کیجئے۔ یہی راہ حق ہے اور یہی راہ صواب
تذکرہ محدث اعظم پاکستان (دو جلد) میں صاحب تذکرہ
کے لیے بالعموم حضرت ”شیخ الحدیث“ قدس سرہ کا لقب استعمال کیا
گیا ہے، کیونکہ یہ لقب بمنزلہ آپ کے علم کے ہے۔
اسی طرح اس کتاب میں بھی یہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے
اس میں اختصار اور سہولت کے علاوہ آپ کا علمی مرتبہ و مقام بھی
واضح ہوتا ہے۔

﴿ فوائد حدیثیہ ﴾

﴿ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جند شامی ﴾

نبراس المحدثین حضرت مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد قدس اللہ
اسرارنا بسر النوری نے کتب احادیث پر عربی میں حواشی اور تعلیقات
لکھے۔ صحاح ستہ کی جو کتا ہیں آپ کے زیر مطالعہ رہیں اکثر و بیشتر کے
صفحات پر، بین السطور میں جہاں جگہ خالی ہوتی حواشی تحریر فرماتے،
آپ کے کتب خانہ میں جواب آپ کے خلف اکبر و خلیفہ مجاز حضرت
پیر قاضی محمد فضل رسول حید رضوی کی تحویل میں ہے۔ یہ حواشی تاحال
قلمی صورت میں موجود ہیں۔ اکثر و بیشتر مقامات پر حواشی آپ کے
تعمق نظر اور تجربہ علمی کا شاہکار ہیں۔ یہ سرمایہ علم آپ کے طبع زاد ہیں،
ان کتب کے بعض صفحات پر دیگر شارحین کی عبارات بھی درج ہیں
تا کہ متعلقہ حدیث کی تدریس کے دوران ان عبارات کو مسائل کے استخراج
میں بطور استشہاد پیش کیا جائے۔

تذکرہ محدث اعظم پاکستان کی تدوین کے دوران ان حواشی
سے اقتباس کیا تھا اور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے انداز تدریس
میں بطور شواہد پیش کیا تھا اور ساتھ ہی اس تنا کا اظہار کیا تھا کہ

کوئی صاحب علم ان حواشی کو ترتیب دے کر منظر عام پر لائے۔ یہ خواہش اور تمنا آج بھی شدت سے محسوس کرتا ہوں۔ ہمارے جامعات میں احادیثِ طیبہ کے اساتذہ کرام اس کام کو آسانی سے کر سکتے ہیں، کاش کوئی آگے بڑھے اور یہ سعادت حاصل کرے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی ایک اور عادت یہ تھی کہ کتب احادیث کی جلد بندی کے وقت خاصی مقدار میں خالی اوراق شامل کر والیتے تاکہ ان خالی اوراق پر مطالب احادیث کی نشاندہی ہو سکے۔ چنانچہ آپ کے زیر مطالعہ کتب احادیث میں یہ امر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

ان مطالب احادیث میں آپ نے کیا بیان کیا ہے اسکا جواب نہایت مشکل ہے۔ آپ کے ذہن میں متعلقہ حدیث شریف سے جو مسائل متعلق ہوتے، ان مسائل کے دیگر دلائل اور شواہد، جس حُسنِ انداز سے تدریس احادیث کے وقت تقریر فرماتے، اس کا بیان الفاظ میں بہت مشکل ہے۔ ممتاز والشور اور ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحق قریشی، فیصل آباد حضرت شیخ الحدیث کے انداز تدریس کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں۔

”بارہا مسند تدریس سچی دیکھی۔ ایک نصف دائرہ جس میں طلبہ کندھے سے کندھا جوڑے، صف بستہ، سامنے حضرت شیخ الحدیث نہایت ادب و احترام کی تصویر بنے، موضوع کے تقدس کا عملی اظہار

بن کر تشریف فرما ہوتے۔ ایک طالب علم حدیث شریف کی قرأت کرتا۔ سب اس کے انداز قرأت اور اسلوب تکلم پر نظر رکھتے، حرکات اور اعراب پر توجہ رہتی، غلطی کی نشاندہی ہوتی اور بالآخر متن کی مکمل تصحیح کے بعد اس کی توضیحات کا لمحہ آتا۔ ہر لفظ کی تفسیر بیان ہوتی اور عربی الفاظ کی تفہیم کی ہر صوت آزمائی جاتی۔ ترجمہ و تفہیم کا حق ادا ہوتا تو استنباط مسائل اور تطبیق احکام کی منزل آتی۔ بین السطور مفہوم کا بیان ہوتا۔ صراحتہ النص سے مسائل اخذ کیے جاتے۔ پھر اشارہ و کنایہ کی بنیاد پر مطالب کا بے پایاں دفتر کھل جاتا۔ ہم معنی، قریب المعنی روایات کی تطبیق ہوتی اور بظاہر مخالف روایات کی تاویل کا حق ادا کیا جاتا۔ یوں محسوس ہوتا کہ قرآن و حدیث اور اقوال علماء مستحضر ہیں اور استشہاد میں کہیں نہ سقم ہے نہ ثرولیدہ بیان کا گلہ، بے تکان اور والہانہ انداز میں گفتگو ہوتی۔ مفہوم کی وضاحت کا ہر انداز آزمایا جاتا۔ حتیٰ کہ متن حدیث کی مراد سطح ذہنی پر جھگکانے لگتی۔ روایات کے استشہاد سے حافظے کی قوت کا اندازہ ہوتا اور ہر حرف کے ورے جھانکنے کے پُر تاثیر انداز سے موضوع سے محبت اور خلوص کا ثبوت ملتا۔ (محدث اعظم پاکستان، جلد اول ص ۲۴۹، ۲۵۰)

حدیث کی تدریس اور اس کے معانی و مطالب کی تفہیم کے دوران جو انداز حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اختیار فرماتے اور گھنٹوں مسلسل درس حدیث ہوتا، قلم اس کا کما حقہ کس طرح احاطہ

کر سکے۔ البتہ حدیث سے جو مطالب و معانی حاصل ہوتے انہیں متعلقہ صفحہ پر بالعموم اور کتاب کے ابتداء میں زائد اوراق پر بالخصوص درج فرما دیتے۔ یہ تحریر صرف اشارہ پر مشتمل ہوتی۔ اس میں تشریحی انداز نہ ہوتا بلکہ بعض اوقات تو حدیث میں سے صرف وہی جملہ درج فرماتے جس سے مسئلہ اخذ کیا جانا مطلوب ہوتا۔

یہ اشارات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی قوتِ بیانیہ کا ایک انداز لیے ہوئے ہیں۔ تشریحی انداز تو تدریس کے وقت معلوم کیا جاسکتا تھا اور یہ اختصار بھی آپ کی قدرتِ علمی پر دلیل ہے۔ گویا یہ متن ہے اور تقریر اس کی تشریح۔

کتبِ احادیث کے اوائل میں زائد صفحات اس قسم کے اشارات سے بھر جاتے۔ ان اشارات کی تفہیم اور تشریح کے لیے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی وسعتِ علمی، مسائل کا اختصار و موضوع سے لگن، محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مخلوقِ خدا پر شفقتِ درکار ہے، جو اب نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔ مجھ جیسے بے بضاعت کے لیے ان سے اخذ معانی و مطالب ایک دشوار امر ہے۔ تاہم اس جذبہ کے تحت کہ کوئی صاحبِ علم، صاحبِ ذوق ان اشارات سے معانی و مفاہیم کو احاطہ تحریر میں لے آئے، ان سے خود استفادہ کر کے، دوسروں کے لیے آسان فرمادے۔ ان حواشی اور اشارات کو اصلی حالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ نیز ان فوائدِ حدیثیہ سے آنے والا مورخ آپ کے

مقام علمی کا اندازہ کر کے گا۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے ان فوائدِ حدیثیہ میں موجودہ دور کے تمام اعتقادی، فقہی اور اختلافی مسائل کے دلائل ہیں۔ یاد رہے کہ محدثین نے اپنی کتب، صحاح، سنن، جوامع اور مسانید میں مختلف ابواب میں متعدد احادیث جمع فرمائی ہیں۔ ابواب سے متعلق متعدد احادیث کو جمع کر کے متعلقہ مسئلہ واضح کیا جاتا ہے۔ مگر متعلقہ مسائل کے علاوہ ان احادیث سے دیگر مسائل کا استنباط بھی ہوتا ہے۔ ان فوائدِ حدیثیہ میں مستنبط ہونے والے نئے مسائل اور دلائل کا ذکر ہے، اس لیے یہ فوائدِ حدیثیہ فوائد سے بھرپور ہیں اور خاصے کی چیز ہیں۔ اہل علم صاحبان ذوق کے لیے ارمغانِ حدیث ہیں۔

چونکہ یہ فوائدِ قلم برداشتہ لکھے گئے ہیں اس لیے ان میں کسی ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ تعمقِ نظر کے بغیر، سرسری طور پر یہ بتانا بھی ممکن نہیں کہ ان میں کون کون سے مسائل بیان ہوئے تاہم ایک نظر میں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں :

۱۔ حضور سید الکونین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب

۲۔ اختیار

۳۔ تصرف

۴۔ فضائل

۵۔ امتناعِ نظیر

- ۶۔ ملک تمام
- ۷۔ حیات مبارکہ
- ۸۔ ندائے یارسول اللہ
- ۹۔ حاضر ناظر
- ۱۰۔ میلاد
- ۱۱۔ قیام تقطیبی وغیرہ
- ۱۲۔ اور تقلید شخصی کے دلائل
- ۱۳۔ فضائل صحابہ
- ۱۴۔ کرامات اولیاء اللہ
- ۱۵۔ محبوبانِ ربِّ قدیر سے استعانت
- ۱۶۔ مومنین کا عبد مصطفیٰ ہونا
- ۱۷۔ اولیاء اللہ کی نذر و نیاز
- ۱۸۔ ان کے لیے جانور ذبح کرنے کا جواز
- ۱۹۔ مسلمانوں میں رائج روایات مثلاً تیجہ، سبائواں، دسواں، چالیسواں وغیرہ
- ۲۰۔ ایصالِ ثواب کے لیے مروجہ فاتحہ، دعا بعد جنازہ وغیرہ
- ۲۱۔ فرقِ باطلہ مثلاً نجدی، وہابی، دیوبندی، مرزائی، شیعہ، خاکساری، پرویزی، چکڑالوی، مودودی وغیرہ کی تردید اور ان سے مقاطع کے دلائل

- ۲۲۔ بظاہر مخالف مفہوم کی احادیث میں تطبیق
- ۲۳۔ ناسخ و منسوخ کا بیان
- ۲۴۔ ائمہ مجتہدین کے فضائل
- ۲۵۔ اصول حدیث اور
- ۲۶۔ اسماء الرجال کے علاوہ متعدد موضوع شامل ہیں۔
- حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی وسعت علمی، دلائل کا
استحصار اور احادیث طیبہ پر نگہری نظر کا اندازہ کرنے کے لیے صرف
بخاری شریف جلد اول پر آپ کے فوائد حدیثیہ کو سامنے رکھیے تو
معلوم ہوگا کہ آپ نے حضور نبی اکرم محبوب و مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے علم غیب کے اثبات کے لیے دو سو بیس احادیث۔
اختیار اور فضائل کے لیے ایک سو پچاس احادیث
کرامات و معجزات کے لیے سچاس
فضائل صحابہ کے لیے چالیس
اصول حدیث، اسماء الرجال اور تقلید شخصی کے وجوب کیلئے
ایک سو پچاس احادیث۔ اور حاضر و ناظر کے اثبات کیلئے بارہ اقوال ائمہ
جمع فرمائے ہیں۔ یہ تفصیل بخاری شریف کی جلد اول سے متعلق ہیں۔
علاوہ ازیں دیگر عنوانات سمیت سات سو سے زائد دلائل اور احادیث
کا مجموعہ اور بخاری شریف جلد ثانی کے چھ سو سے زائد فوائد حدیثیہ
امت کے لیے گلدستہ محبت اور ارمغان حدیث ہے۔ صحاح ستہ کی

دیگر کتب کے فوائد اگرچہ اس کثرت سے نہیں تاہم وہ بھی اپنی جگہ اہم ہیں۔

فجزاه اللہ جزاً اوفیٰ عنا وعن المسالین ورضی اللہ
عنه و عنا وعن المسالین

بحرمة سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ
وصحبہ وبارک وسلم۔

وبحرمة سید الاولیاء الکاملین سیدنا الفوت الاعظم
الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آئندہ سطور میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے
ان فوائد حدیثیہ سے چند اقتباس پیش خدمت ہیں۔ ان کی توضیح فقیر
غفرلہ القدیر (مولف اوراق ہذا) کی طرف سے ہے۔ اگر کوئی عبارت
مسکت حق سے متصادم ہو تو اس کو فقیر غفرلہ القدیر کی کم علمی پر محمول
فرماتے ہوئے اصلاح کی کوشش فرمائیں۔ حضرت موصوف کا دامن
ان اغلاط سے پاک ہے۔

کسی شے کے جائز یا ناجائز، حلال یا حرام ہونے کے لیے
نصوص شرعیہ میں سے اگر کوئی صریح نص دستیاب نہیں ہوتی تو
ایسی صورت میں علماء کرام شریعت کے مسلمہ قواعد میں سے کسی قاعدہ
سے مسئلہ کا جواز یا عدم جواز حلت و حرمت اخذ کر لیتے ہیں۔ ایسی صورت
کوئی جامع قاعدہ ہی اس مسئلہ میں بمنزلہ نص کے ہوتا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے متذکرہ اصول حدیث سے ثابت کیا۔ بخاری شریف زیر باب الخیل لثلاثة وقول الله تعالى والخيل والبغال والحمير لتركبوها وزينة میں ایک طویل حدیث میں گھوڑے کی سواری کے بارے میں فرمایا کہ: یہ سواری بعض کے لیے باعثِ اجر ہے۔

بعض کے لیے جائز ہے۔
اور بعض کے لیے باعثِ گناہ۔

متذکرہ امور کی وضاحت فرمانے کے بعد حدیث کے اس حصے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے استدلال کیا۔

وسئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن المجر فقال ما ائزل على فيها الا هذه الآية الجامعة الفاذة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره حضور شارع عليه الصلاة والسلام سے گدھے کی سواری کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا اس میں بھی ثواب اور اجر ہے تو آپ نے فرمایا:

اس بارے میں کوئی صریح حکم تو مجھ پر نازل نہیں ہوا۔ البتہ قرآن مجید کی آیت

فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال
ذرة شرا يره -

(جو ذرہ بھرنیکی کرے اس کا اجر پائے گا اور جو ذرہ برابر
برائی کرے اس کا بدلہ پائے گا)

ہر خیر اور شر کے احکام کی جامع ہے۔ اسی سے مسئلہ مستنبط
ہوتا ہے کہ گدھے کی سواری کے احکام کیا ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے یہ مختصر مگر جامع کلمات
اس حدیث کے ضمن میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

فيه الارشاد الى الاستنباط من العمومات والاطلاقات
تدبر فانه ينفعك في مواضع شتى۔

اس حدیث میں عمومی احکام اور مطلق نصوص سے احکام
اخذ کرنے کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ اس حدیث اور اس اصول کو
یاد رکھو۔ بہت جگہوں میں یہ کلیہ نفع دے گا۔

سے بخاری شریف، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم رب
مبلغ ادعی من سامع -

حجۃ الوداع کے موقع پر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
دوران خطبہ ارشاد فرمایا۔

لے فوائد حدیثیہ، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

قال ای یوم هذا فیکتاحتی ظننا انه سیمه سوی
اسمه قال الیس یوم النحر الی آخره ۳
یہ کون سا دن ہے صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم خاموش
ہے اور چار اگمان تھا کہ شاید اس دن کا حضور علیہ السلام کوئی اور نام
رکھ دیں۔ پھر آپ نے فرمایا کیا یہ یوم نحر نہیں
حجۃ الوداع کے موقع پر جو صحابہ کرام حج کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے ہمراہ حج کے لیے تشریف لائے۔ مناسک حج ادا کیے، وہ کیے بھول
سکتے ہیں کہ یہ ایام کون سے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
استفسار پر ان کی خاموشی بلا وجہ نہ تھی۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ یہ
دن اگرچہ یوم النحر ہے مگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شارع ہیں،
آپ اگرچہ چاہیں تو اس دن کو کسی اور نام سے موسوم فرما دیں۔ اس
لیے تقاضائے ادب کے تحت خاموشی اختیار فرمائی۔
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز علامہ کرمانی شارح بخاری
کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

فیه اشارة الی تنویض الامور بالکلیۃ الی الشارع ۴
یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے عمل سے یہ امر
ثابت ہوتا ہے کہ تقاضائے ادب یہ ہے کہ تمام امور کو شارع علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے سپرد کر دیا جائے۔

۳۔ بخاری جلد اول ص ۱۶ ۴۔ فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

منتظمین اور مسترشدین کے لیے اس حدیث کے فائدہ کو ایک مختصر جملہ سے واضح فرما دیا۔

۷۔ یہ مسئلہ نصوص شرعیہ، آیات قرآنیہ، احادیث طیبہ اور اقوال ائمہ کرام سے ثابت ہے کہ محبوبانِ خدا، انبیاء و اولیاء کو خطاب کرنا جائز ہے۔ اگرچہ یہ محبوبان بظاہر سامنے نہ ہوں۔ اس لیے کہ یہ کریم حضرات اپنے رب کی عطا کردہ قوت سے ندا کرنے والے کی ندا سنتے ہیں۔ اس میں قبل وصال اور بعد وصال کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ عمار تو فرماتے ہیں کہ مومن کے علاوہ کافر بھی بعد موت اپنی قبر میں ندا دی کی پکار سنتا ہے۔ قبرستان میں چلنے والے کی جوتی کی آہٹ سنتا ہے۔ قوم کو عذاب آنے کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کی میتوں پر جا کر انہیں ندا دی۔ غزوہ بدر میں کفار کے مقتولین کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ندا دی۔ یہ دلائل ہر ذی علم کے سامنے ہیں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز اس مسئلہ کے لیے نہایت اچھوتے انداز میں درج ذیل حدیث سے استنباط فرمایا۔

یا امة محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتہ قلیلاً
ولبکیتم کثیراً۔

۸۔ اے امتِ مصطفیٰ! اگر تم وہ کچھ جانتے جو میں جانتا ہوں

۹۔ فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

تو تم بہت گمراہ زاری کرتے اور کم ہنستے)
آپ نے نہایت مختصر و جملوں میں دو مسئلوں کے اثبات
کی طرف اشارہ فرمایا ۔

فیه النداء لجميع الامة بيا..... فیه خصوصية العلم .
۱۔ اُمتِ مصطفیٰ کی گنتی و تعداد بے شمار ہے حضور سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے قبل جو حضرات آپ پر ایمان لائے
وصال کے بعد آپ کے متبعین اور قیامت تک ہونے والے
سب مومن حضور کی اُمت ہیں بلکہ عند الحقیق تمام اولین و آخرین
میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ انبیاء سابقین اور ان کے
اُمتی سب ہی حضور سرور کائنات کے اُمتی ہیں۔ ان سب کو
حضور شارع علیہ السلام نے حرفِ ندا سے خطاب فرما کر واضح
فرما دیا کہ ندا کے لیے ضروری نہیں کہ منادی سامنے حاضر ہو بلکہ
آنکھوں سے بظاہر پوشیدہ کو بھی ندا کرنا جائز ہے۔ مسلمانوں کا اسی
پر اعتقاد ہے اور اسی پر عمل۔ مسلمان یا رسول اللہ اور یا غوثِ اعظم
وغیرہ خطاب اسی اصول کے پیش نظر کرتے ہیں۔

۲۔ اسی حدیث میں عالم ماکان و مایکون نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے علم غیب کا اثبات ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا جملہ

۴۱۔ فوائدِ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

فیه خصوصیت العلم
اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے۔
۴۔ قرآن مجید میں حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے بارے
میں ارشاد ہوا۔

وما علنناه الشعر وما ينبغي له ۵
(اور ہم نے آپ کو شعر کی تعلیم نہ دی اور یہ آپ کے
شایان شان نہیں۔)

۶۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں ہم پڑھتے ہیں کہ
آپ نے متعدد مقامات پر شعر پڑھے۔ غزوہ احد میں آپ کی
انگشت مبارک زخمی ہو گئی۔ اس پر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

هل انت الا اصبع دميت

۷۔ وفي سبيل الله مالقت
اے انگلی تجھے یہ زخم اللہ کی راہ میں لگا ہے تسلی رکھ
غزوہ اخزاب میں خندق کھودتے وقت حضور محبوب
رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شعر پڑھا۔

اللهم ان العيش عيش الاخره
فاغفر الانصار والمهاجرة

۸۔ سورۃ یسین ۴۷ بخاری، جلد اول ص ۴۹۳ ۹۔ بخاری جلد اول ص ۳۹۴

دوسری روایت میں یہ شعر یوں آیا

اللهم اِنَّه لا خیر الا خیر الاخرة
نبارک فی الانصار والمهاجرة
غزوہ خنین میں آپ نے یہ شعر پڑھا
انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب

اسی طرح بعض غزوات میں آپ رجز بھی پڑھے،
حالانکہ رجز بھی علماء کے نزدیک شعر کی ایک نوع ہے۔ قرآن شریف
میں آپ سے شعر کی نفی کی گئی ہے۔ اس بظاہر اختلاف کو حضرت
شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے ایک مختصر جملے میں حل فرما دیا۔

المنفی هو صنعة الشعاريه لا غیر

قرآن مجید میں جس شعر کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد
صنعت شعر کی نفی ہے نہ کہ شعر پڑھنے کی۔ اس جملے سے قرآن و
حدیث میں بظاہر رفع ہو گیا۔

سے شریعت مطہرہ کے کسی ایسے معاملہ میں کہ جس میں عقل کا
دخل نہ ہو۔ کسی صحابی کا فعل درحقیقت مرفوع حدیث کے قائم مقام
ہے۔ جمہور محدثین اور ائمہ مجتہدین کا یہی موقف ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اس اصول کو حدیث سے استنباط فرمایا۔

حضرت انس بن مالک ملک شام سے جب واپس آئے تو حضرت انس بن سیرین نے ان کا استقبال مقام عین التمر پر کیا اس وقت انس بن سیرین نے دیکھا کہ انس بن مالک دراز گوش پر سوار نماز میں رکوع اور سجدہ کی بجائے اشارہ سے نماز ادا فرما رہے ہیں۔ اس وقت آپ کا رخ سمت قبلہ کی طرف نہیں ہے، انس بن سیرین نے یہ کیفیت دیکھ کر استفسار فرمایا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

لولا انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ لم افعلہ۔
۱۲

(اگر میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو میں ایسا ہرگز نہ کرتا۔)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے ایک مختصر جملہ میں مسئلہ کی دلیل ذکر کی۔ لکھتے ہیں۔

فیہ دلیل علی ان فعل الصحابی يدل علی السنة۔
وترکہ بعد الروایة علی النسخ۔
۱۳

۱۲ بخاری جلد اول ص ۱۳۹ ۱۳۔ فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

اس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے کہ صحابی کا فعل سنت پر دلالت کرتا ہے اور روایت کرنے کے بعد کوئی صحابی اپنی ہی روایت کردہ حدیث پر عمل نہیں کرتا تو یہ اس امر کی دلیل سمجھ کر حدیث منسوخ ہے۔ ایسا تو ممکن نہیں کہ صحابی روایت کر کے غیر منسوخ حدیث پر عمل نہ کرے۔

نئے روایت کے اعتبار سے بعض احادیث درجہ صحت کو پہنچی ہوئی ہوتی ہیں اور محدثین کرام نے انہیں روایت بھی فرما دیا ہے مگر اس کے باوجود وہ منسوخ ہیں ان پر عمل جائز نہیں۔ ان کی ناسخ احادیث پر عمل ہوگا۔ کوئی نادان حدیث کو دیکھ کر اگر یہ کہہ دے کہ فلاں امام نے اس پر عمل کیوں نہیں کیا یہ حدیث صحیح ہے مگر منسوخ ہے اس لیے قابل عمل نہیں۔ حادثہ نکندہ حدیث نے اپنی کتاب میں اس کو روایت کیا ہے اس لیے اس حدیث کو روایت کرنا صحیح ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اس اصول کو حدیث ہی سے اخذ فرمایا۔ بخاری شریف میں ہے۔

ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يصلي
ومو حامل امامة بنت زينب بنت رسول الله صلى الله
عليه وسلم

احضو صلى الله تعالى عليه وسلم نے نماز پڑھی۔ اس حال میں کہ
آپ نے امامہ بنت زینب کو اٹھا رکھا تھا۔

۱۱۴۔ بخاری جلد اول ص ۴۳،

آپ نے لکھا: ”غیر المقلدین غیر حامل“ ^{۱۵}
یعنی یہ حدیث منسوخ ہے کہ غیر مقلدین، جنہاں حدیث پر
عمل کا دعویٰ ہے اور ائمہ مجتہدین ہیں سے کسی کی تقلید کو حرام
سمجھتے ہیں، بھی اس حدیث پر عمل نہیں کرتے۔ گو یا عملاً انہوں
نے تسلیم کر لیا ہے کہ یہ منسوخ ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
کا مسلک ہے۔

ہے ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی تقلید کو حرام اور شرک
کہنے والوں کا موقف ہے کہ اپنے کو حنفی، شافعی وغیرہ نہ کہلو اور بلکہ
محمدی کہلو اس لیے کہ تقلید شخصی حرام ہے۔ ان کا یہ عقیدہ باطل
ہے، کیونکہ صحابہ کرام اور تابعین ہیں اکثر حضرات تقلید شخصی کے
عامل تھے۔ فقہی مسائل میں مجتہد صحابہ کرام کی تقلید کر کے ہمارے
لیے دلیل شرعی قائم فرمادی۔

تقلید شخصی کے وجوب پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے
بہت سی احادیث جمع فرمادی ہیں۔ بعض اوقات آپکا استدلال
اچھوتا ہوتا ہے۔ حدیث شریف یا سند کے کسی ایک کلمہ سے آپ
تقلید شخصی سے دلیل اخذ فرماتے۔ عام قاری کی توجہ اس طرف
کم ہی جاتی ہے۔

بخاری شریف نے ایک حدیث کی سند یوں ذکر کی
حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب الطائفي
ثنا هشيم انا حصين عن سعيد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن
وكان عثمانيا فقال لابن عطية وكان علويا
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اپنے فوائد حدیثیہ میں فرماتے ہیں
فیه دلیل اطلاق الحنفی والشافعی
جس طرح حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ سلمیٰ حضرت عثمان غنی
رضی اللہ عنہ کی تقلید شخصی کر کے عثمانی کہلاتے تھے اور حضرت
ابن عطیہ حبان، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تقلید کی بنا پر علوی
کہلاتے یا امام شافعی رضی اللہ عنہ کی تقلید میں شافعی کہلاتے تو
جائز ہے۔ اس میں کوئی ممانعت نہیں۔
تقلید شخصی کی طرح اگر کوئی شخص کسی جماعت کی پیروی کھے
تو بھی جائز ہے۔ اس کی طرف حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے
درج ذیل حدیث سے استنباط فرمایا :

قال سفيان قلت ليحيى وانا غلام ان اهل مكة
يقولون ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رخص في
بيع العتق افعال وما يدرى اهل مكة قلت اللهم

بخاری جلد اول ص ۳۳۳ کے فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

يروونه عن جابر فسكت قال سُفيان انما اُدا دت ان
جابرًا من اهل المدينة ﷺ

اس حدیث میں بیع العصر ایسا کے بارے میں دو فقہی جماعتوں
کا ذکر ہوا۔ اہل مکہ اور اہل مدینہ گویا اختلاف مذاہب جائز ہے
جیسا حنفی اور شافعی کا اختلاف۔

معاملات بیع، اجارہ، ماپ اور وزن کے بارے میں جب
کوئی نص شرع سے ثابت نہ ہو، لوگوں کی عادت اور عرف کا اعتبار
کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے درج ذیل حدیث
سے فقہی مذاہب کے جواز پر استناد فرمایا ہے۔

امام بخاری باب کا عنوان یوں قائم کرتے ہیں۔

باب من اجری امر المصار علی ما یتعاضون
بینہم فی البیوع والاجارۃ والمکیال والوزن وسنتہم
علی نیاتہم ومذاہب المشہورۃ ﷺ

بیع، اجارہ وغیرہ میں مذاہب فقہاء کا اعتبار اور ان کا
طریقہ جائز ہے۔

چت لیٹ کمرپاؤں کو پاؤں پر رکھنے کے بارے میں دو
طرح کی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بعض میں اس سے منع فرمایا گیا ہے

اور بعض اس کے اثبات اور جواز پر دلالت کرتی ہیں۔
امام بخاری کا مسکٹ یہ ہے منع والی احادیث منسوخ ہیں
اگرچہ ان کی روایت سند صحیح کے ساتھ ہے۔ حضرت شیخ الحدیث
قدس سرہ نے امام بخاری کے استدلال کو ان کی روایت سے یوں
اخذ فرمایا :

وعن ابن شہاب عن سعید بن المسیب کان
عمر وعثمان یفعلان ذلک - ۲۷
کرمانی شارح بخاری کے حوالہ سے حضرت شیخ الحدیث
فرماتے ہیں :

کان البخاری ذهب الى ان حديث النهي
منسوخ بهذا الحديث واستدل على نسخه بعمل
الخليفين بعده - ۲۸

جب دو خلفاء راشدین حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہما چیت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھ لیتے تھے
تو ان جلیل القدر صحابہ کا عمل واضح کرتا ہے کہ وہ حدیث منسوخ
ثابت ہو جائے تو اس پر عمل نہیں ہو گا۔ یہ ہے اس پر عمل ضرور ہے۔ اسی طرح اگر
کہ اس عظیم المصنفہ رضی اللہ عنہ کی سند
یاد رہے حدیث کا ثبوت اور ثنی ہے اور اس پر عمل اور

۲۷ بخاری جلد اول ص : ۶۸ ۲۸ فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

شے۔ بعض اوقات صحیح الاسناد حدیث پر بھی عمل نہیں ہوگا کیونکہ وہ منسوخ ہوگی۔ بعض اوقات ضعیف حدیث پر عمل ہوگا کہ اس کی تائید دوسری احادیث یا تعامل صحابہ سے ہوتی ہے۔ لہذا غیر مقلدین کا کسی منسوخ حدیث کو پیش کر کے یہ اعتراض کرنا کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل نہیں کیا، بڑی جہالت ہے۔

اس مسئلہ کی وضاحت کے لیے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بخاری شریف کی حدیث کے ایک دو لفظی جملہ سے استناد کیا ہے۔
”باب الصائم یصح جنباً میں حدیث کے آخر میں یوں ہے۔

الاول اسند ۲۱۷

دوسری حدیث سے پہلی حدیث زیادہ قوی ہے۔ لہذا اختلاف کی صوت میں قوی تر حدیث پر عمل کیا جائیگا۔ بوجہ ضعف کے پہلی حدیث قابل عمل نہ رہی۔

یہ معین حقیقی ذات باری عزاسمہ ہے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین میں اسی معین حقیقی سے استعانت طلب کی گئی ہے، مگر اس معین حقیقی نے بندگان خاص کو اپنی استعانت کا منظر بنایا ہے۔ ان محبوبانِ خدا سے استعانت درحقیقت اللہ تعالیٰ سے ہی استعانت ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کے کثیر دلائل موجود ہیں،

۲۱۷۔ بخاری جلد اول ص : ۲۵۸

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے محبوبانِ حق سے استعانت کی دلیل بخاری کی حدیث سے اخذ فرمائی۔ آپ نے فوائدِ حدیثیہ میں ایک حدیث کی طرف صرف اشارہ فرمایا :

عن جَابِرٍ قَالَ تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حِزَامٍ وَعَلَيْهِ دِينَ فَاسْتَعْنَتِ النُّكْبَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضْغَوْا مِنْ دِينِهِ الْخ ۲۳

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد عبداللہ کا انتقال ہوا تو اس وقت وہ مقروض تھے۔ قرضخواہوں کے بارے میں میں نے حضورِ نور صلی اللہ علیہ وسلم سے استعانت طلب کی کہ قرض خواہ میرے والد کا قرض کم کر دیں۔۔۔۔۔

اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا حضورِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے استعانت طلب کرنا ثابت ہے۔ گویا محبوبانِ حق سے طلبِ استعانت سنتِ صحابہ سے ثابت ہے۔

سے باعثِ تخلیقِ آدم و عالم سید و سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ انور تمام مخلوق کی پیدائش سے پہلے پیدا فرمایا گیا۔ آپ اس وقت بھی نبی تھے کہ ابوالبشر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کا وجود نہ بنا تھا۔ اولادِ آدم میں آپ کے وجودِ مسعود کا ظہور

لباس بشیریت میں ہوا۔ بشریت آپ کا لباس تھا نہ آپ کی حقیقت۔ عربی لغت کے اعتبار سے بشر کا معنی ظاہری صورت ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بخاری کی حدیث کے ایک جملہ سے اس مسئلہ پر استدلال فرمایا:

..... حتی اذا ظن انه قد اوى بشرته افاض عليه الماء ثلث مران۔^{۱۰}

علامہ عینی شارح بخاری کے حوالہ سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ لکھتے ہیں۔

ای ظاہر جلد الانسان^{۱۱}
بشرہ یعنی ظاہری جلد پر پانی بہانا غسل میں کافی ہے۔ جس طرح ظاہر جلد سے آدمی کو بشرہ کہا گیا ہے۔ اسی طرح بشر سے مراد ظاہری صورت ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اسی وجہ سے آیت مبارکہ:

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ^{۱۲}
کے ترجمہ میں اسی مفہوم کو بیان فرمایا ہے۔
(ترجمہ) تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں^{۱۳}

۱۰۔ بخاری جلد اول ص: ۴۱۱ فائدہ حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ
۱۱۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن۔
۱۲۔

سے مخلوقات میں حضور سید عالم نبی معظم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات بے مثل و بے نظیر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اور بے مثلیت پر اُمت کا اجماع ہے۔ بعض نادان براہِ جہالت اور بعض علماء براہِ حسد و عناد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عام انسانوں جیسا انسان کہتے ہیں۔ ایسا عقیدہ توہینِ رسالت پر مبنی ہے اور کفر ہے۔ بظاہر جن آیات اور احادیث میں خود انبیاء کرام اور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علیہم اجمعین کی مثلیت کے کلمات ملتے ہیں۔ ان میں انبیاء کرام اور خود سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے براہِ واضح ایسا فرمایا ورنہ آیات و احادیث کا کثیر ذخیرہ اس امر کے ثبوت کے لیے موجود ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثلیت کی چند احادیث کو یکجا جمع فرمایا ہے۔ یہ احادیث صرف بخاری شریف کی نصف اول کی ہیں۔ آپ بھی ان احادیث طیبہ کو پڑھیں اور اپنے محبوب نبی کی عظمت کے جلوے ملاحظہ کریں۔

قال لست کمہیتکم انی اظہر اظہر واسقی ۲۴

قال لست کا حد منکم ۲۴

قال لست کا حدکم ۲۵

۲۴۔ بخاری جلد اول ص ۲۵۴ ۲۴۔ بخاری جلد اول ص ۲۶۳ ۲۵۔ بخاری جلد اول ص ۲۶۳

قال انی لست مثکم انی اطعم واسقی ۲۶

قال انی لست کہیتکم انی ابیت لی مطعم

یطعمنی وساق یشقینی - ۲۷

قال انی لست کہیتکم انی یطعمنی ربی ویسقینی ۲۸

قال لست کہیتکم انی ابیت لی مطعم یطعمنی

وساق ویسقینی - ۲۹

قال وایاکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی

ویسقینی - ۳۰

ان مذکورہ احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ حضور سید و سرور کونین
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں تمہاری مانند نہیں نہ تم میں سے کوئی میری مثل ہو سکتا ہے،
میری ذات بے مثل ہے اس کی نظیر ممکن نہیں۔

یہ دُنیا و ما فیہا کی تمام نعمتوں کا خالق مولیٰ عزوجل ہے۔ وہی
مالک حقیقی ہے۔ اسی نے اپنے محبوب و مکرم نبی معظم، مالک جمیع نعم،
قاسم جمیع رحمت، مالک رقاب اُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی تمام
نعمتوں، برکتوں کا خازن اور قاسم بنا دیا۔ اب جہاں میں جس کو ملا، جب

۲۶۔ بخاری جلد اول ص، ۲۶۳ ۲۷ بخاری جلد اول ص ۲۶۳ ۲۸ بخاری جلد اول ص: ۲۶۳

۲۹۔ بخاری جلد اول ص، ۲۶۳ ۳۰ بخاری جلد اول ص، ۲۶۳

مِلّا یا مِلے، جتنا مِلّا یا مِلے، جو مِلّا یا مِلے، سب حضو کی عطا سے ہے۔
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کی وسعت علمی اور حفظِ
حدیث کے جلوے دیکھئے کہ صرف بخاری نصف اول سے اس مضمون
کی متعدد احادیث یکجا جمع فرما دیں۔ اس میں عام آدمی بلکہ طلباء و علما
کے لیے کتنی سہولت پیدا فرمادی۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما انا قاسم وخازن
والله يعطى۔^{۳۱}

فانى انما جعلت قاسما اقسام بينكم۔^{۳۲}

فانما انا قاسم۔^{۳۳}

والله المعطى وانا القاسم۔^{۳۴}

بعثت قاسما اقسام بينكم۔^{۳۵}

انما انا قاسم اضع حيث امرت۔^{۳۶}

متذکرہ احادیث طیبہ میں حضو علیہ الصلاۃ والسلام ارشاد
فرماتے ہیں کہ رب کی نعمتوں کا میں خازن ہوں اور انہیں تقسیم کرتا
ہوں۔ تمام نعمتوں کی تقسیم میرے ہاتھوں ہوتی ہے۔ گویا اس جہاں
میں، قیامت و خسر و حساب و کتاب میں اور جنت میں جو نعمتیں کسی
کو ملی یا ملیں گی، سب حضور کے ہاتھوں تقسیم ہوئیں۔ دُنیا والے

سب ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست عطا کے دست نجر ہیں۔

حضور پر نور، نور الانوار، نور رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے مثل بشریت آپ کے بمنزلہ لباس کے ہے۔ نورانیت اور بشریت دو متضاد حقیقتیں نہیں کہ ایک ذات میں ان کا جمع ہونا ممکن نہ ہو۔ بارہا ایسا ہوا کہ رب کی نورانی مخلوق، فرشتے انسانی لباس میں جلوہ گر ہوئے۔ ان کا انسانی صوت میں ظہور کرنا ان کی نورانیت کے منافی نہیں۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے چند احادیث یحجا جمع کر دی ہیں جن میں فرشتوں کا انسانی لباس میں ظہور ہونا بتایا گیا ہے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ جس طرح فرشتے نور ہوتے ہوئے انسانی صوت میں ظاہر ہوئے ہیں۔ اس سے ان کی نورانیت کی نفی نہیں ہوتی۔ اسی طرح سرکار ابد قرار سید الانوار علیہ تسبیحۃ الغفار کی بشری صوت آپ کی نورانیت کی نفی نہیں کرتی۔

عن سعد ابن ابی وقاص قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد ومعه رجلاان یقاتلان عنہ علیہما یتاب بیض کا شد القتال مارا یتہما قبل ولا بعد۔

عن یحییٰ ان یزید بن الہاد اخبرہ انہ کان معہ یوم حدثہ معاذ ہذا الحدیث فقال یزید معاذ ان

۳۱

السائل هو جبرئیل . ۳۲

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر هذا
جبرئیل اخذ براس فرسه علیہ اداة الحرب ۳۳
اتانی رجلان فقعد احدهما عند راسی والاخر
عند رجلی ۳۴

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا عائشة هذا جبرئیل یقرر علیک السلام ۳۵
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رايت الليلة
رجلین اتیانی ۳۶

عن سعد قال رايت بشمال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وعینیه رجلین علیهما ثياب بیض یوم
احد - ۳۷

متذکرہ بالا احادیث میں حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت
میکائیل علیہ السلام انسانی صورت میں نمودار ہوئے اور دیکھنے والوں نے
انہیں انسانی لباس میں دیکھا۔ بلکہ بعض احادیث میں فرشتوں کی وہ صفات
بیان ہوئیں جو انسانی صفات ہیں مثلاً

۳۲ بخاری جلد دوم ص: ۵۶۹ ۳۳ بخاری جلد دوم ص: ۵۷۰

۳۴ بخاری جلد دوم ص: ۸۵۸/۸۵۷ ۳۵ بخاری جلد دوم ص: ۹۲۳

۳۶ بخاری جلد دوم ص: ۵۷۰ ۳۷ بخاری جلد دوم ص: ۸۶۶

فنودیت فنظرت امامی وخلقنی وعن یسفی وعن
شمالی فاذا هو جالس علی عرش بین السماء
والارض ۳۸

سمت صوتا من السماء فرقت بصری
الی السماء فاذا الملك الذی جاء فی بحراء قاعدا علی
الکرسی بین السماء والارض ۳۹

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے ان احادیث مبارکہ
کو جمع فرما کر اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا۔ فرشتہ کا انسانی
تشکل میں ظاہر ہونا، کرسی پر بیٹھنا، دائیں بائیں کھڑا ہونا، سر ہانے
اور بائیں طرف کھڑا ہونا اگرچہ انسانی افعال اور صفات ہیں۔ اس کے
باوجود اس سے فرشتہ کی نورانیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہی حال
ہمارے پیارے نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت اور بشریت
کا ہے دونوں کا اجتماع ممکن ہے۔ ان میں تضاد نہیں۔

گذشتہ صفحات میں استغانت بالغیر کے بارے میں احادیث طیبہ
سے وضاحت گزر چکی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ
نے دیگر چند احادیث کی طرف اشارہ فرمایا۔ ملاحظہ ہوں۔

فمن جعل اللہ اخاه تحت یدیه فلیطمه مما یاکل
ولیلہ مما یلبس ولا یکلفه من العمل ما یغلب

۳۸ بخاری جلد دوم ص: ۳۲، ۳۹ بخاری جلد دوم ص: ۹۱۸

فان كلفه ما يغلبه فليعنه عليه۔^{۴۰}

اگر قہار کوئی بھائی تمہارے ماتحت کر دیا جائے (تمہارا غلام بن جائے)، تو اسے وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔ اسے وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور اسے اس کی طاقت سے بڑھ کر کوئی کام کرنے کو نہ کہو۔ اگر ایسا ہو تو اس معاملہ میں اس کی اعانت کرو۔

ۛ وان هذا المال حلوة من اخذه بحقه ووضعه

في حقه فنعم المعونة هو^{۴۱}

یہ دنیا کا مال دنیا کی شیریں نعمتوں سے ہے۔ جس نے اسے حق سے لیا اور حق میں صرف کیا تو اس کے لیے بہترین اعانت ہے۔ امام بخاری نے ایک باب کا عنوان یوں قائم فرمایا۔
اعن اخاك ظالما او مظلوما^{۴۲}
اعانت کرو اپنے بھائی کی خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔
ایک اور باب کا عنوان یوں ہے۔

باب استعانة المكاتب واسواله الناس^{۴۳}

مکاتب غلام کا لوگوں سے اعانت طلب کرنا۔
معین حقیقی اگرچہ رب قدیر ہے مگر اس کے بندوں سے استعانت کرنا اگر شرک ہوتا تو احادیث میں اس کی اجازت نہ

^{۴۰} بخاری جلد دوم ص: ۸۹۳ ۴۱ بخاری جلد دوم ص: ۹۵۱

^{۴۲} بخاری جلد اول ص: ۳۳۰ ۴۳ بخاری جلد اول ص: ۳۸۴

دی جاتی۔

سے اولیاء اللہ سے استعانت و حقیقت اللہ رب قدیر سے استعانت ہے۔ اولیاء اللہ منظر قدرت الہی ہوتے ہیں۔ رب قدیر کے فیصلوں کا ظہور انہی دعوات قدسیہ سے ہوتا ہے اور اولیاء اللہ کے افعال و حقیقت افعال الہیہ کا پرتو ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ پر حدیث سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اچھوتے انداز سے استدلال فرماتے ہیں۔ بخاری شریف کی طویل حدیث کا ایک اقتباس یوں ہے۔

..... فقلت لا اخرج الليلة حتى اعلم

اقتلته فلما صاح الديك قام الناعى على السور فقال النى
ابارافع تاجر اهل الحجاز فانطلقت الى اصحابى فقلت
النساء فقد قتل الله ابارافع ۴۴

اس کی مثل دوسری حدیث کے کلمات یوں ہیں۔

..... فقلته ثم قلت لابی عامر قتل الله

صاحبك ۴۵

خیبر کے یہودی ابورافع عبد اللہ بن ابی الحقیق کے قتل کیلئے
حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
کی ایک جماعت روانہ کی۔ حضرت عبد اللہ بن غنیک رضی اللہ عنہ
کو اس جماعت کا امیر مقرر کیا۔ ابورافع یہودی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

۴۴ بخاری جلد دوم ص : ۵۶۶ ۴۵ بخاری جلد دوم ص : ۶۱۹

کو ایذا دینے میں اور اسلام کے خلاف مشرکین و منافقین کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے قلعہ میں داخل ہو کر رات کی تاریکی میں اسے قتل کر دیا۔ صبح کے وقت اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابورافع بیڑی کو قتل کر دیا ہے۔

اس معرکہ میں حضرت عبداللہ بن عتیک کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جسے مالک شفاء دافع بلا، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ مس کیا وہ ہڈی ایسی تندرست ہو گئی گویا تکلیف بھی ہی نہیں اس حدیث کے جملہ قتل اللہ ابورافع سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے یوں استدلال فرمایا۔

قتل عبداللہ بن عتیک ابورافع شہ نسب فعلہ
الحی اللہ ۴۵

دوسرے مقام پر اس کی مزید وضاحت یوں فرمائی۔
اذا كان فعل الولي منسوب الى الله عز وجل
فلا ستعانة من الولي منسوب الى الله عز وجل
فاعطاء النبي والولي هوا عطاء الله عز وجل فتدبر ۴۶
کسی ولی کا فعل جب اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا
جائز ہے تو ولی اللہ سے استعانت درحقیقت اللہ تعالیٰ سے استعانت
ہے۔ کسی نبی یا ولی کا عطیہ حقیقت میں اللہ عزوجل کی عطا ہے۔

۴۵۔ فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

اس کا انکار جہالت یا عناد ہے۔ کسی صاحبِ علم کے لیے اس سے انکار ممکن نہیں۔

سے وہابی، دیوبندی، سجدی اور ان کے ہم نوا اولیاء اللہ کی عظمت کے منکر ہیں، تبرکات کے قائل نہیں۔ آیت کریمہ:

وما اهل به ففسير الله الآية

ترجمہ: اور وہ جانور جس پر بوقت ذبح اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے، حرام ہے۔

میں تحریف کر کے ہر اس شے کو حرام قرار دیتے ہیں جس پر کسی وقت بطور تبرک، کسی ولی اللہ یا بنی کا نام لیا جائے۔ اسی تحریف کی بنا پر ان کے نزدیک وہ اشیاء بھی حرام ہو جاتی ہیں جنہیں بطور تبرک، کسی ولی سے منسوب کر دیا جائے، یا کسی ولی اللہ کے ایصالِ ثواب کیلئے اس پر فاتحہ شریف پڑھ لی جائے، حالانکہ یہ سب خود ساختہ مذہب ہے۔ شریعت مطہرہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے کثیر دلائل سے ابن تیمیہ کا یہ دھرم باطل ہو جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ احادیث سے یوں استدلال فرماتے۔

وضعی رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نساء

البقرہ ۴۷

محشی بخاری نے لکھا :

وَيَنْبَغِي لِلأَمَةِ أَنْ يَذَّابَحُوا كَبِشِينَ أَحَدًا مِمَّا
لِنَفْسِهِ وَالْآخِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتَ لَبِيبٌ أَهْلَالُكَ كَمَا أَهْلَالَكَ اللَّهُ
أَنْ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ۝

حضور پر نور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جانور اپنی ازواج
مطہرات کی طرف سے ذبح فرمائے۔ ذبح تو اللہ جل شانہ کے نام
کے نام پر ہوئے مگر ان کی نسبت ازواج مطہرات کی طرف
ہوئی۔ ازواج مطہرات اور اولیاء اللہ کے نام منسوب جانور اگر
اللہ کے نام پر ذبح ہو تو اس کا گوشت حلال اور طیب ہے۔

حضور نبی رحمت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دو جانوروں
کی قربانی فرماتے۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسری امت کے
نادرین کی طرف سے ہوتی۔ امت کے بے نواؤں کے نام منسوب
جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح ہونے سے حلال ہے۔ خود شارع
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے ثابت ہے۔ اسی لیے علماء نے
فرمایا کہ امت کے مالدار جب قربانی کریں اور اگر استطاعت پائیں تو
غریبوں کے غم خوار حضور سید منہار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوں

۱۸۳ : بخاری جلد دوم ص : ۸۳۳ حاشیہ ۱۲ : بخاری جلد دوم ص : ۶۲۳

۱۸۴ : بخاری جلد اول ص : ۴۳۹ و نسخہ جلد دوم ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲
ص : ایک جانور قربان کریں۔ یہ جانور اگرچہ اللہ کے نام پر ذبح ہوگا مگر حضور سید منہار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

کے باوجود حلال و طیب رہے گا۔

اسی طرح احادیث میں آیا ہے کہ زمین اللہ اور رسول کی ملک ہے۔ زمین کا رسول اللہ کی ملک ہونے سے اس سے استفادہ جائز ہے۔ زمین کا غیر اللہ کی طرف منسوب ہو جانے کے باوجود اس سے استفادہ سے مانع نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ تمام اشیاء جو حلال و طیب ہیں ان سے استفادہ منع ہو۔ غیر اللہ کی منسوب ہونے سے وہ حرام نہیں ہو جاتیں۔ اسی طرح اولیاء اللہ کے تقرب کے لیے اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور حلال ہوتا ہے۔ ہاں وہ جانور حرام ہو گا جس پر بوقت ذبح اللہ کا نام نہ لیا جائے اگر ”بوقت ذبح“ کی شرط ملحوظ نہ ہے تو عقیقہ، قربانی اور نذر کے تمام جانوروں کا گوشت حرام ہو جائے۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث سے اس کی مزید توضیح ہوتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز سرکار ابد قرار سید مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا شانہ نبوت سے برآمد ہوئے۔ راستہ میں شخصین کہ مہین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی۔ دریافت فرمایا، کیسے آنا ہوا۔ عرض کی بھوک کی وجہ سے گھر سے نکلے ہیں۔ قاسم خزائن صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ یقینوں ایک انصاری حضرت ابوالہشیم مالک بن الیشہان رضی اللہ عنہ کے گھر رونق افروز ہوئے۔ انصاری گھر میں موجود نہ تھے۔ ان کی زوجہ محترمہ نے ان مقدس مہمانوں کو گھر میں پھہرایا۔ انصاری گھر آئے

بڑی مسرت کا اظہار فرمایا۔ پھلوں سے تواضع فرمائی، ان مبارک
مہانوں کی ضیافت کے لیے ایک جانور ذبح کرنا چاہا تو سرکار
مالک و مختار نے ارشاد فرمایا کہ دودھ دینے والا جانور ذبح نہ کرنا۔
اس انصاری نے ایک جانور ان مبارک مہانوں کے لیے ذبح کیا۔
فَذَبِیحْ لَهُمْ فَاکَلُوا مِنْ الشَّاةِ وَمِنْ ذَٰلِكَ الْعَذَقُ
وَشَرِبُوا۔ - اھ

الصلوات علیہ وسلم
حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے لیے بکری
ذبح کی۔ ان حضرات نے اس بکری کا گوشت تناول فرمایا۔ پھل
کھائے اور ٹھنڈا میٹھا پانی نوش فرمایا۔

صحابی انصاری کا جانور کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور
حضرات شخیں کرمین کے لیے جانور ذبح کرنا جب جائز ہے تو اولیاء اللہ
کے لیے جانور ذبح کرنا اسی فعل صحابی سے جائز ہوگا۔

اکثر ایسا ہوا اور ہوتا ہے بلکہ ہوتا رہے گا کہ معزز مہمان کی
ضیافت کے لیے جانور ذبح ہو۔ ایسا کرنا جائز، حلال اور طیب ہے
اگرچہ یہ جانور مہمان کے نام منسوب ہوا مگر اللہ کے نام پر ذبح ہونے
سے حلال رہا۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز مذکورہ حدیث کے فوائد

۱۴۰ - مسلم جلد دوم ص: ۱۴۰

میں مسئلہ کے استنباط میں لکھتے ہیں۔

فَذَجَّ لَهُمْ رَبُّهُمْ يَوْمَ نُورٍ نَورًا تَطْغَىٰ فِيهِ رِجْوَاهُ لِلَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ تَبَتَّ ۚ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُتَّكِلُونَ عَلَيْهِمْ ۚ لَمَّا قُضِيَ لِلنَّبِيِّ وَالْكَافِرِ الْأَمْرُ ۚ لِلَّذِينَ ظَنُّوا أَنَّهُم مِّنْ آلِهَةٍ شُرَكَاءَ لَهُمْ ۚ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ يُفَصِّلُ الْوَحْيَ لِي ۚ إِنَّمَا كُنْتُ نَذِيرٌ ۚ لِّلَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ تَبَتَّ ۚ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُتَّكِلُونَ عَلَيْهِمْ ۚ لَمَّا قُضِيَ لِلنَّبِيِّ وَالْكَافِرِ الْأَمْرُ ۚ لِلَّذِينَ ظَنُّوا أَنَّهُم مِّنْ آلِهَةٍ شُرَكَاءَ لَهُمْ ۚ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ يُفَصِّلُ الْوَحْيَ لِي ۚ إِنَّمَا كُنْتُ نَذِيرٌ ۚ

۵۲۔ حضور پُر نور باعث سرور و نور شافعِ یوم النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کے ہر فرد بلکہ مجملہ عالم کے ہر ذرہ کے ہر احوال سے واقف ہیں۔ ہر خفی سے خفی شے آپ پر ظاہر ہے۔ بروز قیامت اپنی امت کی تعدیل فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفات میں ”شامہ“ اور ”بید“ کے اوصاف کا ذکر فرمایا۔

ارشادِ ربانی ہے:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۚ آيَةٌ ۚ

وَمِنْ آيَاتِنَا عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَيْءٌ ۚ آيَةٌ ۚ

شامہ اور شہید کا مادہ اشتقاق شہود اور شہادت ہے۔ یعنی حاضر ہونا اور گواہی دینا۔ دونوں صوتوں میں حضور لامع نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ذرہ اور ہر فرد کے قریب ہیں۔ اس کے احوال سے واقف و عالم ہیں اور آپ کی گواہی افعال اور احوال پر اطلاع کے بعد ہی ہوگی۔ اس کی تائید

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۚ آيَةٌ ۚ

۵۲۔ فوائدِ حدیث حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ ۵۳۔ سورۃ الفتح ۸۱

۵۴۔ سورۃ النعام : ۳۱ ۵۵۔ سورۃ الاحزاب : ۶۱

سے ہوتی ہے۔ حاضر و ناظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صفت کریمہ کا بیان حدیث میں متعدد مقام پر آیا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بعض احادیث اپنے فوائد میں جمع فرمائیں۔ ان میں چند احادیث آپ بھی پڑھیں اور حضور سید و سرور عالم و عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر کی صفت کریمہ کے جلوے دیکھیں۔

ان عبد اللہ بن کعب قال اخبرني من شهد مع

النبي صلى الله عليه وسلم خيبر ۵۶

فوائد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ میں ہے۔

شہد ای حضر - ۵۷

قال عروة يا ام المؤمنين الا تسمعين ما يقول

ابو عبد الرحمن ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر اربع عمير
فقلت ما اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم الا وهو شاهده ۵۸

فوائد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ میں ہے۔

شاهد ای حاضر - ۵۹

اسی طرح درج ذیل احادیث میں شاید بعض حاضر ہے، ان احادیث کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اپنے فوائد میں جمع فرمایا ہے،

قال هشام قلت يا ابا حمزة و انت شاهد ذاك

۵۶ : بخاری جلد دوم ص : ۶۰۵ ۵۷ : فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

۵۸ : بخاری جلد دوم ص : ۶۱ ۵۹ : فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

قال و امين اغيبك عنه لله

الا ليبلغ الشاهد الغالب لله

قال حدثني ابي قال سئل اسامة و انا شاهد

عن سیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ اللہ

فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قضی فیک

و فی امراتک قال فتلاعنا و انا شاهد عند رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ففارقها ۶۳

و ان کان شاهدا اعطاه اياها و ان کان غائبا

خبأها له . ۶۴

عن ابن ابی نعم قال كنت شاهدا لابن عمر و

سأله رجل عن دم البعوض ۶۵

سائق و شهيد اللکین کاتب و شهيد شهيد شاهد

بالقلب ۶۶

اسی طرح شہد بمعنی حضر سے جو افعال بنتے ہیں ان میں سے

حاضر اور موجود کا معنی پایا جاتا ہے جیسے حدیث بخاری کا آخری جملہ

فانه لم يشهد کم بمعنی لم يحضر کم ہے ۶۷

۶۰: بخاری جلد دوم ص: ۶۲۲، ۶۲۱: بخاری جلد دوم ص: ۶۳۳، ۶۲: بخاری جلد دوم ص: ۶۳

۶۳: بخاری جلد دوم ص: ۶۹۵، ۷۰۰: ۶۴: بخاری جلد دوم ص: ۸۱۱، ۸۱۵: بخاری جلد دوم ص: ۸۸۶

۶۶: بخاری جلد دوم ص: ۱۸، ۶۷: بخاری جلد دوم ص: ۱۰۱۴

مذکورہ احادیث طیبہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے صرف بخاری جلد دوم سے جمع فرمائی ہیں جن میں واضح طور پر شاہد اور شہید بمعنی حاضر کے موجود ہے۔ اس طرح کثیر احادیث سے آپ نے حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت حاضر و ناظر پر استدلال فرمایا۔ یہ تقلید شخصی اور کسی امام مجتہد کی تقلید کے وجوب پر گزشتہ صفحہ میں بحث گذر چکی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے احادیث صحیحہ سے دور صحابہ، تابعین وغیرہ میں تقلید شخصی کا ثبوت دیا۔ اسی سلسلہ میں بخاری شریف کی حدیث

عن ایوب عن محمد قال كنت ف حلقة فيها
عبدالرحمن بن ابی یعلی و كان اصحابه يعظمونه الخ ۶۸
کے ضمن میں تحریر فرمایا

وكذلك اصحاب الائمة الاعظم يعظمونه ۶۹

یعنی جس طرح حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمن بن ابی یعلیٰ کی تقلید فرماتے تھے اور حضرت عبدالرحمن کے متبعین ان کی تعظیم فرماتے تھے۔ اسی طرح احناف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تقلید کرتے ہیں اور حضرت امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامم رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرنے میں حق بجانب ہیں۔

۷ خارجی اور رافضی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ

۶۸۔ بخاری جلد دوم ص ۲۹، ۶۹، فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

من لباس لكم و انتم لباس لهن

”اقول : مولے عزوجل کو اپنے حبیب نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی نعلین مبارک میں نجاست کا رہنا پسند نہ ہوا تو لباس میں کیسے پسند ہو سکتا ہے۔ بیشک محبوب خدا عزوجل کا لباس نجاست سے پاک اور صاف ہے۔“ اے

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ سبق

نہ : سورة البقرہ : ۱۷۱ : فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز .

پڑھانے سے پہلے کتب احادیث اور ان کی شروح کا مطالعہ بغور فرماتے، یہاں تک کہ کتب حدیث کے حواشی پر جن شروح کا حوالہ دیا جاتا آپ اصل کتب سے حواشی کا مقابلہ کر لیتے۔ تحقیق کا یہ معیار بہت کم لوگوں کے حصہ میں آیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حواشی میں جہاں کہیں شرح کی اصل عبارت سے اختلاف ہوتا آپ اس کو واضح فرما دیتے۔ اس سلسلہ میں چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۶۹ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ

کی روایت سے حدیث کے جملہ

فان شئت ان ناذن له فاذن له

پر علامہ عینی نے عمدة القاری میں شرح کرتے ہوئے لکھا۔

له ان يتصرف في مال كل من الامة بغیر حضوة

و بغیر رضاه ۱۷۷

۱) حضوة سید عالم مالک و مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے امت کے ہر فرد کے مال میں اس کی عدم موجودگی میں اور اس کی رضا کے بغیر تصرف فرمائیں۔

مگر محشی نے مذکورہ عبارت ترک کر دی شاید حضوة صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے جلوے اسے ناپسند ہیں۔ جہاں کہیں کوئی نفی یا عیب (لغو باللہ) کی کوئی روایت ملے اسے بہ تکلف نقل کر دیتا ہے۔ ۱۷۸

۱۷۷ عمدة القاری شرح صحیح البخاری جلد ۱ ص ۱۷۸ ۱۷۹ فوائد حدیثیہ از ربیع المصباح شمس الزمان قادری لاہور تکریم حضرت شیخ الحدیث

بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کی روایت میں

من سره ان يبسطه ذوقه او ينسأ في اثره
فليصل رحمه -

کی شرح میں علامہ بدر الدین محمد عینی نے ایک حدیث نقل فرمائی۔
روى عن حديث عبد الرحمن بن سمره ان رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم قال انى رايت البارحة عجباً رايت رجلاً
من امتى اتاه ملك الموت عليه السلام ليقبض روحه فجاء
بر والده فردد ملك الموت عنه . ۱۸۷

(حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل رات میں نے ایک
عجوبہ دیکھا۔ میں نے اپنے ایک اُمتی کو دیکھا کہ اس کے پاس حضرت
ملک الموت اس کی جان قبض کرنے کے لیے آئے ہیں۔ اسی حالت
میں اُمتی کے باپ کی ایک نیکی سامنے آئی جس نے ملک الموت کو
روح قبض کرنے نہ دی۔ اسی طرح ملک الموت واپس چلے گئے۔)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا روایت
میں چونکہ ولی اللہ کی شان اور عظمت ظاہر ہوتی ہے اور محشی بخاری
کو اپنے مخصوص نظریات کی بنا پر یہ روایت پسند نہیں اس لیے اس

روایت کو حاشیہ سے حذف کر دیا۔ ۷۵
صحیح مسلم جلد ثانی صفحہ ۱۶۰ باب الذبح لغیر اللہ کی شرح میں علامہ
نووی فرماتے ہیں۔

و اما الذبح بغیر اللہ فالمراد به ان یذبح باسم
غیر اللہ قالے کن ذبح للنضم او الصلیب او لموسیٰ او لہی
صلی اللہ علیہما او للکعبۃ و نحو ذلك فکل هذا حرام الا
غیر اللہ کے نام پر ذبح سے مراد یہ ہے کہ کوئی جانور اللہ تعالیٰ
کے نام کے علاوہ کسی اور نام سے ذبح کیا جائے، مثلاً بت یا صلیب
یا موسیٰ یا عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) یا کعبہ وغیرہ کے نام پر ذبح کیا
جائے۔ یہ ذبیحہ حرام ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فرماتے ہیں کہ دیوبندی نجدی
وغیرہ علامہ نووی کی ادھوری عبارت

ذکر الشیخ ابراہیم المروزی من اصحابنا ان ما
یذبح عند استقبال السلطان تقرباً الیہ اختی اہل بخارا
تبحرہ لانه مما اہل بہ بغیر اللہ قالے۔ ۷۶

(شیخ ابراہیم مروزی شافعی نے ذکر کیا کہ سلطان کے استقبال
پر اس کی خوشنودی کی خاطر جو جانور ذبح کیا جائے اس کے بارے میں
اہل بخارا نے فتویٰ دیا ہے کہ وہ حرام ہے، کیونکہ وہ ما اہل بہ

۷۶: فوائد حدیثیہ از بیاض مولانا محمد شمس الزمان قادری لاہور ۷۶: نووی شرح مسلم جلد ثانی ص: ۱۶۰ ۱۲۱

بغیر اللہ میں سے ہے۔)

پیش کر کے دھوکہ دیتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو اولیاء اللہ کے ایصالِ ثواب کے لیے ذبح کیے ہوئے جانوروں کو حرام کہتے ہیں حالانکہ علامہ نووی نے اس اعتراض کا جو جواب دیا ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں یہ علمی بددیانتی ہے جو دیوبندیوں کا خاصہ ہے۔
علامہ نووی فرماتے ہیں۔

قال الرافعي هذا انما يذبحونه استبشارا بقدمه
فهو كذبح العقيقة لولادة المولود و مثل هذا لا يوجب
التحريم والله اعلم۔^{۷۷}

امام رافعی فرماتے ہیں کہ سلطان کے آنے پر جو جانور ذبح کیا جاتا ہے وہ صرف اس کے آنے کی خوشی میں ذبح کیا جاتا ہے۔ اس کی مثال تو یہ ہے کہ بچہ کی پیدائش کی خوشی میں عقیقہ میں جانور ذبح کیا جاتا ہے اس طرح کی خوشی جانور کو کس طرح حرام کر دے گی؟^{۷۸}

بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۴۳ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث کے جملہ

ثم لعلك ان تختلف حتى يستفح بك اقوام
و يضر بك اخرون الخ^{۷۹}

اشارہ کہ تیری عمر لمبی ہو جس سے بعض قوموں کو فائدہ اور

^{۷۷} : نووی شرح مسلم جلد ثانی ص ۱۶۱، ^{۷۸} : فائدہ حدیث از بیاض مولانا محمد شمس الزمان قادری، لاہور

نفع پہنچے اور بعض قومیں نقصان پائیں۔
میں لفظ ”لعل“ (شاید) پر علامہ عینی نے لکھا۔

كلمة لعل معناها للتعجب الا اذا وردت عن الله

او رسولہ او اوليائه فان معناها التحقيق - ۱۷۱

”لعل“ کا کلمہ اُمید کے لیے ہے (شک) مگر جب اللہ
یا رسول یا اولیاء اللہ کے کلام میں آئے تو اس وقت تحقیق مراد ہوتی
ہے (نہ کہ شک) مگر محشی بخاری نے عینی کی عبارت سے ”اولیاءہ“
حذف کر دیا۔ ۱۷۲

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی تحقیق اور محبت کی نظر نے یہ
گوارا نہ فرمایا۔ دورانِ تدریس آپ محشی بخاری کی اس خیانت کو خوب
فرماتے۔ ۱۷۳

۱۷۱: بخاری کے علاوہ بھی حدیث مسلم، جلد ثانی ص ۱۰۴ اور ترمذی میں موجود ہے۔

۱۷۲: عینی شرح بخاری جلد ۱ ص: ۹۰۔ ۱۷۳: دیکھو بخاری جلد اول ص: ۱۷۲، حاشیہ: ۶

۱۷۴: فوائد حدیثیہ از بیاض مولانا محمد شمس الزمان قادری، لاہور

صحیح بخاری شریف

جلد اول

مطبوعہ نور محمد صبح الطالع دہلی

العلوم الغیبیة و غیرها

والشهادة من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
بإيمانه باطناً - ص : ۶۱ - انظر ص ۱۲۴ - ايضاً
لا تسألوني عن شئ الا اخبرتكم مادمت في مقامى هذا
واكثر ان يقول سلوني - ص : ۷۷
انما بقاءكم فيما سلف قبلكم من الامم كما بين صلاة العصر
الى غروب الشمس - ص : ۷۹
لم يكن نومهم نوم غفلة مودية الى الحدث بل نوم متنبه
وتيقظ وانتباه وانتظار للوحى فلا جرم كان القلب متوجها
الى الملكوت الاعلى والعين نائمة عن الالتفات الى الخلق ^{۱۱۹} ص : ۱۲۷
فان هذا الحى من الانصار يقلون ويكثر الناس - ص : ۱۲۷
(الاخبار عن المغيبات)
مفتاح الغيب خمس لا يعلمهن الا الله - قال العيني ذكر هذا
العدد في مقابلة ما كان القوم يعتقدون انهم يعرفون من
الغيب هذه الخمس - ص : ۱۳۱ ، حاشية : ۱۲ : ۱۲۷

يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم - ص : ١٣٢
(فيه الذاء لجميع الامة بيا - فيه خصوصية العلوم)
فيقول يا محمد - ص : ١٨٨
مفتاح الغيب خمس - ص : ١٣١
وعنده مفاتيح الغيب والمعنى انه الموصل الى المغيبات
قسطلا في - ص : ٢١٣
ولا يعلم احد ما يكون في الارحام اذكرا انثى ، شقى
ام سعيد الا حين امراه الملك بذلك - ص : ٢١٣
وما يدري احد متى يجي المطر زاد الاسماعيلى
الا الله — اى الا عند امر الله به فانه يعلم حينئذ - قسطلا في ص : ٢١٣
اطلعت في الجنة والنار - ص : ٢٦٠
انى رايت الجنة - ص : ١٣٣
ظاهره من روية العين كشف الله تعالى الحجب التى
بينه وبين الجنة وطوى المسافة التى بينهما حتى امكنه ان
يتناول منها عنقودا — ومن العلماء من حمل
هذا على ان الجنة مثلت له فى الحائط كما ترى — الصورة
فى المرأة فرأى جميع ما فيها ومنهم من تاول
الروية هنا بالعالم وقد ابعد لعدم المانع من الاخذ بالحقيقة -
(عني ج : ٣ ، ص : ٢٩٢)

ورأيت البار - ص : ١٣٣

او انا نهدي بعد العى فقلوبنا - به موقنا ان ما قال

واقع - اى من المفيبات - قنطلاني - ص : ١٥٥

لقد رايت فى مقامى هذا كل شى وعدته حتى لقد

رايته اريدان آخذ قطعا من الجنة - ص : ١٦١

فما زالت الملكة تطله باجنحتها حتى رفعتوه - ص : ١٦٦

اخذ الراية فاصيب ثم اخذها جعفر فاصيب ثم اخذها

عبد الله بن رواحة فاصيب - ص : ١٦٤ - ص ٢٧٩

والله انى لاراه مومنا انى لاعطى الوجمل وغيره

احب الى منه خشية ان يكب فى النار على وجهه - ص : ٢٠٠

باب لا يقول فلان شهيد اما انه من اهل النار ^{٢٠٦}ص

انك لست من اهل النار ولكن من اهل الجنة - ص : ٥١٠

(لعل) من الله ورسوله تحقيق - ٤ مجمع حاشية ٦ ص : ١٥٥، ١٥٨، ١٥٩

لعل الله ان يبارك لهما فى ليلتهما - ص : ١٤٣

انى والله لا نظر الى حوضى آلان - ص : ١٤٩، ١٥٠

وانى اعطيت مفايح خزائن الارض

عسى الله يرفعك - ص : ٣٨٣

لعل الله ان يرفعك - ص : ٣٨٣

الى لارجو ان تكون منهم - ص : ٣٩٥

فأني أرجو أن يؤذن لي - ص : ٢٠٨
فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أن لا أرجو أن
أكون منهم - ص : ٢٩٨
سل عما بدالك - ص : ١٥
أن ألقاكم و أعلمكم بالله أنا - ص : ٤٠
جاءه أعرابي فقال متى الساعة قال إذا
ضيعت الأمانة فانتظر الساعة - ص : ١٣
و إنما أنا قاسم والله يعطي الحديث - ص : ١٩ ، ١٠٨٤
سلوني عما شئتم - ص : ١٩
ثم أكثر أن يقول سلوني - ص : ٢٠
أن الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد
ولكن يقبض العلم بقبض العلماء - ص : ٢٠ ، ١٠٨٦
ليبلغ الشاهد الغائب - ص : ٢١
ان كان شاهدا اعطاها اياه وان كان غائبا خياله ^{٣٥٤}ص :
من راني في المنام فقد راني فان الشيطان لا يتمثل في

صورتی - ص : ۲۱

فان رأس مائه سنة منها لا يبقى من هو على ظهر

الارض احد - ص : ۲۲ ، ۸۰

عن ابی هريرة رضى الله تعالى عنه قال قلت يا رسول الله
صلى الله تعالى عليك وسلم انى اسمع منك حديثا كثيرا انساه
قال ابسط رداك فبسطته مخوف بيديه ثم قال وضو فضمته فما
نسيت شيئا بعد - ص : ۲۲ ، ۲۷ ، ۵۱۵ ، ۱۰۹۳

باب ما فى الاحرام اذكروا انثى شق

ام سعيد فما الوزق وما الاجل - ص : ۲۶

عن ابن مسعود يرفعه ان النطفة اذا استقرت فى
الرحم اخذها الملك بكفه قال اى رب اذكروا انثى ما الامر
بأى ارض تموت فيقال له انطلق الى ام الكتاب فانك تجد
قصة هذه النطفة فينطلق فيجد صفحتها فى ام الكتاب
(عيني ج : ۲ ، ص : ۱۲۳)

فانى اريتكن اكثر اهل النار - ص : ۲۳

حديث الاسراء - الاطلاع على اهل الجنة واهل النار^۵

سمع صريف الاقلام - ص : ۵۰

ظهرت لمستوى - قلت اذا كان اللام بمعنى الى
يكون المعنى الى اقامت مقاما بلغت فيه من رفعة المحل الى

حيث اطلعت على الكوائن وظهر لي ما يراد في امر الله تعالى
وتدبيره في خلقه - عيني - ج : ٢ ، ص : ٢٠٥
ويح عمار تقتله الفئة الباغية - ص : ٦٣
قال على الخشوع في القلب وقيل هو جميع الهمة
لها والاعراض عما سواها - عيني - ج : ٣١ ، ص : ١٦
والصواب انه على ظاهره والله البصار حقيق خرقاً
للعادة خاص بالنبي صلى الله تعالى عليه وسلم وعن مجاهد انه
كان في جميع احواله - حاشية ٦١
كان عمر يعلم الباب - السؤال مع العلم - ص : ٥٠ ، ج : ٥
فوالله اني لاراءكم من بعدى - قال الداودي يعني
من بعد وفاتي . ان اعمال الامة تعرض ولا يلزم
كتب في الذكر كل شيء - ص : ٢٥٣
اي قدر كل الكائنات في الذكر اي في محله وهو
اللوح المحفوظ - حاشية ٨٠ ، ص : ٢٥٣
قام فسينا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مقاما فاخبرنا
عن بدء الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار

منار لهم - ص : ٢٥٢

ودل ذلك على انه اخبر باحوال جميع المخلوقات منذ
ابتدأت الى ان تفتى الى تبعث وهذا من خوارق العادات
قسطلاني ج ٥١، ص : ٢٠١.

فرغ لي البيت المعمور - ص : ٢٥٦

اي كشف لي وقرب مني وكأنه اراد ان البيت
المعمور ظهر له كل الظهور وكذلك سدرة المنتهى استبينت
له كل الاستبانة حتى اطلع عليها كل الاطلاع بمثابة الشئ
المقرب اليه وفي معناه رفع لي بيت المقدس - عيني ج ٤١، ص : ٢٣١
قال لابي ذريح غربت الشمس اقدرى اين تذهب
قلت الله ورسوله - ص : ٢٥٢

فقهرهافي اذان الكهان - ص : ٢٦٣

فاذا جاء زوجك اقرى عليه السلام وقول له

يغير عتبة بابه - ص : ٢٤٣

عرضت على الامم الخ - ص : ٢٨٣

فعاد نصرانيا فكان يقول ما يدري محمد الا ما كتبت

له - الخ - ص : ٥١١

رايت في روياءي اني هزرت سيفاً فانقطع صدره فاذا

هو ما اصيب من المؤمنين يوم احد - ص : ٥١١

هلاك أمتي على يدي غلبة من قریش..... قال
ابوهريرة ان شئت ان اسميهم بنى فلان و بنى فلان. ص: ٥٠٩
عن حذيفة قال تعلم اصحابي الخير و تعلمت الشر. ص: ٥٠٩
لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريباً
من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله - ص: ٥٠٩
ماذا انزل من الخزان وماذا انزل من الفتن. ص: ٥٠٩
ما خير رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بين
امرين الا اخذ ايسرهما ما لم يكن اشماً. ص: ٥٠٣
قوله بين امرين اي من امور الدنيا يدل عليه قوله
ما لم يكن اشماً. حاشية: ٦
فوالله اني لاراه مومناً. ص: ٩
والله اني لارجو له الخير. ص: ١٦٦
هذا دليل صريح على العلم. فتدبر
اطلاع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على ما في
القلوب من الجزع والفرع والغنى والخير. ص: ١٢٦، ٣٣٥ جلد ثانی ص: ١١٢٥
واتينا النساء ولبسنا الثياب. ص: ٢١٣
المراد غير المتكلم..... انما حكى ذلك عن الصحابة

رضى الله تعالى عنهم - ح : ١٣ .
حرمه الله يوم خلق السموات والارض وهو حرام
بجرمة الله الى يوم القيامة - ص : ٢٢٤
اي من اول يوم الى آخر يوم الدنيا حرام
الاجارة الى نصف النهار — الاجارة الى صلاة العصر
الاجارة من العصر الى الليل - ص : ٣٠٣
آخر من يحشر راعيان — الحديث - ص : ٢٥٢
لا هجرة بعد الفتح — الحديث - ص : ٣٩١
ان في الجنة مائة درجة اعدّها الله للمجاهدين
في سبيل الله ما بين الدرجتين كما بين السماء والارض - ص : ٣٩١
ما فوقكم قالوا الله ورسوله اعلم - (مشكاة شريف)
الغدوة في سبيل الله او الووحة خير من الدنيا
وما فيها - ص : ٣٩٢
لقاب قوس في الجنة خير مما تطلع عليه الشمس
وتغرب وقال الغدوة او الووحة في سبيل الله خير مما تطلع
عليه الشمس وتغرب -
مما تطلع عليه الشمس وتغرب كناية عن الدنيا
وما فيها -
ان الله زوى الى الارض فرايت مشارقتها ومفاريها

كناية عن جملة الارض .

لو انكم تطهرتم اى لكان حسنا - ص : ١٢٣ ، ح : ١٦

قلوا ستكملت اتيت منزلك - ص : ١٨٥

لو للمضى فمعناه لو آمن فى الزمان الماضى - ص : ٥٦٢ ، ح : ٢

(اذكر لو كنت اعلم الغيب)

ذكر عمره الشريف فى الكتب السابقة - ص : ٥٠١ ، ح : ٤

فترة بين عيسى ومحمد صلى الله تعالى عليهما

وسلم ست مائة سنة - ص : ٥٦٢ ،

فامران يعطى - ص : ٣٨١

ان رجلا باع طعاما - ص : ٣٨٢

فقال هكذا عن وجوهنا - ص : ٣٩٩ ، ٥٣٠

شرب نحن الذين بايعوا محمدا الخ - ص : ٣٩٨ ، ٣٩٥

شعر - هل انت اصبع دميت - ص : ٣٩٣

الرجز فى الحرب هو نوع من الشعر - ص : ٣٢٥

شعر - ص : ٣٩٨ ، ٣٩٤ ، ٣٩٣ ، ٣٢٦

المنفى هو صنعة الشاعر لا غير - ص : ٥٢٩ ، ح : ٦

انشاد الشعر - ص : ٥٥٥

رفع الصوت بالشعر - ص : ٣٠١ ، ٣٢٦

باب الشعر فى المسجد - ص : ٦٣ ، ٣٥٦

لا عطين الراية غداً - ص : ٢٢٢ ، ٢١٣ ، ٢١٨
ما يجوز من الشعر والرجز والحداء - ص : ٩٠٤
لو رجعت بمعنى اذا رجعت او ان رجعت - ص : ١١٣ ح :
عليه استفاد من علم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٥٢٠
انما انا قاسم الله يعطى الحديث قال فما اولت قال العالم -
اذا صلى احدكم لنفسه الخ - ص : ٩٤
الكهانة قد كثرت في الجاهلية خصوصاً قبل
ظهور النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٥٢٢ ح : ٢١
كل مظنون سيدنا عمر الفاروق الاعظم رضى الله
تعالى عنه كان صواباً - ص : ٥٢٥ ، ٣٩٣ ح : ١٦
فاوليتها قبورهم - ص : ٥١٩ (الفراسة الصارقة)
قال ما امانى الا مقتولا في اول من يقتل من
اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ١٨٠ ، ماشي
(الاخبار باى ارض تموت)
انا شهيد على هؤلاء اى شهد لهم بانهم بذلوا
ارواحهم لله تعالى - ص : ١٨٠ ، ماشي ١١٠
انى خبات لك خبياً - ص : ١٨٠
السؤال مع العالم - ص : ١٨٦ ، من هذا فقلت
جابر بن عبد الله - ص : ٣٠٩ ، ٢١٢

فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قد

صدقكم - ص : ٣١٢

اجل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اعلمه اياه ص : ٥١٢

عن عائشة ان بعض ازواج النبي صلى الله تعالى عليه

وسلم قلن للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم اتينا اسوع بك لحوقا

قال اطولكن يدا - ص : ١٩١

انك اول اهل بيتي لحاقاب - ص : ٥١٢

رواه ابن حبان من رواية يحيى بن حماد ان نساء

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اجتمعن عنده لوعتقاد

منهن واحدة - عيني ج : ٣ ص : ٣١٢

اما انها شهب الليلة ريج شديدة - ص : ٢٠٠

خرص رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عشرة

اوستق - ص : ٢٠٠

لئن كانت عائشة سمعت هذا من رسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم الخ ص : ٢١٥

ليس شكا في قولها فانها الحافظة المتقنة لكنه جرى

على ما يعتاد في كلام العرب من التزديد للتقرير واليقين

ص : ٢١٥ ، حاشية

ولكن كثيرا يقع في كلام العرب صورة التشكيك والمواد

به التقرير واليقين كقوله تعالى وان ادرى لعله فنته
لكم ————— و قل ان ضللت فانما اضل على نفسي - ص: عيني جلد: ٢

فان يك في امتي منهم احد فعصر - ص: ٥٢١

"فان يك" ليس للشك - حاشية ٩ (صفحة مذكورة)

لأن كانت عائشة سمعت هذا الخ ص: ٢١٥

اذلا يخلو شي من افعاله من حكمة : ص: ٢٣٨ ج: ١١

ودع الناس فقالوا هذا حجة الوداع - ص: ٢٣٥

لانه صلى الله تعالى عليه وسلم علم الله لا يتفق له

بعد هذا وفقة اخرى ولا اجتماع اخر مثل ذلك ص: حاشية: ٦٠

اتدرون اي يوم هذا قالوا الله ورسوله أعلم

فليبلغ الشاهد الغائب -

(فيه السؤال مع العالم) ص: ٢٣٣ ، ٢٣٥

اذن عمر لازواج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في

آخر حجة حجها فبعث معهن عثمان بن عفان وعبد الرحمن

بن عوف - ص: ٢٥٠

الرجال كلهم محارم لمن لان من امهات المؤمنين -

(ص: ٢٥٠ ، حاشية: ٥)

فان قلت هل واجهها جبرئيل كما واجهه مريكم

عليهما السلام قلت وجه ذلك انه لما قدر وجود عيسى عليه السلام
لامن اب نصب جبريل ليعلمها بكونه فتكبل كونه لتعلم انه يكون
بالقدره فتسكن في زمن الحمل ثم بث اليها عند الولادة
لكونها في وحدة فقال لا تخزني قد جعل ربك تحتك سر يا
فكان خطاب الملك في الحاليتين لتسكن ولا تنزع وجواب
آخر ان مريم كانت خاليه من زواج فواجهها بالخطاب .
أم المؤمنين احترمت لكان سيد الامة كما احترام
شارع قصر عمر رضي الله تعالى عنه الذي راه في المنام خوفا
من الغيرة وهذا ابلغ في فضل عائشة لانها اذا
احترمها جبريل عليه الصلوة والسلام الذي لا شهوة له
حفظا لقلب زوجها سيد الامة فكان ما قيل فيها في
الافك البعد - عيني جلد ٤ ، ص ٢٣٩ ، ٢٥٤ ، ج ٨ :

فان الوحى لم ياتني وانا في ثوب امرأة الاعائشة ص ٢٥١
(وما ينزل الا بامر ربك) - مجيئه بصورتها في حدير
قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لجبريل
الا تزورنا اكثر مما تزورنا الخ - ص ٢٥٤

هل ترون ما ارى اني ارى مواقع الفتن خلال

بيوتكم كمواقع القطر - ص ٢٥٢

ينزل بعض السباخ التي بالمدينة فيقتله

شعبييه ص : ٢٥٣

(الاخبار باى ارض تموت النفس)

ما بين بيتى (فكري) و منبرى روضة من رياض

الجنة و منبرى على حوضى - ص : ٢٥٣

(الاخبار باى ارض تموت)

فانك لا تستطيع ذلك - ص : ٢٤٥

وقد علم صلى الله تعالى عليه وسلم باطلاع الله اياه

انه يعجز و يضعف عن ذلك عن الكبر - عيني ص : ٢٢٥ ، ج : ٨

لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر - ص : ٢٦٣

(فى هذا الحديث رد على الشيعة قلت

يحتمل ان يكون انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان علم بما

يصدر فى المستقبل من امر الشيعة من ذلك الوقت باطلاع

الله عز وجل اياه - عيني ج : ٥ ، ص : ٢٩٢

قال ابن عيثة ما كان فى القرآن " وما ادراك "

فقد اعلمه - الخ ص : ٢٤٠

(وما ادراك ما ليلة القدر — وما ادراك ما يوم

الفصل — وما ادراك ما يوم الدين)

اعلم النكبي صلى الله تعالى عليه وسلم تعيين ليلة القدر

و تعيين يوم القيامة . (٢٧٧)

اربعون خصلة اعلاهن منيعة — حتى يعلو

افى الجنة اولا - عيني جلد ٥ : ص : ٣٣٥

ابهامه كابداهم ليلة القدر - ص : ٣٥٨

فكسحى فلان و فلان فرفعت - ص : ٢٤١

قلت روى عن ابن عيينة انه اعلم بعد ذلك بتعيينها

عيني ج : ٥ : ص : ٣٦٩

اطلع الغيب ام اتخذ عند الحمل عهدا - ص : ٢٨١

قوله اطلع الغيب - عن ابن عباس انظر فى اللوح

المحفوظ وعن مجاهد اعلم علم الغيب - ص : ٢٨١ ، ج : ٢

حلوان الكاهن - ص : ٢٩٨

الكاهن الذى يخبر بالغيب المستقبل - عيني ج : ٥ : ص : ٢٩٩

هو الذى يتعاطى الخبر عن كوائن ما يستقبل ويدعى

معرفة الاسرار - ص : ٢٩٨ ، ج : ١

قد اريت دار هجر تكم - ص : ٣٠٤

فهاجر من هاجر قبل المدينة حين ذكر ذلك

رسول الله تعالى عليه وسلم

اما انه قد كذبتك و سيعود فعرفت انه سيعود ص : ٣١٠

فيه علامات النبوة لقوله عليه الصلاة والسلام ما

فعل اسيرك البارحة - عيني - ص : ٣١١

لا ذرون رجلاً عن حوضي كما تزداد الغريبة من
الاسبل عن الحوض - ص : ٣٠٨

قال الكرمانى واختلف فيهم فقل هم النافقون
وقيل المرتدون و قيل اصحاب الكبار و قيل كل من احدث
في الدين حدثاً كالمبتدعة والظلمة - ص : ٣٠٨ ، ١٥٠
هم الذين ارتدوا على عهد ابى بكر عند الامام
البخارى قدس سره - ص : ٣٩٠

انما نأخذكم الآن بما ظهر لنا من اعمالكم - ص : ٣٩٠
فوالله ما علمت على اهلى الا خيراً - ص : ٣٩٣

اذا عدل رجل احداً - ص : ٣٥٩
فوالله ما علمت من اهلى الا خيراً ولقد ذكروا
رجلاً ما علمت عليه الا خيراً -

لقد علمنا اذا صنع رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم ما صنع ان سيكون ذلك - ص : ٣٤٣
قال انى رسول الله ولست اعصيه الحديث : ص : ٣٨٠
فانك آتته ومطوف به -

(اى لست افعل ذلك برأى وانما هو بوجي) —

اكثر الضارى اى اكثر كل واحد
الانصار والاضافة الى المفرد النكوه عند ارادة التفصيل

شائع - ص : ٣٨٨ ، حاشية ٩ :

انني اجد ربيها من دون احد - ص : ٣٩٣
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو في النار - ص : ٣٣٢
هذا من اكل النار - ص : ٣٣١

(وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه) النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم يعرف الال سنة الخ. ص : ٣٣٢ ، حاشية ٢ :
فيه اشارة الى ان نبينا محمداً صلى الله تعالى عليه
وسلم كان عارفا بجميع الال سنة لشمول رسالته الثقلين على
اختلاف السنن ليفهم عنهم ويفهموا عنه - قسطلاني جلد ٥ ص : ١٣٥
فقال عمر اذا قاله

لاعطين الراية غداً رجلاً يفتح على يديه يحب الله
ورسوله ويحبه الله ورسوله - ص : ٣٢٢ ، ٣٢٥

اني لارى ساقط اليوم مظلوماً - ص : ٣٣١
فقال اني اعطى قوماً اخاف طلعهم وجزعهم
واكل قوماً الى ما جعل الله في قلوبهم من الخير والغنى
منهم عمرو بن تغلب - ص : ٣٣٥

ان ربح الجنة توجد من مسيرة اربعين عاماً - ص : ٣٣٨
وفي بعض الروايات مسيرة سبعين عاماً وفي البعض
مسيرة خمس مائة عام

اعطين الراية غدا - ص : ٣١٨ ، ٢٥٨

اللهم ان كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك ص: ٣٠٢

اللهم ان كنت امنت بك وبرسولك الخ ص: ٢٩٥

الايمان مقطوع به ذكرته على سبيل الفرض ههنا

ههنا لنفسه - عين

وقيل ان ضللت فانما اضل على نفسي

هك كسرى ثم لا يكون كسرى بعده وقصير ليهلكن

ثم لا يكون قصير بعده - ص : ٣٢٥ ، ٣٣٠

انما نهى ابوبكر جيوشه عن ذلك لانه علم ان تلك

البلاد ستفتح فاراد البقاء ها على المسلمين - ص : ٣٢٣ ، ماشيه: ٣

اللهم اغفر هذا الدعا من رسول الله صلى الله تعالى عليه

ولم في الغزوات علامة الشهادة، لا يقول فلان شهيد - ص : ٣٠٦

فيه الاختيار والفضائل

جعل شهادة خزيمة شهادة رجلين - ص : ٢٩٣
رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير قميص من
حرير - ص : ٣٠٩

الا لا فخر يا رسول الله - ص : ٢٢
ماذا فكتح من الخزان - ص : ٢٢
انما انا قاسم والله يعطى - ص : ١٦
فقال قد دنت منى الجنة حتى لو اجترأت عليها
لجئتكم بقطاف - ص : ١٠٣

انى والله لا نظر الى حوضي الآن وانى اعطيت
مفاتيح خزائن الارض - ص : ١٤٩ ، ١٥٠ ، ١٥١
فلما فتح الله عليه الفتوح قال انا اولى بالمؤمنين من
انفسهم - ص : ٣٠٨

ما ينقم ابن جميل الا انه كان فقيرا فاغناه الله ورسوله
من صام يوم الشك فقد عصى ابا القاسم صلى الله
تعالى عليه وسلم - ص : ٢٥٦

وانما قال ابا القاسم بتخصيص هذه الكنية للاشارة الى

انه صلى الله تعالى عليه وسلم هو الذى يقسم بين عباد الله
حكم الله بحسب قدرهم واقدارهم - عيني ج : ٥ : ص : ١٩١
سموا باسمى ولا تكونوا بكنيتى - ص : ٢٨٥

وروى محمد بن عجلان عن ابيه عن ابى هريرة
يرفعه لا تجمعوا بين اسمى وكنيتى انا ابو القاسم الله يعطى وانا
قاسم - عيني ج : ٥ : ص : ٢٤٥

فان شئت ان تاذن له فاذن له - ص : ٢٤٩
ليس للمدعو ان يحتكم عليه (اى الداعى) ويدعو
معه من اراد بقوله صلى الله تعالى عليه وسلم وان شئت هذا
مع كونه صلى الله تعالى عليه وسلم له ان يتصرف فى مال
كل من الامة بغير حضوره وبغير رضاه ولكنه لم يفعل ذلك
الا بالاذن تطييبا لقلوبهم - عيني ج : ٥ : ص : ٣٣٢

ثم قال كل للقوم فكلتهم حتى اوفيتهم الذى لهم
وبقى تموى مكانه لم ينقص منه شى - ص : ٢٨٦

ان ابراهيم حرم مكة ودعا لها وحرمت المدينة كما
حرم ابراهيم مكة - الخ ص : ٢٨٦

ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنازير
والاصنام - ص : ٢٩٨

فقل سبحان من سخر للمحمد قال فقلتها فاذا انا

به قائم بين يديه فاخذته - ص : ٣١٠ ، ج ١ : ١٠٠
لاحى الا لله ولرسوله - ص : ٣١٩ ، ٣٢٣
ما من مؤمن الا وانا اولى به في الدنيا والآخرة
اقروا ان شئتم النكحى اولى بالمؤمنين من انفسهم - ص : ٣٢٣
من حشر بشر رومة فله الجنة
من جهز جيش العسرة فله الجنة - ص : ٣٨٩
الذى جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم شهادته
شهادة رجلين - ص : ٣٩٣
رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير في قميص من
حرير من حكة - ص : ٣٠٩
اللهم شته واجعله هاديا مهديا - ص : ٣٢٦
فيه بركة دعوته صلى الله عليه وسلم لانه جاء
في الحديث انه ما سقط بعد ذلك من الخيل (عيني)
يقول الى عباد الله انا رسول الله من يكر فله
الجنة - ص : ٣٢٦ ، حاشية ٦٠
فاذن لي فاقول قال قد فعلت - ص : ٣٢٥
انما انا قاسم ولخازن والله يعطى - ص : ٣٣٩
فقال جبرئيل حازن السماء الدنيا - ص : ٢٢١
والله المعطى وانا القاسم - ص : ٣٣٩

فانما انا قاسم - ص : ٣٣٩
اضع حيث امرت - ص : ٣٣٩
اي انا اعطيكم بقدر ما يلهمني الله منه - عيني
فاني انما جعلت قاسمًا اقسم بينكم
بعثت قاسمًا اقسم بينكم - ص : ٣٣٩
ما اعطيكم ولا امنعكم انما انا قاسم اي انا اعطيكم
بقدر ما يلهمني الله منه (عيني)
فقال له النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان لك
اجر رجل من شهد بدرًا وسهمه - ص : ٣٣٢
فقال للشمس انك مامورة وانا مامور اللهم احبهما
علينا - ص : ٣٣٠
لست انا حملتكم ولكن الله حملكم - ص : ٣٣٣
واعلموا ان الارض لله ورسوله - ص : ٣٣٩
قلت جعلها خمسًا فقال مثله فقلت سلمت - ص : ٣٥٦
من يحفر بئر رومة فله الجنة
من جهز جيش العسرة فله الجنة - ص : ٥٢٢
الانصار وجهينة ومزنية واسلم واشجع وغفار
موالي ليس لهم مولى دون الله ورسوله - ص : ٣٩٠ ، ٣٩٨
الموت وان كان له معان كثيرة لكن المناسب

هنا الناصر والولى والمتكفل بمصالحهم والمتولى لامورهم - عيني شج، ص ٢٨٩
قال اى - يوم هذا فسكتنا - ص : ١٤
فيه اشارة الى تفويض الامور كلها الى الشارع - حاشية : ع
بعثت الى الناس كافة - ص : ٦٢
فيومئذ يبعثه الله مقاما محمودا بحمده اهل الجمع
كلهم - ص : ١٩٩

ولن تجزى عن احد بعدك - ص : ١٣١
هاجرنا مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نلتس
وجه الله - ص : ١٤٠
كان عبد الله اذا دخل الكعبة يتوخي
المكان الذي اخبره بلال ان النبي صلى الله تعالى عليه
وسلم صلى فيه - ص : ٤٢

قالوا انا لسنا كهيتك يا رسول الله - ص : ٤
وما تنغم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بنخامة
الا وقعت في كف رجل منهم فذلك تبها وجهه وجلده
قال عبده شعرة منه احب الى من الدنيا وما
فيها - ص : ٢٩

اذا توضا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كادوا
يقتلون على وضوءه - ص : ٣١ / ١١

ام عطيه كانت لا تذكره الا قالت بابي - ص ٢٦٠
رايت الناس يسبدون ذلك الوضع فمن اصاب
من ذلك شيئاً تمسح به الحديث - ص ٢٠٥٣،

لو كنتما من اهل البلاد لا و جعتكما ترفعان اسواتكما
في مسجد رسول صلى الله تعالى عليه وسلم - ص ٦٤
معهما مثل المصباحين يضيآن بين ايديهما الحديث - ص ٦٦
جود النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بمائة الف
في مجلس واحد - ص ٦٠

كأنى انظر اليه الآن يقطر..... كأنى انظر
الى وبيض خاتمه - ص ٩١، ٨١

كأنى انظر الى رجليه تخنطان الارض من الوجع - ص ٩١
انما لم يقل ابوبكر مالى او مالابى بكر تحقيراً لنفسه
واستغفاراً لمرتبة عنده -

صكه فقفا عينه صلى الله تعالى عليه وسلم ^{١٦٢} ^{١٢} ماشية (ع قس)

ارسلتنى الى عبد لا يريد الموت - ص ١٤٨
يبغته الله مقاماً محموداً مجده اهل الجمع

كلهم - ص ١٩٩

اذا قدم من سفر فابصر درجات المدينة (جدارات
المدينة) اوضع (اسرع) ناقته وان كانت دابة حركها

من حبها - ص : ٢٢٢ ، ٢٥٣

اللهم اجعل بالمدينة ضعفى ما جعلت بمكة من

البركة - ص : ٢٥٣

اللهم حبب اليك المدينة كحبنا مكة او اشد - ص : ٢٥٣

اللهم اوزقنى شهادة فى سبيلك واجعل موتى فى

بلد رسولك - ص : ٢٥٣

المدينة خير لهم لو كانوا يعلمون - ص : ٢٥٢

قال لست كهيأتكم - ص : ٢٥٤

١- لست كاحدكم

٢- لست كاحد منكم

٣- انى لست مثلكم

٤- انى لست كهيأتكم

٥- ايككم مثلى - ص : ٢٦٣

اروى بشرته - ص : ٣١ اى ظاهر جلد الانسان

فلم ازل احب الدباء من يومئذ - ص : ٢٨١

ذكر اصحابنا ان من قال كان النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم يحب القرع فقال آخر لا احب القرع يخشى

عليه من الكفر - عيني ج : ٥ ، ص : ٣٣٦

فقلت يا رسول الله اتوب الى الله و الى رسوله ماذا

149

اذ نسبت - ص ۲۸۳ .
ولا يدفع بالسّيئة ^{السيئة} ولكن يعفو ويغفر - ص : ۲۸۵
فاستعنت النكبي صلى الله تعالى عليه وسلم على غرمائه
ان يضعوا من دينه - ص : ۲۸۵
كل واحد منهما يقول هذا خير مني - ص : ۲۹۱
والله لجمار رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الطيب
ريحا منك - ص : ۳۰۰
ان رايت ملكا قط يعظمه اصحابه ما يعظم اصحاب
محمد محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ۳۸۹
قبول الدعاء لام حرام رضى الله تعالى عنها - ص : ۳۹۱
و غزوة البحر
سكت الناس كان على روضهم الطير - ص : ۳۹۸
فجاء اعرابي على قعود فسبقها فشق ذلك على
المسلمين - ص : ۴۰۲
اللهم اغفر لعبيد ابى عامر - ص : ۴۰۴
وكان هذا الدعاء من رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم فى الغزوات علامة الشهداء - حاشية : ۲
ارموا و انا معكم كلكم - ص : ۴۰۶
كان النكبي صلى الله تعالى عليه وسلم احسن الناس

واشجع الناس - ص : ٣٠٤

ولا يحرمون ما حرم الله ورسوله - ص : ٣٣٤
ان الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر الاهلية ص : ٣٢٠
نقرهم ماشئنا حتى اجلاهم عمر رضى الله

تعالى عنه - ص : ٣٣٦

لقد زينا السماء الدنيا بمصابيح آليه - ص : ٣٥٣
قال قتادة خلق هذه النجوم لثث جعلها زينة
للسماء ورجوكم للشياطين وعلامات يهتدى بها فمن تاول
فيها بغير ذلك اخطا واضاع نصيبه وتكلف ما لا علم به

ففعلت ذلك سبع مرات قال ابن عباس

قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فلذلك سعى

الناس بينهما - ص : ٣٤٥

قام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مثلاً اى

منتصباً قائماً - ص : ٥٣٣

البكاء لذكر مجلس النبي صلى الله تعالى عليه

وسلم - ص : ٥٣٦

استراز عرش الرحمن بقدم روحه اليه ص : ٥٣٦

التغير عند ذكر المحبوب - ص : ٥٣٩

القيام للاستيناس - ص : ٣٣٥

فاستطاع ان يضر فيه احدا او ينفع فيه احداً
(اروى بشرته) البشرة طاهر جلد الانسان. ص : ٣١
هريقوا على من سبع قرب الحديث - ص : ٣٢
وفي عدد سبع بركة لان له دخولا كثيرا في كثير
من امور الشريعة - ح : ١

سبع عجوات - ص : ٨١٩
طاف حول اعظمها بيدرا ثلاث مرات - ص : ٨٤
اين تحب ان اصلى لك - الخ ص : ٦٠
قوموا فلا صلى لكم - ص : ٥٥
فضلى لنا شو خطبنا - ص : ٨٣ ، ٩٣ ، ٩٤
جزيرة العرب خمسة اقسام : نجد ، نجد ، حجاز ،
عروض ، يمن و اما نجد فهي الناحية التي بين
الحجاز والعراق - ص : ٦٦ ، ح : ٢
ان رجلاً نادى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وهو
في المسجد - ص : ٦٨
فيه النداء لغير الله تعالى في المسجد على تقدير
النداء في المسجد -

فلشهدن الخير و دعوة المومنين - ص ١٣٣
اي مجالس لسماع الحديث و عيادة المريض و دعوة

المؤمنين كالا اجتماع لصلاة الاستسقاء - ح : ٦
ان من توبتي ان اتخلع من مالى صدقة الى الله
والى رسوله - ص : ١٩٢
رفع اليدين عند الدعاء - ص : ٢٣٩ ، ٣٥٣ ، ٣٠٣
٣٠٨ ، ٣٢٣ ، ٣٣٣ ، ٣٦٢ ، ٣٤٥
تكرار الدعاء - ص : ٣٥٣
الدعاء عند المغفرة - ص : ٣٠٣
الدعاء خمس مرات - ص : ٣٣٣
دعاء و دعا - اى تكرار الدعاء - ص : ٣٦٢
ثم دعاه و برك عليه - ص : ٥٥٥
فيه الدعاء للمولود عند الولادة -
يؤخذ منه استحباب الدعاء عند حضور الصالحين
تبركا - ص : ٣٦٦ ، ح : ١١
المبالغة فى الدعاء والا ستغفار - ص : ٣٤٨
ثم دعا بمجولاء الدعوات ورفع يديه - ص : ٣٤٥
الدعاء للميت بالجماعة - ص : ٥١٩ ، ٥٢٠
الدعاء بكلام موزون - ص : ٥٣٥
الدعاء بمغفرة المهاجرين والانصار -
قلت وانا قائم استأنس يا رسول الله لورايتنى

الحديث فجلس حين رايت - الخ ص : ٣٣٥
القيام - التلطف والنداء قائما بلفظ يا رسول الله نبينا
صلى الله تعالى عليه وسلم قريب اقراء - النكبي اولى
بالمؤمنين من انفسهم آلاية - الا توقيف في ذلك
عند العلماء انما هو ذكر ودعاء - ص : ٣٣٦ ، ح : ٣

النداء (السلام عليك ايها النبي)

كراهية التطاول على الوقيف وقوله عبدى و
امتى وقول الله تعالى والصالحين من عبادكم وامائكم الخ ص : ٣٣٦
وليقل فتاى وفتاى وغللى . ص : ٣٣٦
لان لفظ الفتى والغلام لا يدل على محض الملك
كدلالة الفيد فقد كثر استعمال الفتى فى الحر وكذلك
الغلام والمجارية - ص : ٣٣٤

كان لهما غلام نجار قال لهما مرى عبدك
فاموت عبدها - ص : ٣٣٩
كنت غلاماً لعتبة - ص : ٣٣٩

يا ابا هريرة هذا غلامك - ص : ٣٣٣ (مع غلامه)
ارداتها و آثار حسنات له — شيعه وايه و بوله
وروثه فى ميزانه - ص : ٣٣٠

فنزعت للكلب من الماء فغفلها بذلك - ص : ٣٦٤

ان لنا في البهائم اجراً - ص : ٣١٨

فغفرله - ص : ٣١٨

دخلت امرأة النار في

غفر لامرأة مؤمـرت بكـلب

سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن

الحمر فقال ما انزل على الا هذه آلاية الجامعة الفائزة - ص : ٣١٨
(فيه الارشاد الى الاستنباط من العيومات والاطلاقاً)

تدبر فانه ينفعك في مواضع شتى

التبركات - ص : ٣٣٨

فركب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرساً لابي

طلحة بطيئاً..... فقال لم تراعوا انه لبخر قال

فما سبق بعد ذلك اليوم - ص : ٣١٤

لا اشبت على الخيل فضرب بيده في صدرى ص : ٣٢٦

ما سقط بعد ذلك من الخيل

فيمسحون بهما وجوههم - ص : ٥٠٢

فيه مسح الوجوه باليد للتبرك

فقبله — فيه جواز تقبيل الميت - ص : ٥١٤

فصب من الماء على اللبن - ص : ٥١٠

تدخل في بيت اى بيت عظيم مشرف بدخول

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٥٣٨ ، ح : ٦
(فيه زيارة المقام المتبرك)

فما اجتمع اثنان منا على الشجرة التي بايعنا
تحتها - الخ - ص : ٣١٥

(شجرة بيعة الرضوان عميت عليهم)
من يطع الامير فقد اطاعنى ومن يعص الامير فقد
عصانى - ص : ٣١٥

تلزم جماعة المسلمين واما هم - ص : ٥٠٩
قال فيه (الطعام) ماشاء الله ان يقول - ص : ٥٠٥
نزول السكينة للقرآن - ص : ٥١٠
بعثت من خير قرون بنى آدم قرناً فقرناً حتى كنت
من القوان الذى كنت فيه - ص : ٥٠٣
عن ابن عباس قال كان عدنان ومعد وربيعة
ومضر وخزمية واسد على ملة ابراهيم فلا تذكروهم
الابخير - ص : ٥٣٣ ، ح : ٤

قال كيف نسي - ص : ٥٠١
فيه ان نسيه الشريف كان طاهرا من الكفر -
نرجع ولم يحكم الله بيننا وبينهم قال يا ابن
الخطاب انى رسول الله - ص : ٣٥١

(اذكر نبأ أم المؤمنين رضى الله تعالى عنها)
(فيه ان فعل النبي عليه الصلاة والسلام وقوله الشريف
في الحادثة قبل نزول الوحي حق لا اعتراض عليه)
تقتله الفئة الباغية . ص : ٢٣ ، ح : ٥
تنزه الله تعالى ان يكون رسوله متهما بما لا ينبغي
ص : ٢٣ ، سطر ٥ . بين السطور
اهدى لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم . ص : ٢٣١
بل هولك يا رسول الله . ص : ٣١٠
اني وهبت لك من نفسي . ص : ٣١٠
قد بعث الله اليك ملك الجبال تأمره بما شئت فيهم . ص : ٢٥٨
ولكني ارضى واسلم . ص : ٥٥٠
(احفظ) وهو حرام بجمرة الله تعالى الى يوم القيمة
وانه لم يحل لاحد قبلي ولم تحل لي الا ساعة من نهار
اقول - خالف هذا الحديث امام الوهابية النجدية
حيث قتل كثيرا من اهل السنة والجماعة في مكة
المكرمة - انظر الدر السنية والفتوحات الاسلاميه -
شاهد - حاضره - ص : ٢٣٩
(اف لك) خطاب للساعي بعد موته استحضارا
لصورته حين مربقبره اولعله كشف عنه فراه وخاطبه

كتاب الامامة - ص : ١٣٨ - حاشيه سنه

قتل اخوها معي - ص : ٣٩٩

رايت ليلة اسرى به موسى رجلا آدم طوالا جعدا ^{٣٥٩}

فيه سند حياة الانبياء عليهم الصلاة والسلام - اذكر

رايته يصلي قائما في قبره او كما قال

الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما

تتآكر منها اختلف - ص : ٣٦٩

في حديث الباب ايماء الى ان اتباع الرسل لهم

مناسبة قديمة بهم عليهم الصلاة والسلام - ج : ١٢

جنة الفردوس فوقه عرش الرحمن - ص : ٣٩١

كان يصلي وهو حامل امامة بنت زينب رضي

المولى تعالى عنهم - ص : ٤٣

حاضرناظر

بسم الله الرحمن الرحيم

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله ص ١١٥

وحتمل ان يقال على طريقة اهل العرفان ان المصلين

لما استفتحوا باب الملكوت بالتحيات اذن لهم بالدخول في

حریم الحی الذي لا يموت ففرت اعيانهم بالمناجاة

فنبهوا على ان ذلك بواسطة نبي الرحمة وبركة

متابعته فاذا التفتوا فاذا الحبيب في حریم الحبيب حاضر

فاقبلوا عليه قائلين السّلام عليك ايها النّبي ورحمة الله وبركاته
عمدة القارى شرح البخارى ج ٣ ص ١٤٤

وسمعت سيدى عليا الخواص رحمه الله تعالى يقول انما
امر الشارع المصلى بالصلاة والسّلام على رسول الله صلى الله
تعالى عليه وتّم في التشهد لينبه الغافلين في جلوسهم
بين يدي الله عز وجل على شهود نبيهم في تلك الحضرة
فانه لا يفارق حضرة الله تعالى ابدا فيخاطبونه بالسّلام
مشافهة اهـ - ميزان الشريعة الكبرى - ص : ١٥٣

موضوع الصلاة بالاصالة انما هو ذكر الله تعالى
وحده والمناجاة له بكلامه لكن لما كان رسول الله صلى
الله تعالى عليه وتّم هو الوسطة العظمى بيننا وبين
الحق تعالى في جميع الاحكام التي شرعها الله لنا و
تعبدنا بها كان من الادب ان لا ننساه من سوال
الله تعالى ان يصلى عليه كلما حضر نامعه تعالى فانه
لا يفارق الحضرة الالهية ابدا - ميزان - ص : ١٥٣

وقد بلغنا عن الشيخ ابى الحسن الشاذلى
وتلميذه الشيخ ابى العباس المرسى وغيرهما انه لو
كانوا يقولون لو احتجبت عنا روية رسول الله صلى الله
تعالى عليه وتّم طرفة عين ما اعددنا انفسنا من جملة

المسلمين فاذا كان هذا قول احاد الاولياء فالاعمة
المجتهدون اول بهذا المقام - ميزان - ص : ٣١
وسمعت سيدى عليا الخواص ايضا يقول كل
من نور الله تعالى قلبه وجد مذاهب المجتهدين واتباعهم
كلها تتصل برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من
طريق السند الظاهر بالنعنة و من طريق امداد قلبه
صلى الله تعالى عليه وسلم بجميع قلوب علماء امته فما تعد
مصباح عالم الامن مشكاة نور قلب رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم فافهم - ميزان - ص : ٣١

(و يقصد بالفاظ التشهد) معانيها مرادة له على
وجه (الانشاء) كانه يحيي الله ويعلم على نبيه وعلى
نفسه و اوليائه (لا الاخبار) عن ذلك ذكره في
المجتبى - در مختار ص : ٣٤٦

(قوله لا الاخبار عن ذلك) اى لا يقصد الاخبار
والحكاية عما وقع في المعراج منه صلى الله تعالى عليه
وسلم ومن ربه سبحانه و من الملكة عليهم السلام - المختار ص : ٣٤٦
فيقصد المصلى انشاء هذه الالفاظ مرادة له
قاصدا معناه الموضوعه له من عنده كانه يحيي الله
سبحانه و تعالى وليسلم على النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم وعلى نفسه و اولياء الله تعالى خلافا لما قاله بعضهم انه حكاية سلام الله لا ابتداء سلام من الصلي .
مراقى الفلاح شرح نور الايضاح - ص ۱۶۶

و وجه خطاب بآنحضرت بجهت ابقاء اين كلام است
بر آنچه در اصل بود كه شب معراج از جانب پروردگار تعالى
و تقدس بر آنحضرت صلى الله تعالى عليه وسلم
خطاب بسلام آمد پس آنحضرت در حين تعليم است نيز
بر همه لفظ اصل گذاشت تا ايشان رامذكوآن حال گردد
و نيز آنحضرت هميشه نصب العين مومنان مرفرة
العين عابدان است در جميع احوال و اوقات خصوصا
در حالت عبادت و آخر آن كه وجود نورانيت
و انكشاف در اين محل بيشتر و قوى تر است و بعضى
از عرفاء گفته اند كه اين خطاب بجهت سر بيان حقيقت
محمدية است در ذرات موجودات و افراد ممكنان پس
آنحضرت در ذوات مصليان موجود و حاضر است
پس مصلى را بايد كه از اين معنى آگاه باشد و اين شهود
غافل بنود تا بانوار قرب و اسرار معرفت متنور و فائض
گردد - اشعة الساعات - ص ۳۵۴

و با چندين اختلافات و كثر مذاهب كه در علمائے

امت است یک کس را درین مسئلہ خلافی نیست کہ
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بحقیقت حیات
بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی است و بر اعمال
امت حاضر و ناضر و مرطالبان حقیقت را و متوجہان
آنحضرت را مفیض و مریب است۔

رسالہ سلوک اقرب السبل بالتوبہ الی سید المرسل

بر حاشیہ اخبار الاضیاء شریف۔ ص ۱۵۵

قال الفاکہانی ینبغی للمصلی ان یتحضرنی
هذا المحل جميع الانبياء والملئكة والمؤمنين۔

زہر الربیع حاشیہ نسائی ص ۱۸۸

انظر۔ ص ۹۳ ، ۱۰۳

قد اصابتک برکتک (ص ۴۱۶)

كرامات ومعجزات

فوالله لقد وجدته يوماً ياكل من قطف
غنب في يده وانه لموثق في الحديد وما بمكة
من ثمر - ص : ٣٢٨

فبعث على عاصم مثل الظلة من الدبر فحتمه الا ص : ٣٢٨
ان الله يحب فلانا فأحببه الخ - ص : ٣٥٦
انما سمي الخضر خضراً لانه جلس على فروة بيضاء
فاذا هي تهتز من حلقته خضراً - ص : ٣٨٣
فكان يأمر بدوايه فتسرج فيقرأ القرآن والتوراة
والانجيل قبل ان تسرج دوايه - ص : ٣٨٥
ان الله يطوى الزمان لمن يشاء من عباده
كما يطوى المكان - ص : ٣٨٥ ، ماشيه ١٢٠

لم يتكلم في المهد الا ثلثة الخ - ص : ٣٨٩
اية ثلثة رهط في الفار لا ينجيكم
من هذه الصخرة الا ان تدعوا الله بصالح اعمالكم ص : ٣٠٣
فا دخل في الخشبة الف دينار وصحيفة شع

..... فرمى بها في البحر - ص : ٣٠٦
قال الصوت الذي سمعت قال و هل سمعت قلت

نعم قال اتاني جبرئيل - ص : ٣٢١
(سماع صوت جبرئيل عليه السلام كرامة)

اني اجذب ريجها من دون احد - ص : ٣٩٣
قام ابراهيم على الحجر فقال يا ايها الناس كتب
عليكم الحج فاسمع من في اصحاب الرجال و ارحام النساء
فاجابه من آمن من كان سبق في علم الله انه يحج
الى يوم القيمة لييك اللهم لييك - ص : ٣٤٦ ماشية ٥١
والله اعلم - ص : ٨٦٢ - اى بحكمة فعل النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم -

وليقتض الله على لسان نبيه ماشاً - ص : ٨٩٠
ففى مشية الحكمة وما ينطق عن الهوى ففى كل
نطقة حكمة - فتدبر -

و اما هو صلى الله تعالى عليه و على آله وسلم
فكما قال الامام الاعظم رحمه الله تعالى ولم يرتكب صغيرة
ولا كبيرة - شرع فقه اكبر - ص : ٥٩٠

قلت لا نسلم ذلك بل عمصوا من الصغار
والكبار جميعاً قبل النبوة و بعد ما - ص : ٥٢٢ - عيني جلد ١٥

الموارد بالنور هنا بيان الحق والتوفيق في جميع

حالاته - (عيني) ص : ٥٢٩ ، جلد : ١

امتناع الاحتلام على الانبياء عليهم الصلاة والسلام

(عيني) ص : ٣٣٦ ، جلد : ٤

مذهبي ان الانبياء معصومون من الكبائر والصغائر

قبل النبوة و بعدها والذي وقع من بعضهم شئ

يشبه الصغيرة لا يقال فيه الا انه ترك الافضل و ذهب

الى الفاضل - عيني جلد : ٨ ، ص : ٣٨٤

جميع الانبياء عليهم الصلاة والسلام يشاركون

عيسى عليه الصلاة والسلام في ذلك اي عدم مس

الشيطان - (عيني) جلد : ٤ ، ص : ٢٤٩

محبة صلى الله تعالى عليه وسلم اياه (اي

الخروج يوم الخميس) لا يخلو عن حكمة - عيني جلد : ٤ ، ص : ٤

فضيلة الحلواء والعسل لمحبتة - عيني جلد : ٩ ، ص : ٥٥١

فوائد القروع - عيني جلد : ٩ ، ص : ٣١٩

الغفلة عن التفويض الى الله تعالى بالقلب لا

يليق بمنصب النبوة - عيني جلد : ٦ ، ص : ٥٦٥

الذهول عن النطق بكلمة ان شاء الله تعالى لاعن

التفويض - عيني جلد : ٦ ، ص : ٥٦٥ 165

وفي التلويح ظن السوء بالانبياء عليهم الصلاة
والسلام كفر بالاجماع - عيني جلد: ٥ ص: ٣٨٣ جلد: ٤ ص: ٢٠٤
الانبياء عليهم الصلاة والسلام منزموون عن
النقائص والعيوب الظاهرة والباطنة - عيني جلد: ٤ ص: ٣٠٦
من نسب نبيا من الانبياء الى نقص في خلقه فقد
اذاه ويخشى عليه الكفر - عيني جلد: ٤ ص: ٣٠٦
الاستعاذه من عذاب القبر وغيره لتعليم الامة -

عيني جلد: ٣ ص: ١٨٣

ولم يكن صلى الله تعالى عليه ولم يتكلم بشئ الا لفائدة
واذا كان مزاحه كذلك اظنك باخباره - عيني جلد: ٥ ص: ٥٠٣
انه معصوم من الذنوب بعد النبوة وقبلها كبريها
وصغيرها عمدا وسهوها على الاصح في ظاهره وباطنه
سره وجهره جده ومزحه رضاه وغضبه -

زرقاني على المواهب جلد: ٥ ص: ٣١٣

الانبياء منزموون عن ذلك (اي العبث والسفه) ص: ٥٤
بحث روية الله تعالى - شرع عقائد -

ضل كل واحد منهما من صاحبه (اي في الطريق)
(وجدك ضالاً فهدى) ص: ٣٣٣

كلام النبي صلى الله تعالى عليه ولم لا يخلو عن

حكم عيني جلد ٣ : ص ١٩٩

وما كان الله ليلسط الشيطان على نبيه و
قد عصمه منه و من غيره وكذلك كون ابليس قالها وشبه
صوته بصوت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
ايضا باطل - عيني جلد ٣ : ص ٥١٠

وكلاهما ليس بحجة خصوصا فيما فيه قدح في
حق الانبياء عليهم الصلاة والسلام بل لو جزم الثقة برفعه
ووصله حملناه على الغلط والوهم - عيني ج ٣ : ص ٥١١
الاجماع منعقد على عصمة النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم ونزاهته عن مثل هذه الرذيلة - عيني ج ٣ : ص ٥١١
قال بعض العلماء ما ورد في القرآن والسنة من
ذكر ذنب بعض الانبياء عليهم الصلاة والسلام كقوله
وعصى آدم ربه ونحو ذلك فليس لنا ان نقول ذلك في
غير القرآن والسنة حيث ورد ويحول ذلك على ترك
الاولى - عيني ج ٣ : ص ٦٠٠

واجتمعت الامة على عصمته صلى الله تعالى
عليه وسلم ونزاهته عن مثل هذه الرذيلة وحاشاه ان يجرى
على قلبه او لسانه شئ من ذلك لا عمدا ولا سهوا
عيني ج ٩ : ص ٣٤

لا للشهوة النفسانية فإنه صلى الله تعالى عليه وسلم معصوم منها - عيني ج : ٢ ، ص : ٢٥٠
من المعلوم ان الله عصمه في جميع افعاله واقواله
عيني ج : ٢ ، ص : ٢٨٣
جواز النسيان على الانبياء عليهم الصلاة والسلام
في امر العباد للشرح - عيني ج : ٢ ، ص : ٢٤٩
(اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر ومن
وسوسة الصدر) قال ذلك اعترافا بالعبودية وخصوصا
للا لوهية او تعلينا لامته والا فهو عالم بانه لا يعذب في
قبره ولا يوسوس في صدره - زرقاني على الموهب ج : ٨ ، ص : ١٨٠
لا يخلو شئ من افعاله صلى الله تعالى عليه وسلم
عن حكمة - زرقاني على الموهب ج : ٨ ، ص : ٢١٠
فكلامه نور و مدخله نور ومخرجه نور وعمله نور
شرح شمائل ترمذي شريف لمناوي جلد ١ : ص : ٢٣
الدليل الشرعي اما وحى او غيره والوحى ان كان
مكتوبا فالكتاب والا فالسنة الخ
تنوع هاشيه توضح شرح تنقيح معري جلد ١ : ص : ١٠٨
كلام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يخلو عن حكم

اذ لا يخلو شئ من افعاله من حكمة : ص : ٢٣٨ ج : ١
فانه صلى الله تعالى عليه وسلم معصوم منها اى

الشهوة النفسانية - عين ج : ٢ : ص : ٢٥٠

والذى يويد هذا التمسك باصل عصمة الانبياء عليهم
الصلاة والسلام وهم اعلم بالله و باحكامه من غيرهم
واشد هم له خوفا - عين ج : ٤ : ص : ٢٠٢

قلبه كان فارغا عما فى الدنيا - ص : ٩٣٠ ج : ٢
ملئ حكمة و ايمانا - ص : ٣٥٥

(69)

أُصُولُ حَدِيثِ أَهْلِ الرِّجَالِ بِتَقْلِيدِ شَخْصٍ وَغَيْرِهِ

أما يؤخذ بالآخر فالآخر من فعل النبي صَلَّى الله
تعالى عليه وسلم - ص : ٩٦

لولا أني رايت رسول الله صَلَّى الله تعالى عليه
وتم فعله لم افعله - ص : ١٣٩

المغيرة كان ممن اخذ عن ابي حنيفة رضى الله تعالى

عنه وكان ممن بغى بقوله ويحتج به - ص : ٣٦٦
قال له فقهاءهم اما ذو رأنا يا رسول الله فلم يقولوا شيئا
فيه فضيلة الفقيه وصاحب الرأي - ص : ٣٣٥

هذا الاسناد كلهم كانوا على القضاء - ص : ٣٢٣

(وان كنتم في سفر) الرهن يجوز في السفر

والحضر - ص : ١٣١

وقيد السفر ليس احترازا

الاخذ بالمشيت - ص : ٣٦٠ ، ٥٠٠ ، ج : ٥

(اجمع اهل الحديث على الاخذ بروية بلال لانه

مثبت ومعه زيادة علم فوجب ترجيعه - ج : ٥

يحيى بن صالح - ص : ٣٩١
من جملة الأئمة الحنفية أصحاب الإمام الأعظم
أبي حنيفة رضي الله تعالى عنه - عيني ج ٤٠ ص : ٥٣٨
قال ابن بطال وغيره كان كثيرا من كبار الصحابة
لا يحدثون عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
خشية المزيد والنقصان - ص : ٣٩٦ حاشية
قال أبوهريرة يقول الناس أكثر أبوهريرة - ص : ٢٩٣-١٢٣-٢٤٣
قال الدارقطني هذا الإسناد مرسل - ص : ٣١٢
مقفلة من عساف - ص : ٣٣٣
قال الشيخ ابن حجر فيه من عساف وهم ص : ٢٠٢-٣٣٣
أبو عبد الرحمن كان عثمانيا ابن عطية
كان علويا - ص : ٣٣٣
(فيه دليل إطلاق الحنفى والشافعى)
العمل فى المعاملات على مذاهبيهم - ص : ٢٩٣
أهل مكة ، أهل المدينة ص : ٢٩٢
أبو على الحنفى - ص : ٨٣
أبو أحمد اسمه محمد بن عبد الله وكان
يصوم الدهر - ص : ٢٥٢
المتكلم لا يدخل فى عموم خطابه - ص : ٣٤٣ حاشية ٥
ص : ٥١٢ - حاشية ٢

عن ابن عمر وهو غلط فهو عن ابن عباس .

ص : ٣٨٩ ، حاشية ٤١

قال ابو عبد الله كان ابن عيينة يقول اخيراً

عن ابن عباس عن ميمونة والصحيح ما روى ابو نعيم ص : ٣٩

فيه ان سفیان بن عيينة تغير حفظه في آخر عمره

عن ابراهيم عن الاسود - ص : ٣١

قال حماد عن ابراهيم - ص : ٣٠

قال حماد - ص : ٣٤

عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله ص : ٥٨

لولا اني رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

يفعله لم افعله - ص : ١٣٩

(فيه دليل على ان فعل الصحابي يدل على السنة

وتركه بعد الرواية على النسخ) فتدبر

الا عمش مدلس ومعننة الا عمش لا تقبل الا اذا علم

سماعه - ص : ٣٥ ، ج : ٤

سفیان من المدلسين - ص : ٣٣

قادة ثقة ثبت لكنه مدلس واذا صرح بالتحديث

لا يبقى كلام - ص : ٣٣ ، ج : ٥

قال عمر اذا حدثك شيئاً سعد عن النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم فلا تسأل عنه غيره - ص : ٣٣
حديث انس اسند وحديث خبر هدا حوط حتى تخرج
من اختلافهم - ص : ٥٣

الاول اسند - ص : ٢٥٨
انى لم ار عمر قنع بقول عمار - ص : ٥٠
(فيه ان خبر الواحد لا يثبت الفرض)
حديث عبادة بن صامت في حق القراء واحد لا
يثبت الفرض -

فانكرها على ابو ايوب و قال والله ما اظن رسول
الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال ما قلت قط - ص : ١٥٨
الصحابه كلهم عدول - ص : ٣٤٣ ، ج : ٤
اذا حدثك شيئا سعد عن النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم فلا تسأل عنه غيره - ص : ٣٣
حدثنا يزيد الفقير - ص : ٦٢ وهو من شيخ ابى
حفيظة رضى الله تعالى عنه - عيني

كان عمرو عثمان يفعلان ذلك - ص : ٦٨
كان البخارى ذهب الى ان حديث النهى منسوخ بهذا
الحديث واستدل على نسخه بعمل الخليفين بعده ص : ٩٠ ج : ٩
اصح الاحاديث ما في الصحيحين ثم ما انفرد به

البخارى ثم ما انفرد مسلم الخ تحكم لا يجوز التقليد فيه الخ
..... كلام نفيس من المحقق على الإطلاق ص: ١٥٠ ح: ١
ذات عرق لاهل العراق باجتهاد عمر رضى الله
تعالى عنه - ص: ٢٠٤ ح: ٤

وما يدري اهل مكة - ص: ٢٩٢
ترك الاعتراض على فعل الصغابى رضى الله
تعالى عنه - ص: ٥٣١

تسع اخوات - ص: ٥٨٠
ست بنات الى اقران
الف وخمس مائة - ص: ٣٢٠

شهد شاهدان بالف وشاهدان بالف وخمس مائة
يقضى بالزيادة - ص: ٣٦٠
الزيادة مقبولة - ص: ٢٠١

والتخصيص بالعدد لا تنافي الزيادة - ص: ٣٠٣ ح: ٣
عشرين و مائة ومضى في كتاب البيوع مائة
في رواية ابن ابي شيبه عدد التراويج عشرون
وفي غيرها بالفرض ثمانية - فالتخصيص بالعدد لا ينافي
الزيادة - فعدد ثمانية لا ينافي العشرين - قد بر - ص: ٣٨٤ ح: ١٠
ابو معاوية ص: ٦١ باب المسلم من الخ كان مرجحاً عيني
عبد الاعلى ص: ٦١ باب المسلم من الخ قدرى ثقة - عيني

اسمیل ص ۸۰ باب تفاضل الخ کلام هؤلاء کلامه
یوول الى انه ضعیف قال الحاکم عیب علی البخاری
و مسلم اخراجهما حدیثه - عینی - ص ۱۹۰ ج ۱
سلیمان ابو معتز کان اللیل کله بوضوء عشاء
الآخرة کذا فی العینی - ص ۳۴
مشیم : ص ۳۸ - قال ابن عون مکث مشیم یصلی
الفجر لوضوء عشاء الآخرة قبل ان یموت لعشر سنین -
عینی ج ۲۰ ص ۱۵۸
علی بن عباس رضی الله تعالی عنهما - ص ۶۳
وکان یصلی کل یوم الف رکعة وکان یدعی
السجاد لذلك وکان
مائة اصل زیتون یصلی فی کل یوم عند اصل کل
شجرة رکعتین - عینی - جلد ۲۰ ص ۲۹۲
صفوان ص ۳۲ - التابعی المدنی القدوة یقال
انه لم یصنع جنبه علی الارض اربعین سنة و قال
احمد ینزل بذکره الفطر - عینی جلد ۲ ص ۵۲
عاصم - ص ۶۹ شیخ البخاری والدارمی و فی
مروایة لیس بثقة و فی روایة کذاب عینی جلد ۲ ص ۳۵۲
محمد بن عمرو بن عطاء لم یسمع هذا الحدیث من
تهذیب التهذیب کان من ثقات الشیوخ وایضا محمد بن ابن تحن ضعیف و فی التهذیب

ابى حميد و بينهما رجل مجهول ص: ۱۱۵، ح: ۱۰،
محمد بن المنكدر يكنى بابى بكر و ابى عبد الله ص: ۱۲۱،
العجب من الامام البخارى اورد هذا وكان مخالفا
لما رواه الثقات - ص: ۱۳۹

اخبرنى المسعودى وهو عبد الرحمن
بن عبد الله بن عتبة بن عبد الله بن مسعود مات - ۱۶۰ ص: ۱۳۰،
ما ادركت فقهاء ارضنا الخ - ص: ۱۵۵

جاء نعى ابى سفيان من الشام - ص: ۱۴۰،
قال ابن حجر هو وهم لانه مات بالمدينة بلا خلاف
وانما الذى مات بالشام اخوها يزيد بن ابى سفيان - ص: ۱۴۰، ۱۴۰،
يعذب الميت ببعض بكاء اهله اذا كان النوح من
سنة - ص: ۱۴۱

هذا ليس من الحديث بل هو من كلام البخارى
قاله استنباط - حاشية: ۳

التطبيق فى حديث أم المؤمنين وحديث عمر رضى
الله تعالى عنهما فى البكاء على الميت ولا منافاة بينهما
و اليه ذهب البخارى وعليه الجمهور - ص: ۱۴۲، حاشية: ۴

والزيادة مقبولة والمفسر يقضى على المبهوم - ص: ۲۰۱،
خرج من كدى من اعلى مكة - كذا رواه ابو

اسامة فقلب والصواب ما رواه غيره دخل من كذا من
اعلى مكة ثم ظهر لي ان الوهم ممن دون ابى اسامة
لان احمد رواه عن ابى اسامة على الصواب (كذا في
الفتح - ص : ٢١٣)

عن معاوية قال قصرت عن رسول الله صلى الله
تعالى عليه ولم بمشقص محمول على عمرة الجعراة - ص : ٢٣٣
انكروا حديث الاسود الذي في البخارى في تقليد
الغنم قالوا هو حديث لا يعرفه اهل بيت عائشة - ص : ٢٣٠
عمر بن محمد العمري - ص : ٢٣٣ ، ٢٨٩

ابو على الحنفى - عبد الله العمري - ص : ٢٦٢
وقال ابن عبد الملك فيه اضطراب عظيم يدل على
وهم لرواة - ص : ٢٦٢ ، ج ٢ :

القول القديم ليس مذهبا للشافعى واشهد على
نفسه بالوجوع عن الاقوال القديمة - ص : ٢٦٢ ، ج ١ :
وان كنتم على سفر الرهن في السفر - ص : ٢٣١
(فيه ان قيد السفر اتفاق)
لعن اكل الربوا و موكله - ص : ٢٨٠
خص الاكل من بين سائر الانتفاعات لانه المظن
المقاصد - ص : ٢٨٠ ، ج ٢ :

يا كلون الربوا - ص : ٢٤٩

انما خص الاكل بالذكر باعتبار شأن النزول
والا فالو عييد حاصل لكل من عمل به سواء اكل منه
اولا - كذا في المبني -

باع حرا فاكل ثمنه - ص : ٢٩٤

خص الاكل بالذكر لانه اعظم مقصود - عيني
اتصل خروج الخوارج (الوهابية) الى زمان هذا ^{٣٤٦}ص : ح :
جاءت ثلاثة نفر - ص : ٥٠٣

اي جبرئيل و ميكائيل و اسرافيل - فيه انهم وزرأه
عليه الصلاة والسلام -

الاختيار - ص : ٥٠٣

فقلت قد استحييت من رب - ص : ٣٤١

لكني ارضى و اسلم - ص : ٥٥٠

سلمت فنودي الخ - ص : ٥٥٦

اتاني وقد جن نصيبين و نعم الجن فسالوني
الزاد - ص : ٥٥٣

فيه ان طعام الجن من جود النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم - اقول كذلك طعام الانس بالاولى - فتدبر
الاختيار في الجنة - ص : ٥٢٢/٤

الاختیار بین الدنیا والاخرة - ص : ۵۱۶
لیس لم مولے دون الله ورسوله - ص : ۳۹۷، ۳۹۸
الله مولے لنا ولا مولے لكم - ص : ۳۲۶
انت اخونا ومولانا - ص : ۵۲۹
بعث الله الیک ملک الجبال لتامرہ بما شئت
- التصرف علی ملک الجبال - ص : ۳۵۸
ان الارض لله ورسوله - ص : ۳۳۹
التصرف فی الصدر للركوب - ص : ۳۲۳، ۳۲۶
التصرف فی الصدر للحفظ وازالة النسيان - ص : ۵۱۵
اما انک لو اخذت الخمر لغوت امتک - ص : ۳۸۱
الرحمة فی حق الامة - ثواب المریض والمسافر
مثل العامل المقيم - ص : ۳۲۰
هذه الامة نصف اهل الجنة - ص : ۳۷۲
نحن الآخرون السابقون - ص : ۳۹۵
ای المتقدمون علی اهل الادیان منزلة فی الحشر
و فی القضاء قبل الخلاق و فی دخول الجنة - ص : ۱۲۷
الصحابی اذا روى شیئاً ثم افقی بخلافه فالعبرة لما افتاه (ص ۲۶۲ ح ۱)

فضائل صحابة واهل بيت رضي الله تعالى عنهم

لم اعقل ابوت الا وهما يدينان الدين ولم
يمر علينا يوم الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم طرفى النهار بكرة وعشيا - ص ٦٨١ ، ٣٠٤
فقال يا بنية الا تحبين ما احب فقالت بلى الخ ص ٣٥١
فان الوحى لم ياتنى الا فى ثوب عائشة رضى
تعالى عنه - ص ٣٥١
فاتيت ابا بكر فقلت يا ابا بكر الخ ص ٣٨٠
..... وكان ابو بكر اعلمنا - ص ٦٤
وارضاهم عندى عمر رضى الله تعالى عنه ص ٨٢
فانزل الله آية اليمين فقال اسيد بن حضير ماهى
باول بركتكم يا آل اب بكر - ص ٣٨
فمن ولى شيئا من امة محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم الخ - ص ١٢٤
فيه اشارة الى ان الخلافة ليست فى الانصار

لما استخلف ابوبكر اصبح غاديا الى السوق على
رأسه اثواب يتجربها فلقبه عمر - الخ ص : ٢٤٨ ج : ٣
فقال عمر تاتيني على ذلك بالبينة - الخ ص : ٢٤٤
فيه ان امير المؤمنين اقام التزاويح عشرين ركعة
فقامت بالبينة على ذلك عنده وان لم تنقل - فتدبر
فضرب عمر بالدرة وتيلو عمر الخ ص : ٢٣٤
ام كلثوم زوجة عمر رضى الله تعالى عنها هي
بنت علي وفاطمة رضى الله تعالى عنها - ص : ٣٠٣
نقركم ماشئا حتى اجلاهم عمر
رضى الله تعالى عنه - ص : ٣٣٦
اقركم ما اقركم الله - ص : ٣٣٩
فيه ان اجلاء اليهود من عمر الفاروق رضى الله تعالى
عنه كان موافقا لرضاء رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم وامر الله سزوجل -
صواب اجتهد سيدنا عمر رضى الله تعالى عنه
وقت رجوعه عن الشام وقت الوباء في الشام والاهتمام في
ذلك - ص : ٨٥٣ ج : ٢
كان القراء اصحاب مجلس عمر ومشاورته كهولا
كانوا او شبابا - ص : ١٠٨٢ ، ١٠٩٦

لا تبرح حتى تجبني بالخروج فيما قلت - ص : ١٠٨٨
(قال عمر رضى الله تعالى عنه) فان الموسم
يجمع رعاك الناس - الخ

دار السنة ودار الهجرة يحفظوا مقالتك و

ينزلوها على وجهها - ص : ١٠٨٩

اجتمع عليه الجرمات مكة والمدينة - ص : ١٠٨٩
فأتني على هذا بينة اولا فعلن لك - ص : ١٠٩٢
الا انه من بلدة الكفر الخباني - ص : ٩٣ (الاى للتبيه
الحميدى شيخ البخارى وتلميذ الشافعى ص : ٩٦
(وهو تلميذ سيدنا الامام محمد وهو تلميذ سيدنا
الامام الاعظم رضى الله تعالى عنه)

سرد الصوم يجوز لمن يطيق - ص : ٢٦٥
قيل ان الجنة والنار اسمع المخلوقات - ص : ٣٦٢ (عنى)
اليامه مدينة من اليمن سميت بامرأة زرقا كانت
تجبر الواكب من ميسرة ثلثة ايام - ص : ٣٩٩ (صل اللغات)
ورب النضرانى اجد ريجها من دون احد ص : ٣٩٣
يحتمل الحقيقة لانه وجد ريج الجنة حقيقة - ص : ٣٩٥
اللهم اخبرنا نبيك عليه الصلاة والسلام ص : ٣٢٨
اخذ الراية زيد فاصيب الخ ص : ٣٣١

قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لحسان

اهجهم اوهاجهم - ص : ٢٥٤

لكنه سلف واخشي عليه الضيعة. الخ ص : ٢٣١

مالى و للدينيا ترسل بها الى غلار

(اى فاطمة رضى الله تعالى عنها) اهل بيت بهم حاجة ص : ٢٥٢

من كان له على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

دين او عدة فليأتنا - ص : ٢٦٩

قال على رضى الله تعالى عنه لو كان عندى

من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عهد فى ذلك ما تركت

القتال - الخ ص : ٣٨٢ ، ج : ٨

فردفنا السيدنا ابوبكر سيدتنا فاطمة رضى الله تعالى

عنها فرضيت الخ ص : ٣٣٥ ، ج : ٦

من كان له عند رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم دين او عدة فليأتنا - الخ ص : ٢٣٣

ويوثرون على انفسهم آلاية ص : ٥٣٦

سالونى الزاد - ص : ٥٣٣

ليس التحصيب بشيء

رايت الزهرى يلبس من ثياب اليمن فاصبح

بالبول - ص ٥٢٠

قال الزهرى لا بأس بالماء ما لم يغيره طعم او

ريح او لون - ص ٣٤٠

لا يبولن احدكم في الماء الدائم الحديث - ص ٣٤٠

ان المومن لا ينجس - ص ٣٢٠

اي في ذاته وان كان ينجس اذا خالط النجاسة

فقال كلا كما يحسن - ص ٣٢٥

لا تختلفوا فان من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا

(فيه ان بعض الاختلاف حسن ورحمة والاختلاف في

هذه الاختلاف (الامة) بركة فحضر المقلدين يعترضون

في الاختلاف الذي هو المحسن)

فلم ينف احد منهم - ص ١٢٩

ما انتم باسمع منهم - ص ١٨٣

انه يسمع قرع نعالهم - ص ١٨٣

باب كلام الميت على الجنازة - ص ١٨٣

الميت يعترض عاينه مقعده بالفداوة والعشى - ص ١٨٣

فيقال هذا مقعدك - ص ١٨٣

(فيه ان الميث يسمع القول)
وانتم اعلم برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
منى - ص ١٩١

من اجرى امرا لامصار على ما يتعارفون في
اليوع والاجارات والمكيال والوزن على نياتهم
ومذاهبهم المشهورة - ص : ٢٩٣

(فيه اختلاف المذاهب)
قالوا لابن عباس لا نأخذ بقولك وتدع قول
زيد - ص : ٢٤٣

(فيه التقليد لزيد بن ثابت وقول ابن عباس
كان حقا)

سمعت ابن عمر يقول انها لا تنضر ثم سمعته يقول
بعد ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خص لمن - ص : ٢٣٦
(فيه ان ابن عمر رجع بعد العام بالحديث ص : ٢٣٤)
وكذلك رجع عن رفع اليدين بعد العام بنسخه (فتدبر
عبد الرحمن بن القاسم - كان افضل زمانه - ص : ٢٣٦)
القاسم بن محمد بن ابي بكر الصديق رضي الله
تعالى عنه ايضا كان افضل زمانه - ص : ٢٣٦
(فيه انه اذا كان افضل اهل زمانه يندب اقتدائه)

اختلف عبد الله بن عباس والمتنور في غسل المحرم
رأسه فارسلني عبد الله بن عباس الى ابي ايوب
الانصاري - ص : ٢٣٨

(فيه الرجوع الى الصحابي العالم بتلك المسئلة
المشاهد الاصل)

اقول وحديث ابن عمر وعمر بن الخطاب في سماع
الاموات لحضورهما في المستحلك - ص : ٥٨

فكره ذلك عبد الرحمن - ص : ٢٥٨

فيه كراهة مخالفة العالم — و غير المقلدين
لا يكرهون المخالفة بل يجوزون اى مخالفة المجتهد

تزويج المحرم - ص : ٢٢٨

جلو دالمية قبل ان تدبغ - ص : ٢٩٦

الاحصاء من كل شى يحبه - ص : ٢٣٣

الذكر بعد الصلاة رفع الصوت بالذكر ^{١١٦}

النساء بالليل الى المساجد - ص : ١٢٣

ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان ينحر

او يدبج بالمصلى - ص : ١٣٢

كان القنوت في المغرب والفجر - ص : ١٣٦

ولم يذكر انه حوّل رداءه - ص : ١٣٩

فيه ان عدم الذكر ان كان دليلا على عدم
التحويل فعدم ذكر رفع اليدين في الصلاة يكون دليلا
على عدم رفع اليدين في الصلاة - انظر - ص : ١١٠
وضع على رضى الله تعالى عنه كف صلى ربه
الا لير - ص : ١٥٩

اذا دعت الام ولدها في الصلاة - ص : ١٦١
تفكر الرجل الشئ في الصلاة - ص : ١٦٣
هل تكفن المرأة في ازار الرجل - ص : ١٦٨
شعر آكب عليه فقبله ثم بكى - ص : ١٦٦ (فيه الخوض للقول)
قول الميت قد موني - ص : ١٤٦ الميت شككم
الميت يسمع خفق النعال - ص : ١٤٨ الميت سماع
فيصيح صيحة - ص : ١٤٨ - الميت صائح
ضربت امرأته القبة على قبره سنة - ص : ١٤٠
الظاهر انه لاجتماع الاحباب للذكر والقرأة وهور
الاصحاب للدعاء بالمغفرة والرحمة واما حمل فعلها على البث
المكروه كما فعله ابن حجر فغير لائق بصنع اهل البيت
(مرقات) حاشية شكوة ص : ١٥٢ ، ١٥٠
افضل العمل الصلاة على ميقاتها - ص : ٢٩٠
لا صلاة بعد صلاتين بعد العصر حتى تغرب

الشمس وبعد الصبح حتى تطلع الشمس - ص : ٢٥١ ، ٢٤٢
سمعت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ينهاى عن

الصلاة عند طلوع الشمس وعند غروبها - ص : ٢٢١
عن عائشة ان ناسا طافوا بالبيت بعد صلاة
الصبح ثم قعدوا الى الذكر حتى اذا طلعت الشمس
قاموا يصلون الخ - ص : ٢٢٠

(فيه ان الصلاة المسنونة والنافلة لا تسمى
بعد صلاة الفجر حتى ترتفع الشمس وعليه الحنفية)
اذا رعى امامك فارمه - ص : ٢٣٥

افعل كما امرؤك - ص : ٢٢٣
(فيه اشارة الى متابعة اولى الامر والاحترار
عن مخالفة الجماعة)

كتب عبد الملك الى الحجاج ان يخالف ابن عمر
في الحج - ص : ٢٢٥

عبد الملك بن مروان كتب الى الحجاج ان يا له
لعبد الله بن عمر في الحج - ص : ٢٢٥

(فيه الحكم للاتباع والتقليد والامر بعدم المخالفة
للامام سيدنا عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما والتقليد
الشخصى)

اوفيه ان سيدنا عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنه كان اما ما مجتهدا ولا مير في الحج كان حجاج بن يوسف و امرا الاميرا لاتباع العالم المجتهد فظهر ان اولي الامر في الحقيقة هم العلماء المجتهدون رضى الله تعالى عنهم
سئل مالك ايجزى ان يمسح رأسه فاحتج بحديث
عبد الله بن زيد - ص ٣١

(فيه انه لا يثبت الفرض من الحديث المذكور)
ما الحديث يا ابا هريرة قال فساء او ضراط - ص ٢٥
(فيه الا لتقاء بهما نظرا الى الاعمر الاغلب الاخف)
لا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجد ريحا - ص ٢٥
باب التسمية على كل حال وعند الوقاع ص ٢٤

(فيه انه فقل الحديث في الباب الذكر التسمية
عند الوقاع واستنبط من الحديث الخاص ذكر التسمية
على كل حال)

قال ابو عبد الله هذا اجود و اوكد وانما بينا
الحديث الاخر لاختلافهم والغسل احوط - ص ٣٣
الاول اسند - ص ٢٥٨

استدل البخارى على جواز قراءة القرآن للجنب
ورد عليه الجمهور باحاديث وردت بمنع الجنب عن قراءة

القرآن - ص : ٣٣ ح : ١٠

لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئاً من القرآن
وهو قول أكثر أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم - الخ ترمذي - ص : ٣٥
قال الطحاوي وغيره ان حديث ^{مجاهد} لا يصلح حجة
في كون اليتيم الى الكفين او المرفقين او الا بطين وذلك
لا ضفرابه - ص : ٣٨ ح : ١٢

الصلاة على المنبر - ص : ٥٥

فيه ان غير المقلدين لا يعلمون على هذا الحديث
من صلى وقدامه تنور او نار او شئ مما يعبد
فاراد به وجه الله عز وجل (عنه فيدخل فيه الاصنام) ص : ٦١
كان يصلى وهو حامل امامة بنت زينب
الحديث - ص : ٤٣

(غير المقلدين غير حامل)

اذا صلى ثم ام قوما - ص : ٩٨

امامة المبتدع - ص : ٩٦

كانت عائشة يومها عبدا ذكوان من

المصنف - ص : ٩٦

من دخل ليوم الناس فجاء الامام الاول فتاخر

الاول اولم يتاخر جازت صلاته - ص : ٩٣
اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة - ص : ٩١
متى يسجد من خلف الامام - ص : ٩٦
قاموا قياما حتى يروه قد سجد - ص : ١٠٣ ، ١١٢
اذا لم يتم الامام وانت من خلفه - ص : ٩٦
فيكبر كلما خفض ورفع - ص : ١٠٨
وكان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا ركع
واذا رفع رأسه يكبر - ص : ١٠٩
هذه لصلاته حتى فارق الدنيا - ص : ١١٠
(فيه انه لم يذكر رفع اليدين)
فطبقت بين كفى فنهاني ابي وقال
كما فعله فنهينا عنه - ص : ١٠٩
(فيه ان الحكم قد ينسخ ولا يبلغ البعض - فتدبر)
جلسة الاستراحة - ص : ١١٣
باب خروج النساء بالليل او نفل الى المساجد
ص : ١١٩ ، ١٢٠

قال الزهري اذا ولغ الكلب في اناء ليس له وضوء غيره يتوضأ به (ص ٢٩)

☆ وجاء من حديث سمرة اخرجہ ابن خزيمة لقد رأيت منذ قمت اصلى ما انتم لا تقولون
☆ دنياكم و آخرتكم فان قلت رويہ من اى باب كان من ابواب الميزان
☆ قيل من الباب الذى يدخل منه العصاة من المسلمين قلت هذا محتاج هذا الى
☆ مع ان قوله ﷺ ولقد رايت جہنم يحطم بعضها بعضا رواه مسلم فدل على
☆ رأى الميزان كلها وكذلك قوله ﷺ عرضت على النار الخ (عنى ج ٣ ص ١٢٤)

☆ نعى النجاشي فى اليوم الذى مات
☆ والله انى لارجو له الخير والله ما ادري وانا رسول الله ما يفعل بى (به) (ص ١٢٦)
☆ فانى ارجو ان يؤذن لى قال ابو بكر تترجو ذلك بابى قال نعم (ص ٢٠٨)

☆ لا دريت ولا تلتي (ص ١٤٨) اى لا علمت بنفسك بالاستدلال ولا تلوت القرآن
☆ ثم لعلك ان تخلف (ص ١٤٣)

☆ واعلم ان كلمة لعل معناها للترجى الا اذا اوردت عن الله ورسوله او اوليائه فان
☆ التحقيق

☆ ثم لعلك ان تخلف . هذا من اخباره عليه الصلوة والسلام بالمغيبات فانه
☆ حتى فتح العراق

☆ ولعل للترجى الا اذا اوردت عن الله ورسوله فان معناها التحقيق (قسطامى ج ٢ ص ٢٢٢)
☆ والرجاء من النبى ﷺ واجب نبه عليه ابن التين وغيره
☆ على فضيلة ابي بكر وعلى انه من اهل هذا الاعمال كلها (ج ٥ ص ٤٣)

☆ ان ابني هذا سيد ولعل الله ان يصلح به فتيين عظيمتين من المسلمين (ص ١٢٣ ٤٣)
☆ وما يدريك لعل الله ان يكون قد اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفر لكم (ص ٢٢)

☆ استعملت استعمال عسی قال النووی معنی الترجی فیہ راجع الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
لان وقوع هذا الامر محقق عنده ۛ وما يدريك بعثاله على التفكير والتأمل ومعناه ان
الغفران لهم في الآخرة والافلو توجه على احد منهم حداستوفي منه (عینی ج ۲ ص ۳۷)

☆ مامن شی لم اکن اُریته الارایتہ فی مقامی هذا (ص ۸۳۱-۸۳۲)

☆ زیادة من لتاکید النفی والتنصيص على استغراقه لجميع الافراد كما قال الملا علی
القاری فی شرح حدیث مارایت من ذی لمة فی حلة حمراء احسن من رسول اللہ ۛ
(شرح شمائل ج ۱ ص ۲۳)

وعبارة المناوی فی شرحه علی الحاشیة ”بزیادة من لتاکید النفی والنص علی استغراق
جميع الافراد“

☆ ماذا نزل الليلة من الفتن وماذا فتح من الخزائن (ص ۸۳۵-۸۳۶)

☆ حفظت من رسول اللہ ۛ دعائین فاما احدهما فبثته واما الآخر فلو بثته قطع هذا البلعوم
(ص ۲۳)

☆ وايضا فان اللہ تعالیٰ اراد ان يعرض علی نبیه علیہ الصلوٰة والسلام نسمة بنیه

(ای آدم) من اهل الیمن واهل الشمال لیعلم بذالك اهل الجنة واهل النار

☆ فواللہ ما یخفی علی خشوعکم ولا رکوعکم انی لاراء کم من وراى ظہری (ص ۱۰۲)

☆ والاظهر ان یقال خلق اللہ تعالیٰ ادراکا یدرک بہ مالیس فی العادة ادراکہ مما کان او

سیکون ومما هو غائب عنه اولیس فی محاذاة بصیرة بمنزلة روية البصر واللہ

(مسوی شرح موطا للمحدث ولی اللہ ج ۲ ص ۲۹۶)

☆ وگفته اند کہ صواب آنست کہ چنانچہ قلب شریف آنحضرت را ۛ احاطہ وسعتی

در درک معقولات دارند حواس لطیف اور انیز احاطہ در درک محسوسات

بخشیدند و جهات سته را در حکم یک جهت گردانید و الله اعلم (مدارج ص ۱۰۰)

فانی اراکم خلف ظهري (ص ۱۰۰) الحمل على ظاهره اولی (حاشیه)

الغرض انه اخبر عن المبدء والمعاش والمعاد جميعا وانما قال دخل بلفظ المبدء

موضع المستقبل مبالغة للتحقيق المستفاد من خبر الصادق وفيه دلالة على انه

في المجلس الواحد بجميع احوال المخلوقات من ابتدائها الى انتهائها وفي

ذلك كله في مجلس واحد امر عظيم من خوارق العادة وكيف وقد اعطى

الكلم مع ذلك (عینی ج ۲ ص ۱۰۰)

عن عائشة زوج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انها سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه

يقول ان الملائكة تنزل في العنان وهو السحاب فتذكر الامر قضى في السما فتسمعون

الشياطين السمع فتسمعه فنوحيه الى الكهان فيكذبون معها ما كذبه (ص ۵۲)

قال النووي هو بفتح الهمزة اي اعلمه ولا يجوز ضمها على ان يجعل بمعنى اظن

قال ثم غلبني ما اعلمه ولانه راجع النبي ﷺ مرارا واكد كلامه بالقسم وان واللام

يكن جازما باعتقاده لما اكد كلامه ولما راجع والله تعالى اعلم (ص ۵۲)

..... دعاسارة على الكافر فلا تسلط على الكافر فقط

ركض برجله (ص ۲۹۵)

صحیح بخاری شریف

مطبوعہ نور محمد اصح المطابع دہلی

فَاتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ
قَدْ وَضَعْتَ السَّلَاحَ فَوَاللَّهِ مَا ضَعَبْتَهُ - ص : ٥٩٠ ، ٥٩١

عن عائشة قالت سلم علينا رجل ونحن في البيت فقال
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرعافقت في اثره فاذا
بدحية الكلبي فقال هذا جبرئيل يا مرفي اني اذهب الى نبي
تريظية وذلك لما رجع الى الخندق قالت فكان في رسول الله
صلى الله تعالى عليه ولم يمسح الغبار عن وجهه جبرئيل عليه السلام
(عيني) ج ٨١ ، ص : ٢٥٤

فاذا هوجالس على العرش بين السماء والارض - ص ٣٣
جالس على كرسى بين السماء والارض - ص : ٩١٨ ، ٩١٩ ، ٩٢٠
باب المفاتيح في اليد - بينا انا نائم اتيت بمفاتيح
خزائن الارض فوضعت في يدي - ص : ١٠٣٨

في رواية حتى وضعت في يدي - ص : ١٠٣٦
اتيت اما حقيقة واما مجازا -

بينما انا نائم اذا اوتيت خزائن الارض فوضع يدي

سواران - الحديث - ص : ١٠٣٢

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وانى والله انظر الى حوضى الآن وانى اعطيت مفاتيح

خزائن الارض او مفاتيح الارض . ص : ٩٤٥

اتيت بمفاتيح خزائن الارض فوضعت في يدي^{١٨٠} بس

اعطيت مفاتيح خزائن الارض . ص : ٩٥١

انما الارض لله ورسوله . ص : ١٠٢٤

توكلت له الجنة . ص : ١٠٠٥

انى لست مثلكم . ص : ١٠٤٥ / ١٠٨٣

ايكم مثلى . ص : ١٠٤٥

ايكم مثلى انى ابيت يطعننى رجب ويشفينى ص : ١٠١٢

فقالوا يا رسول الله هلا امتعتنا به . ص : ١٠١٤

اى وجبت له الشهادة بدعاءك ولست تركته لنا وكانوا

عرفوا انه عليه السلام لا يدعو لاحد بالترحم خاصة عند

القتال الا استشهد . (عيني)

قال يرحمه الله قال رجل من القوم وجبت يا نبي الله

لولا امتعتنا به . ص : ٦٠٣

فانما انا قاسم اقسم بليكم . ص : ٩١٥

هل نفعت ابا طالب بشئ قال نعم . ص : ٩١٤

من يضمن لى ما بين لحية وما بين رجليه

اضمن له بالجنة . ص : ٩٥٥

من توكل لى ما بين رجاليه و بين لحيته توكلت
له بالجنة — اى تكفل عيني - ص : ١٠٥ ، حاشية : ١٠
انا اخذته بحجزكم عن النار ص : ٩٦٠
دعاء الزائر للمزور واهله - ص : ٨٩٨
ان اول الخلائق يكسى يوم القيامة ابراهيم - ص : ٩٦٦
يريههم الله كرامة نبيه صلى الله تعالى عليه وسلم
اطاف حول اعظمها بيدرا ثلث مرات حتى انى
انظر الى البيدر الذى كان عليه النبي صلى الله تعالى عليه
ولم كانها لم تنقص تمره واحدة - ص : ٥٨٠
رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوم احد معه
رجلان يقاتلان عنه عليهما ثياب بيض كاشد القتال ما رايتهما
قبل ولا بعد - ص : ٥٨٠ (اى جبريل وسليمان سلم شريف)
جاء جبريل الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال
ما تعدون اهل بدر قال من افضل المسلمين - ص : ٥٦٩
هذا جبريل آخذ براس فرسه عليه اداة الحرب - ص : ٥٤٠
من بكر فله الجنة - ص : ٥٨٢ ، ٣٢
انى حرمت المدينة ما بين لابتيها - ص : ٥٨٥
المراد الحرمه والتعظيم فقط لا وجوب الجرا (حاشية)
وانى اعطيت مفاتيح خزائن الارض ص : ٥٨٥

كثرة الطعام في غزوة الخندق ببركة النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم - ص : ٥٨٨ ، ٥٨٩ ص ٥٨٨

فدعا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عليهم ثلاثين صباحًا
وفي شرف المصطفى لما أصيب أهل بيته معونة
جاءت الحمى إلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال
اذهبي إلى رعل وذكوان وعصية عصت الله ورسوله فاستهمن
فقتلت سبعائة رجل لكل رجل من المسلمين عشرة - عشرين ٢٣٦ ج ٨
ان رعلا وذكوان وعصية ونبي لحيان استمدوا
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على عدوهم - ص : ٥٨٩
قال يرحمه الله قال رجل من القوم وجبت يا نبي الله
لولا امتعتنا به - ص : ٦٠٣

أي هلا ابتغيته لنا لنتمتع بعامر يعني بشجاعته انما
قال ذلك لما عرفه من عادته صلى الله تعالى عليه وسلم
ان الله ورسوله ينهايانكم عن لحوم الجمر - ص : ٦٠٣ ، ٨٣٠
الا ادلكم على كنز من كنوز الجنة - ص : ٦٠٥
ونهبانا عن النياحة فقبضت امرأة يدها فقالت اسعدني
فلانة فما قال لها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
شيئا - ص : ٢٦٠

انها قد وهبت نفسها لله ولرسوله - ص : ٦٠٨

فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لَا هَبْ لَكَ نَفْسِي - ص ٥٢٠
مَلَكَتْكِهَا يَمَّا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآن - ص ٥٢٠، ٥٢١
أَنَا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ص ٥٢٢
زَادَ ابْنُ دَاوُدَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْضَعِيهِ فَأَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ الرضاعة هـ
مَا أَرَى رِبْكَ الْإِسَارِعَ فِي هَوَاكَ - ص : ٥٢٤
قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَةً مِنْ دَخَلِهَا الْمَسْكِينُ ص ٥٢٢
أَذْبَحُهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ - ص ٨٣٢، ٨٣٣، ٨٣٤
رَخِصَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي لِبْسِ الْحَرِيرِ لِحَاكَةً بِهِمَا ص ٨٣٦
كَانَ نَقَشَ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ بِحَمْدِ سَطَرَ وَرَسُولِ
سَطَرَ اللَّهُ سَطَرَ وَكَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي يَدِهِ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ وَفِي يَدِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا
كَانَ عُثْمَانُ فَسَقَطَ الْحَدِيثُ - ص : ٨٤٣
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فَصُّ خَاتَمِ
سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ سَمَاوِيًّا فَالْقَى عَلَيْهِ فَاخْذَهُ
فَوَضَعَهُ فِي خَاتَمِهِ وَكَانَ نَقْشُهُ أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مُحَمَّدٌ
عَبْدِي وَرَسُولِي - عَيْنِي جُلْدًا ، ص : ٢٤٦
قِيلَ كَانَ فِي خَاتَمِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَمَمًا
كَانَ فِي خَاتَمِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - عَيْنِي جُلْدًا ، ص : ٢٤٦

الذين بدلوا نعمة الله كفراً يحمد صلى الله تعالى عليه وسلم نعمة الله - ص : ٥٦٦

وانى لا نظر اليه من مقامى هذا. ص : ٥٨٠ ، ٥٨٥
فقال ابسط رجليك فبسطت رجلى فمسحاً فكا نعاله
اشتكها قط - ص : ٥٤٤

هاجرنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
نبتنى وجه الله - الحديث - ص : ٥٤٩

رايت يد طلحة شلاً وقى بها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يوم احد - ص : ٥٨١

حاشانى اطوف فى غيبة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٢٥٨٢

الاعتراضات من المعاندين على اميرالمومنين عثمان
رضى الله تعالى عنه والجوابات عنها - ص : ٥٨٢

اشتد غضب الله على رجل يقتله رسول الله فى
سبيل الله - ص : ٥٨٣

وقوع الابتلاء والاسقام بالانبياء عليهم السلام لينا لوا
جزيل الاجر ولتعرف امهم ذلك فيما تموم وليعلموا انهم
من البشر يصيهم من الدنيا ويطر على الاجسام ويستيقنوا
انهم مخلوقون فلا يفتنوا بما ظهر على ايديهم من
المعجزات - ص : ٥٨٣ ، ج ٢

فجاء رجل من المشركين و سيف النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم معلق بالشجرة فاخترطه فقال تخافني قال لا.....

ص : ٥٩٣

ففتفت فيه ثلاث نفثات فما اشتيكتها حتى الساعة . ص ٥٩٤
(و والد) المراد بالوالد ابراهيم (وما ولد) اي محمد صلى الله

تعالى عليه وسلم . ص : ٣٤٠ ، ٣٤١

ما جرّبنا عليك كذبا . ص : ٣٣٠

ما تعمّدت متذكّرت ذلك لرسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم الى يومى هذا كذبا . ص : ٦٤٦

كان اذا راي غيما او ريحا عرف في وجهها

صلى الله تعالى عليه وسلم . ص : ٤١٥

قال ابولهب لم ابق بئدكم خيرا غير اني

سقيت في هذه بعناتي ثوية . ص : ٦٣٠

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ولى كل مومن

لاولى له . ص : ٤٠٠ ، حاشية : ١٠

فقال للشمس انت مامورة و انا مامور اللهم احبها

على شئيا فحببت عليه حتى فتح الله عليه . ص : ٤٥٠

انواع الفرح واللذة من نعيم الجنة الا . ص : ١٥٢

ان الله حملكم . ص : ٨٢٩

ليس للصحابي فضيلة افضل من الصعبة - ص : ٨٢٠ حاشية ٤
لم ارقبله ولا بعده مثله صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٨٤٩
ما رايت احدا احسن في حلة حمراء من النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم - ص : ٨٤٩

محمد صلى الله تعالى عليه وسلم فرق بين الناس - ص : ١٠٨١
الوحي بالقرآن والسنة على صفة واحدة ولسان
واحد - ص : ٤٣٥ - ج ٣ :

اذ رجل يملك في سرقة حرير - ص : ٤٩٠
واراد بالرجل ملكا في صورة رجل و في رواية الترمذي
ان الملك الذي جاء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بصورتها
هو جبرئيل عليه الصلاة والسلام و في صحيح ابن حبان جاء في
جبرئيل عليه الصلاة والسلام في خرقة حرير فقال هذه
زوجتك في الدنيا والاخرة و في رواية لمسلم جاء في بك
الملك و في طبقات ابن سعد عنها جاء جبرئيل عليه الصلاة
والسلام بصورتي من السماء في حريرة فقال تزوجها فانها
امراتك - عيني ج ٩ - ص : ٣٦٥

و في السمات والظواهر ان هذه الروية بعد موت
خديجة فتكون في ايام النبوة - انتهى - ص : ٤٩٨ حاشية : ١٠
ان يكن هذا من عند الله يمضه - ص : ٤٩٨

قيل هذا تقرير الوقوع بقوله المتحقق بشبهة الامر
وصحته كقول السلطان لمن تحت يده ان اكن سلطانا
استقيمت فيك . . . حاشي ١٠ ص : ٢٩٠
رايتك في المنام . يجئ بك في سرقة من حري . ص : ٢٨١
ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وتزوج عائشة رضي
بنت ست سنين وادخلت عليه وهي بنت تسع ومكثت
عنده تسعا . ص : ٤١
ولقد هلك قبل ان يتزوجني بثلاث سنين اي
ماتت خديجة رضي الله تعالى عنها . ص : ٨٨٨
قال انهم اهلك بابي انت يا رسول الله (وقت الهجرة) ص : ٨٦٢
يا عائش هذا جبرئيل يقرئك السلام قالت وعليه السلام
ورحمة الله قالت هو يري ما لا اري ص : ٩١٥
وعن الزهري وبركاته . ص : ٩٢٣

جاء في رجلان - اتاني رجلان - ص ٨٥٤

المراء بالرجل الملك

ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال يا جبرئيل
ما يمنعك ان تزورنا اكثر ما تزورنا فنزلت وما تنزل
الا بامر ربك - ص ١١١

النظر الى المرأة قبل التزويج - ص ٦٨

مغاضبة عائشة هي من الفيرة التي عفى عنها ص ٨٩٨

قول عائشة لم اعقل ابوي الا وهما يدنيان

الدين ولم يمر علينا يوم الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم طرفي النهار بكرة وعشيا - ص ٨٩٨

(باب تسليم الرجال على النساء) يا عائشة هذا

جبرئيل يقرء عليك السلام قالت قلت و عليه السلام ورحمة الله

(اطلاق الرجل على جبرئيل) (انظر لبركة المرسى عائشة
الصلوة رضى الله تعالى عنها)

فلكني لكزة شديدة و قال حبست الناس في فلانة

نبي الموت لمكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص ١٠٢

رايت الليلة رجلين اتياني - ص ٩٠٠

يا نجشته رويدك سوقك بالقوارير - ص ٩٠٨

كانت زينب تغر على نساء النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم وكانت تقول ان الله انكحنى في السماء - ص ٩٠٠

اتعجبون من غيرة سعد لانا اغير منه والله اغير

متى - ص : ٤٨٦

كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اشد حياء من

من العذراء في خدرها - ص : ٩٠

رباء الشئية (اى حرمة) متفق عليه بين الصحابة

(ص : ٨٣٤ ، حاشية : ٤)

المضاوير انما حرمت بعد النبوة بل بعد القدوم

بالمدينة -

جواز النظر الى الاجنبه مطلقاً من خواصه

صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٤٤٢ ، حاشية : ٣

يا امة محمد لو تعلمون ما اعلم - ص : ٤٨٦

اذا استاذنت امرأة احدكم الى المسجد فلا

يمنعها - ص : ٤٨٨

اتانى رجلان اى ملكان - ص : ٨٥٤ ، ٨٥٨

رايت بشمال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ويمنيه

رجلين (اى جبرئيل وميكائيل) عليهما ثياب بيض ص : ٨٦٦

فابردوها بالماء - ص : ٨٥٢

اى تصدقوا بالماء عن المريض -

يشفه الله عزوجل لما روى ان افضل الصدقة

سقي المأله - عيني ج ١٨ ، ص ١٢٤

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بِسْمِ اللَّهِ تَرْبَةُ أَرْضِنَا وَرِيقَةً بَعْضُنَا يَشْتَقِي سَقِينَا. ص: ٨٥٥

وَأَمْسَحْ بِيَدَيْهِ لِنَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا. ص: ٨٥٦

وَيُعِجِبُنِي الْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ. ص: ٨٥٦

(أَحْفَظْ لِرَدِّ الْوَفْضَةِ وَالْوَهَابِيَةِ الْغَيْرِ الْمَقْلَدِيَّةِ -)

فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ. ص: ٨٢٤

فَكَلُوا بِمَا ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ. ص: ٨٢٢

ضَمِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن

نَسَائِهِ بِالْبَقَرِ. ص: ٨٣٣

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْحُلُوءَ

وَالْعَسَلَ. ص: ٨٣٨

فَكَانِي أَنْظُرَ إِلَى وَبَيْضِ خَاتَمِهِ. ص: ٨٤٢ ، ٨٤٣

كَانَ النَّاسُ يَسْتَشْفُونَ بِشَعْرَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّضْ. ص: ٨٤٥

أَخْرَجَ ابْنُ مَالِكٍ ثَلَاثِينَ لُحْيَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ص: ٨٤١

إِذَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ

عَرَقِهِ وَشَعْرَهُ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ فَلَمَّا حَضَرَ ابْنُ

بَنِي مَالِكٍ الْوَفَاةَ أَهَمَّ أَنْ يَجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ وَجَعَلَهُ ابْنُ

حَنُوطُهُ تَعُودًا مِنَ الْمَكَارِهِ. حَاشِيَةٍ: ٤

ما استمر باسمع لما اقول منهم - ص : ٥٦٦ / ٥٤١
لا يجوز ان يتوهم احد ان ابا بكر كان اوثق بربه
من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في تلك الحال - ص : ٥٦٣
وافي - لست اخشى عليكم ان تشركوا ولكن اخشى
عليكم الدنيا ان تنا فسوها - قال فكانت آخر نظرة نظرتها الى
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٥٤٨

فقاله اياه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
فاعطاه ثم طلبها ابو بكر فاعطاه سالها اياه عمر
ثم طلبها عترة فاعطاه ثم وقعت عند آل علي فطلبها عبد الله
بن الزبير - ص : ٥٤٠

ولكننا نقاتل عن يمينك وعن شمالك وبايت يديك
وخلفك - ص : ٥٦٣

والله لقربة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم احب
الي من ان اصل من قرابتي - ص : ٥٤٦

فانطلقت الى اصحاب فلبت النجاء فقد قتل الله
ابارافع - ص : ٥٤٤

(قتل عبد الله بن عتيك ابارافع ثم نسب فعله الى الله
تعالى)

الله مولانا ولا مولى لكم - ص : ٥٤٩

قتل مصعب بن عمير وهو خير مني - ص : ٥٠٩
(انما قاله تواضعا والا فعبد الرحمن من العشرة المبشورة)
ام كلثوم بنت علي زوجة عمر رضى الله تعالى عنهم - ص : ٥٨٢
قال فهل تستطيع ان تغييب وجهك عني - ص : ٥٨٣
اذا اوتيت من اوله فلا تؤتر من آخره - ص : ٦٠٠
حكاية الخلق الحسن لامير المؤمنين عمر رضى الله
تعالى عنه - ص : ٥٩٩
لا يصلين احد العصر الا في بني قريظة - ص : ٥٩١
اربعوا على انفسكم انكم لا تدعون احم ولا غائباً
انكم تدعون سميعاً قريباً - ص : ٦٠٥
الحكم الثابت في الحديث كانه في القرآن - ص : ٢٥
بيعة الرجال بالمصافحة باليدين (سقطان) - ص : ٢٦
لا يتحدث الناس ان محمداً يقتل اصحابه - ص : ٢٨ ، ٢٩
لو اقسم على الله لا يره - ص : ٣١
احد يكون للجمع والواحد (النكرة تحت النفي نعم
والاثبات تخص) - ص : ٣١
بالاجماع ازواج الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم وفاطمة
والحسنان ونحوهم من اهل الجنة - ص : ٤١٨ ، ٤٢٠
اجمع المسلمون على ان المعوذتين والفاتحة من

القرآن وان من محمد منها شيئاً كفر ص ٢٢١

فاذا رفعتم نعشها فلا ترعزوها ولا تزالوا ص ٥٦٠، ٥٦١

يستفاد منه ان حرمة المومن بعد موته باقية كما كانت

في حياته وفي كسر عظم المومن ميماً ككسره حياً
اخبرهم البوداخر وابن ماجه وصححه ابن ابي حبان - ص ١٠٤ - حاشية
التحريم والاباحة في المتعة كائناً برتبه - ص ١٠٤، ١٠٥

باب من اخبر صاحبه بما يقال فيه - ص ٨٩٥

ان قارون قال لامرأة ذات جمال وحب هل لك

ان اشركك في املي ومالي اذا جئت في ملائني اسرائيل تقولين

ان موسى ارادني على نفسي فلما وقفت عليه بدل الله تعالى

قلبيها ان قارون قال لي كذا كذا فبلغ الخبر موسى عليه السلام

وكان شديد الغضب يخرج شعره من ثوبه اذا غضب فدعا

الله تعالى وهو يبكي فارحم الله اليه قد امرت الارض

ان تطيعك فمرها ما شئت فاقبل الى قارون فلما راه قال

يا موسى ارحمني قال يا ارض خذيه فساحت به الارض وبادره

الى الكعبين فقال يا موسى ارحمني فقال خذيه فساحت به

وبادره فهو يتجامل الى يوم القيامة ومثل هذا كثيرة

عنه بلد ١٠، ص ٣٤٣

فاتق الله واصبري فاني نعم السلف انالك - ص : ٩٣٠
فقام ممتنًا - ص : ٤٤١

(شوت القيام فرحاً لهم او متفضلاً عليهم بمحبته - ح)
فان قلت لولم يقل محمد رسول لكفاه قلت لا وهذا
شعار تمام الكلمة كما طلاق الحمد لله رب العالمين و ارادة
السورة يتقها - ص : ١١١٩ - ح : ٣

قال انس كافي انظر الى اصابع رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم - ص : ١١١٨

قال الاعرابي ظهور - ص : ١١١٣ - استفهام النكار
بتقدير الاستفهام -

اعتنع ان يقال لله عز وجل علامة وان كان اعلم
العالمين - ص : ١١٠٠ - ح : ٨

الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا واليه المنور - ص : ١٠٩٦
فيه اطلاق الموت على النوم

كان القراء اصحاب مشوره عمر كهولاً كانوا او شباباً
ص : ١٠٩٦

القراء اي العلماء وكان اصطلاح الصدر الاول انهم
كانوا يطالبون القراء على العلماء - ح : ٢

فان قلت ما وجه المناسبة في هذه التسمية قلت

استنادا من رضى الله عنهم ورضوا عنه - ص : ٥٨٤ ، ٩٢
(التبرك بالاسم - اقول كذلك تعين الثلاثة والسبعة والاربعة
للفاتحة للتبرك لان هذا العدد وارد في الامور الشرعية)
اخذ النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عنزة ذبير رضى الله
تعالى عنه ثم اخذها ابوبكر ثم اخذها عمر ثم اخذها
عثمان ثم ال على بن ابى طالب (فيه سند البركات) ص : ٥٤٠
مل للامام ان يمنع المجرمين واهل المعصية من
الكلام معه والزيارة ونحوه - ص : ١٠٣
القيام للادب - ص : ٤٤٣
عدد السبع - ص : ٨١٩ ، ح : ٥
يا ابا حمير ما فعل النغير - ص : ٩٠٥ - ٩١٥
ويحك يا انجشة رويدك سوقك بالقوارير - ص : ٩٠٨
انجشة غلام النبي صلى الله عليه وسلم - ص : ٩١٥
لو قضى ان يكون بعد محمد صلى الله تعالى عليه وسلم
نبي لعاش ابنه ولكن لا نبي بعده - ص : ٩١٣
لعن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم المخشيين من
الرجال والمتزجلات من النساء وقال اخروجهم من بيوتكم و
اخرج فلانا و فلانا - ص : ١٠١٠
فقال لى يا اسامة اقلته بعد ما قال لا اله الا الله قال

قلت يا رسول الله انما كان متعوذا قال اقلته بعد ما قال
لا اله الا الله - ص : ١٠١٥

اما انا فاقوم و انا و ارجوني فوتي ما ارجوني
قومتى - ١٠٢٣

انف احتسبت عند الله اني اصبحت سا خطا على
احياء قریش - ص : ١٠٥٣

لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريب
من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله - ص : ١٠٥٣

فيخرج اليه (الدجال) كل كافر و منافق
الذى يظهر لي ان المراد بالكافر غلاة الوافض لا لهم كفره ص : ١٠٥٥

يا جوج وما جوج من بنى آدم قيل من
الترك و قيل يا جوج من الترك و ما جوج من الديام و عن كعب
هم من اولاد آدم من غير حوا - ص : ١٠٥٤ ح ٢

فليغنه - ص : ٨٩٣

فتم المونة هو - ص : ٩٥١

لكننا مامورون بحسن الظن بالصحابه رضى الله عنهم
اجمعين و نفى كل رذيلة عنهم و اذا انسدت طرق تاويلها

نسبنا الكذب الى روايتها - ص : ١٠١٥ حاشية : ٢

قال لهم اكتب لكم كتابا قال عمران النبي

صلى الله تعالى عليه وسلم غلبه الوجع وعندكم القرآن
فحسبنا كتاب الله = الحديث - ص : ١٠٩٥

يقول الله انا عند ظن عبدى بي وانا معه اذا ذكرنى
فان ذكرنى فى نفسه ذكرته فى نفسى وان ذكرنى فى
ملاء ذكرته فى ملاء خير منهم الخ - ص : ١١٠١

الانبياء تمام اعينهم ولا تمام قلوبهم - ص : ١١٢٠
لا يشترط روية الجسم وان كان حاضرا فى المجلس - ص : ٩١٥
البركة من الله عز وجل - ص : ٣٨٢

شرب البول والدم تبركا - ص : ٨١٠ ، ٣٢٠
قاسم لانه يقسم مال الله بين المسلمين - ص : ٩١٥ ، ٢٢٠
المراد نفى صنعة الشغل لا نفسه - ص : ٩٠٨ ، ٢٠٨

يا ايها - ص : ٦٣١
من يشفع شفاعته حسنة يكن له نصيب منها - آية ص : ٨٩١
الشفاعة الحسنة الدعاء للمؤمنين -

(فيه فضيلة الدعاء)

الله ورسوله آمن - ص : ٦٢٠
يرجع الناس بالدنيا وترجعون برسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم . ص : ٦٢١

ابو محمد . ص : ٦١٨

وانجشة غلام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم . ص : ٩١٥

عبد العطاء اى مامور . ص : ٩٤٢

يوم حرام وبلد حرام و شهر حرام . ص : ٨٩٣

صدقة الى الله والى رسوله . ص : ٦٤٥ (بمعنى اللام)

تدب التثليث فى اكثر الاعمال الا . ص : ٩٣٩ ح : ٣

باب الاستفتاح بصالحات المسلمين - فانما تزرعون و

تنصرون بضعفائكم . ص : ٢٤١

ابواب الجهاد . ترمذى

يريه الله كرامة نبيه صلى الله تعالى عليه وسلم

واجابة دعوته . ص : ٩٠٠

الروية من المسافة البعدى والقربى يختلف باختلاف

الاشخاص والاحوال (الاحوال) بتفاوت درجات ومنزلاتهم . ص : ١٠٠٢

لا يشترط فى الرواية تحديق ولا قرب المسافة . ص : ١٠٣٦

لقد رايته بعد ما قتل رفع الى السماء . ص : ٥٨٤

الكرامات وذكر الاولياء

لقد وجدته يوم ما ياكل قطفًا من عنب فى يده

وما بمكة من ثمرة - ص : ٥٨٥ ، ٥٩٨

فبحث الله لعاصم مثل الظلة من الدبر فحمت

من رسلهم - ص : ٥٩٩

يقتض الصالحون الاول فالاول و تبقى حفالة كحفالة
التمر والشعير (التبر والشعير) لا يعبا الله بهم شيئا - ص : ٥٩٨
كافي انظر الى الغبار ساطعا في رفاق بني غنم موكب

جبرئيل - ص : ٥٩١

لو يقسم على الله لآبره - ص : ٥٩١

فقد قتل الله ابارافع - ص : ٥٤٤

قلت لابي عامر قتل الله صاحبك ص : ٩١٩

كل ضعيف متضعف لو يقسم على الله لآبره - ص : ٨٩٤

يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين - ص : ٩٠٠

فان ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي - ص : ١١٠

الدعاء عند الكرب لا اله الا الله العظيم الحليم

لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموت والارض

ورب العرش الكريم - ص : ٩٣٩

حكاية روية النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و تعلية

هذا الدعاء لابي بكر المازي قدس سره - عيني ج ١٠ ، ص : ٥٣٥

من سب النبي عليه الصلاة والسلام من المسلم يصير
مرتداً قاله سيدنا ابو حنيفة رضى الله تعالى عنه. ص: ١٠٢٣ ج: ٨

الفرق بين عصمة الانبياء وعصمة المؤمنين. ص: ٩٤٨ ج: ٩

كان لانس رضى الله تعالى عنه مائة وعشرون ولداً. ص: ٩٣٨ ج: ٢

معنى الطاغوت. ص: ٩٤٣ ج: ٢، ص: ٩٨٣ ج: ٢

الحرمه حكم عارض. ص: ٨٩٣ ج: ٨

الذبح لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم. ص: ٨٣٣ ج: ١٢

قلت لبيك اهلل كالللك (اى التلطف بالنية) ص: ٦٢٣

لا يصح. ص: ٩٥٣. فيه نظر فان النسائي اخرججه

بسند صحيح على شرط مسلم. ج: ٢

لا يصح. ص: ٩٥٣. فيه نظر لان الطبراني اخرججه

بسند جيد. ج: ٤٤

لكننا مامورون بحسن الظن بالصحابه الا ص: ١٠٨٥ ج: ٦

كنت في حلقة عبد الرحمن ابن ابى ليلى وكان

اصحابه يعظمونه. الا ص: ٤٢٩

(وكذلك اصحاب الامام الاعظم يعظمونه)
فاما ما ينفع فلم ينف عنه - ص : ٨٥٨
اذا امن القارى فامنوا - ص : ٩٣٤
فقال فقهاء الانصار الخ (فيه فضيلة الفقهاء) ص : ٩٢٠
صحيح عند النسائي على شرط مسلم وحسن عند الطبراني
وغير صحيح عند البخارى - ص : ٩٥٣
تفسير المصنف (المقتسمين) خلافا للجمهور - ص : ٩٨٣
الاختلاف في نسخ الاخبار - ص : ٩٥٢
شهد - حضر - ص : ٩٠٥
و هذا يؤيد ما ذكرنا ان البخارى ترجم الابواب
واراد ان يلحق الاحاديث فلم يتفق له اتمام ذلك وكان
اخلى بين كل ترجمتين بياضا فضم النقلة بعض ذلك الى
بعض - ص : ١٠٠١ ح : ٣
المختار في علم الحديث من انه اذا تعارض الرفع
والوقف حكم بالرفع بعد ذلك اذا خرج من طريق فيها
ضعف لا يضر - ص : ١٠١١ حاشية
انكر البخارى حكم القسامة بالكلية وكذا طائفة ص : ١٠١٨
مراد الشعبي ان الحسن مع الله تابعي يكثر الحديث عن
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يعنى جرى على الاقدام عليه

و ابن عمر مع انه صحابي مقلد فيه محتاط يتحوز بها امكن له -
قلت وكان ابن عمر اتبع راي ابيه في ذلك فانه كان يحض
على قلة الحديث عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
بوجهين الخ - ص : ١٠٤٩ ، ج : ٣

قول الصحابي امرنا ونهينا في حكم المرفوع ولو لم يصفه
الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ١٠٨٣ ، ج : ٥
فاثنتي على هذا بيئته اولا فعلن بك - ص : ١٠٩٠٢
(فيه اهتمام السند)

قال ابن ابي مليكة وكانت اعلم من غيرها
بذلك لانه نزل فيها (ما انتم باسمع الحديث) ص : ٥٩٤
فيه كان ابن عمر لم يسمع بهذا الحديث ولا نصحا كانا شيا حديثا وفتح احمد
رجلا لا بأس به - ص : ٤٠٠ ، اى صدقا جيدا - ج : ٤

ان الله تعالى تابع على رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم
الوحي اكثر ما كان الوحي ثم توفي - ص : ٣٥٥
ولا اراه الا حضرا جلي - ص : ٣٨٨
يا اباذر اتدري اين تغرب الشمس قلت الله ورسوله
اعلم الخ - ص : ٤٠٩

وجئنا بك على هولا شهيدا - ص : ٥٦٦
فاتي على هذا الاية فكيف اذا جئنا من كل امة

بشهادة - فبكي حتى ضرب لمحياء و وجتباة فقال يارب هذه
شهدت علي من انابين ظهريه فكيف علي من لم يخرج
ابن المبارك في الزهد من طريق سعيد بن المسيب قال ليس من
يوم الا يعرض علي النبي صلى الله تعالى عليه وسلم امته
غدوة وعشية فيعرفهم بسيماهم و اعمالهم فلذلك يشهد
عليهم فني هذا المرسل ما يرفع الاشكال الذي تضمنه حديث
ابن فضالة - عيني ج ٩ : ص : ٣٥٠

و فينا نبي يعلم ما في غد - فقال دعني هذه الخ ص : ٣٠ ،
قلت يا رسول الله وان لنا انما ط قال انها ستكون ص :
عرضت علي الامم - ص : ٨٥٦ ، ٨٥٧ ، ٩٢٨ ، ٩٥٤

و كانت الكهانة في الجاهلية فاشية خصوصا في
العرب - عيني ج ١٠ : ص : ١٩٨

لا تدري ص : ٨٢٥ - المراد من عدم الدراية
عدم البيان والاظهار - ص : ٨٢٥ ، ج ٣ :

اي بلد هذا قلنا الله ورسوله اعلم - ص : ٨٣٣
ان كان احدكم ما دحا لا محالة فليقتل احب كذا
كذا ولا يترك علي الله احدا - ص : ٨٩٥ ، ٩١٠

(بخاري رحمه الله) لا ملك الا الله - ثم ذكر الملوك ايضا فقال ان
الملوك اذا دخلوا قرية الآية - ص : ٩١٣

انما المفلس الذى ينفلس يوم القيمة - انما الكرم
قلب المؤمن - ص ٩١٣

غرض البخارى ان هذا العبارات للحصر اذ ما
والا صريح فى النفي والا ثبات وانما هو بمعناها
فحقيقته انه حصر على سبيل الادعاء كان الكرم الحقيقى هو
القلب والشجر مجاز وكذلك الملك حقيقة هو الله والباقي
بالتجاوز - حاشية : ٥

عسى ان يطول بك عمر - ص : ٩٠٥
قال عمر رضى الله تعالى عنه الله ورسوله اعلم
اى الاخلاص - ص : ٩٢٥

استر الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم سرا فمات
اخبرت به احدا بعده - ص : ٩٣١

اليس فيكم صاحب السر الذى كان لا يعلمه غيره
يعنى حذيفة - ص : ٩٢٩

لا تعصب - ص : ٩٠٣ انما قال النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم لا تعصب لانه عليه الصلاة والسلام كان مكاشفا
باوضاع الخلق فيامرهم بما هو اولى بهم - حاشية : ٩ عيني ، كرماني
زعموا ان عامر احبط عمله فقال

رسول الله كذب من قاله ان له لاجرين - ص : ٩٠٨

فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّا ذَاكَ مُنَافِقٌ لَا يَجِبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ . ص : ١٠٢٥

أَرَأَيْتَ الْهَدْيَ بَعْدَ الْعَمَى فَقُلْنَا - بِهِ مَوَاقِنَاتُ إِنْ مَا
قَالَ وَقَعَ الْإِ - ص : ٥٠٩

فِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ - ص : ٥٤٠ ، انظر ايضا ص : ١٥٥

فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَى وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِ الْإِمَامِ
سَأَلَ أَنَسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
الْكُفَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ
إِذِ الْنَفَى بِاعْتِبَارٍ وَالْإِثْبَاتُ بِاعْتِبَارٍ آخِرُ .

مَا خَيْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا
اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا . ص : ١٠٠٣

هُوَ مِنْ الْأُمُورِ الَّتِي وَقَعَتْ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ فَوَقَعَتْ كَمَا قَالَ . ص : ١٠٠٩ ع

قَالَ الزَّجَّاجُ تَأْوِيلُ قَوْلِهِ مِنْ أَجْزَاءِ النَّبُوءَةِ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَخْبُرُونَ بِمَا سَيَكُونُ وَالرَّيَا بِدَلٍّ عَلَى مَا

يكون - ص : ١٠٣٣ ، حاشية : ١١

بخلاف النبوة المجردة فانها اطلاق على بعض المغيبات

ص : ١٠٣٥ ، حاشية : ٣

فان قيل يرد عليه الالهام لان فيه اخبارا بما
سيكون وهو الاولياء كالوحي بالنسبة الى الانبياء كالرويا
..... وقد اخبر كثير من الاولياء عن امور

مغيبية فكانت كما اخبروا - ص : ١٠٣٥ ، حاشية : ٥

علم الاحكام الشرعية المختلفة - ص : ٨٣٦

فقلت يا رسول الله قد عرفت منزلة حارثة منى

..... فقال انه في الجنة الفردوس - ص : ٥٦٤

اخبر اصحابه يوم اصابوا - ص : ٥٦٩

انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فاب بها
امراة المشركين معها كتاب من حاطب الى المشركين - ص : ٥٦٤

اني اجد ربح الجنة دون احد - ص : ٥٤٩

رجع ناس (من احد) و عبد الله بن ابي ومن

تبعه من المنافقين ثلث الناس - ص : ٥١٠ ، ج : ٣

واني لا انظر الى حوضي الآن - ص : ٥١٥

اللهم اخبر عنا رسولك - ص : ٥١٥

الله ورسوله اعلم - ص : ٥٩٤

والله ما علمت على اهل الاخير ولقد ذكروا رجلاً

ما علمت الاخيراً - ص : ٥٩٥

فاما اسامة فاشاد على رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم بالذي برأه اهل قال اهت ولا نعم

الاخيراً - ص : ٥٩٥

صفوان - الواحدة صفوانة بمعنى الصفا - ص : ٦٣٥

والصفا للجمع يعني انه مقصور جمع الصفاة وهي

الصخرة الصماء - عيني - جلد : ٨ ، ص : ٣٤٦

من لباس لكم و انتع لباس لهن - ص : ٦٣٤

نفزوه ولا يفزونا - ص : ٥٩٠ فيه معجزة عظيمة

للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم حيث اخبر عن امر سيكون -

وقد وقع مثل ما قال - عيني

لاعطين هذا الواية غداً يفتح الله على يديه - ص : ٦٠٥

اجل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اعلم له - ص : ٣٣٢

ما هو على الغيب بظنين - الظنين المتهم والظنين
يظن به (اى ينجل به) ص : ٣٦٤

اللوح المحفوظ ام الكتب السماوية - ص : ١٣٤

والله انى لا رجو له الخير والله ما ادرى وانا رسول
ما يفعل بى فقالت والله لا اركى بعده احدا ابدا - ص : ١٣٤

(وفى رواية اخرى) ما ادرى ما يفعل به - ص : ١٣٤

قال الداودى ذلك قبل ان يخبر ان اهل بدر يدخلون الجنة (عنى)
يموت عبد الله وهو آخذ بالعروة الوثقى - ص : ١١٥

وقيل هو علم غيب فجاز ان يختص ويخفيه عن غيره

كذا فى فتح البارى - ص : ١٠٣٣ ، ماشية ٩١

قالا هذاك منزلك قال قلت لهما بارك الله فيكما

ذرائى فادخله قالاما الآن فلا وانت داخله - ص : ١٠٣٣

فاقول يا رب اصحابى فيقول انك لا تدري ما احد ثوا

بعذك - الحديث - ص : ٩٦٦

قال الفريرى ذكر عن ابى عبد الله البخارى عن قبيصة

قال هم الذين ارتدوا على عهد ابى بكر رضى الله تعالى عنه فقاتلهم

ابوبكر يعنى حتى قتلوا وما توا على الكفر - (عنى) ماشية ٩١

شع قام اليه رجل آخر فقال ادع الله ان يجعلنى منهم

فقال سبقك بها عكاشة - ص : ٩٦٨

قال السهيلي الذي عندي في هذا انها كانت ساعة
اجابة علمها عليه الصلاة والسلام واتفق ان الرجل قال بعد ما
انقضت والله اعلم - (عيني) حاشية : ١٥

و كل الله بالرحم ملكا قال يارب اذكر
امر ابني - ١ / ص : ٩٤٦

اطلاع الحفظة على ما هو العبد - ص : ٩٦١ ح : ١
هل ترون ما اري قالوا لا قال فاني اري الفتن تفتح
خلال بيوتكم كقوع المطر - ص : ١٠٣٦

لا ياتي زمان الا الذي بعده شرمه - ص : ١٠٣٤
ماذا انزل الله من الخزائن (اشارة الى الخيرات) وما ذا
انزل من الفتن (اشارة الى الشرور)

(لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير)
صعد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ذات يوم
المنبر فقال لا تسالوني عن شيء الا ببينيت لكم - ص : ١٠٥٠
فمثل الله الجنة والنار واره كل ما يسال عنه حاشية
ان ابني هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فئتين
من المسلمين - ص : ١٠٥٣

لنقوم من الساعة وقد نشر الرجلان ثوبيهما بينهما فلا
يشتايعانه ولا يطويانه وقد انصرف الرجل بلبن لقمته

فلا يطعمه وهو يلوط حوضه فلا يسقى فيه - ص : ١٠٥٥

ما من نبي الا وقد انذره قومه ولكنى ساقول لكم

فيه قولاً لهم ليقله نبي لقومه - ص : ١٠٥٥

ما بعث نبي الا انذر امته - ص : ١٠٥٦

ما من الانبياء نبي الا اعطى من الآيات الخ - ص : ١٠٨٠

متى الساعة يا رسول الله قال انت مع من اجبت ^{١٠٥٩}ص

لو استقبلت من امرى ما استدبرت الخ كتاب التمثيل ص : ١٠٤٣

ما من شئ لم اراه الا وقد رايته فى مقامى هذا حتى

الجنة والنار - الخ ص : ١٠٨٢

سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن اشياء

كرمها فلما اكثروا عليه المسألة غضب وقال سلونى فقال

رجل الخ ص : ١٠٨٣ ، كتاب العلم - ص : ١٩

علم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان عائشة

تعيش بعده - ص : ٨٣٦

شبراً بشبر وذراعاً بذراع الخ ص : ١٠٨٨

العرب قد يخرج الكلام يخرج الشك وان لم ^{يكن} في

الخبر شك كقوله تعالى لئن اشركت ليجفن عملك - ص : ١٩٣ ، ح : ٥

كتاب التوحيد - يا معاذ اذكرى ما حق الله على

العباد قال الله ورسوله اعلم اذكرى ما حقهم عليه

قال الله ورسوله اعلم - ص : ١٠٩٤

نقل ابن التين عن الداودي قال قوله في هذا الطريق
من حدثك ان محمداً يعلم الغيب ما اظنه محفوظاً وما احديدي
ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يعلم الغيب الا
ما علم..... انه لا يعلم من الغيب الا ما علمه الله وهو
مطابق لقوله تعالى فلا يظهر على غيبه احدا الا من
ارتضى من رسول الآية - (فتح الباري) ص : ١٠٩٨ ج ٢ :

فاخبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اصحابه خبرهم
يوم اصابوا - ص : ١١٠١

ثم خلق السموات والارض كتب في الذكر كل
شيء - ص : ١١٠٣

واسجد لك ملائكته وعليك اسماء كل شيء - ص : ١١٠٨ / ١١٠١

قال يا اباذر هل تدري اين تذهب هذه قال قلت

الله ورسوله اعلم - ص : ١١٠٣

وفعله
فيؤذن باربعة كلمات فيكتب رزقه واجله وشقى

او سعيد - الخ - ص : ١١١١

بقاءكم فيما سلف قبلكم من الامم كما بين

صلاة العصر الى غروب الشمس - ص : ١١١٢ ، ١١٢٣

ليبلغ الشاهد الغائب - الخ - ص : ١١٠٩

واوحى الى هذا القرآن لا نذركم به يعنى اهل مكة

ومن بلغ هذا القرآن فهو له نذير - ص : ١١٢٤

ثم علا به فوق ذلك بما لا يعلمه الا الله (حديث معراج)

ص : ١١٢٠ - حتى جاء سدره المنتهى ودنا الجبار رب العزة

فقد لي حتى كان منه قاب قوسين او ادنى -

فماوت ذلك قبورهم - ص : ١٠٥٢

سدره المنتهى استأنت له كل بنوعيتها كل الاستبانة

حتى اطلع عليها كل الاطلاع بمثابة الشئ المقرب - ص : ١٠٣٩ ح ٥

الانبياء يوحى اليهم من علم الغيب - ص : ٩١٢ ح ٣ ص : ٩١٤ ح ٦

يوشك ان يكون خيرا ما المسلم غنم يتتبع بها شف

الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن - ص : ١٠٥٠ ح ٢٩

قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم يكن

لهم جماعة وامام قال فاعمزل تلك الفرق كلها - ص : ١٠٣٩ ح ٢٩

اخراج اهل الحصوم والرب من البيوت بعد المعرفة - ص : ١٠٤٢ ح ٢٩

وانما يعلم الانبياء من الغيب ما اعلموا به بوجه من

وجوه الوحي : ١٠٦٥ ح ٢٩

انه عليه الصلاة والسلام كان مكاشفا باوضاع

الخلايق - ص : ٩٠٣ ح ٩

الله ورسوله اعلم اي الاخلاص والارادة - ص : ٩٢٥

اما الله قد صدقكم اى الحكم على الباطن - ص: ٦١٢
اما انه من اهل النار الحكم على الباطن والمخاتمة - ص: ٦١٣
الله ورسوله اعلم - فى جواب هل تعلم احب الله ورسوله
المحبة فعل القلب - فيه الحكم على الباطن - (عيني) ص: ٦٣٥
اما هذا فقد صدق - فيه الحكم على الباطن - ص: ٦٣٥
عرف ما فى نفسى - ص: ٦٥٥
قطع عينا من المشركين - ص: ٦٠٠
لا شك ان الحُرمة متأخرة عن الاباحة لان الاصل
فى الاشياء الاباحة والتعريم عارض ولا يجوز العكس لانه يلزم
النسخ مرتين - عيني ج: ٢، ص: ٥٥٨
وذلك لان الاصل فى الاشياء الاباحة والحظر طار
عليها فيكون متأخراً - عيني ج: ٣، ص: ١٣١
لان الاصل فى الاشياء الاباحة والحظر طار عليها فيكون
متأخراً - عيني ج: ٣، ص: ٢٣
وفيه ان الاصل فى الاشياء الطهارة - عيني ج: ٣، ص: ٦٣٥
فاذا تعارضت الآثار فالاصل الاباحة حتى يرد الحظر
(عيني ج: ٣، ص: ٣٥٩)
ان الاصل فى الاشياء الاباحة - عيني ج: ٥، ص: ٦١١
لان الاباحة اصل فى كل شئ - عيني ج: ٥، ص: ٦٣٩

لأن الأصل عدم النهي والأصل الجواز في ما تيسر
من الهيئات واللباس إذا ستر العورة - عيني ج : ١٠ : ص : ٥٠٤
تكرار تلاوة قل هو الله أحد - ص : ٤٥٠
أحب الأعمال ادومها إلى الله - ص : ٩٤٤
تنزه قوم عن شئ رخص فيه النبي صلى الله
عليه وسلم - ص : ٩٠١

البدعة لغة كل شئ عمل على غير مثال سبق وشرعا
أحداث مالم يكن له أصل في عهد رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم وهي على قسمين بدعة ضلالة وهي التي
ذكرنا و بدعة حسنة وهي ما رآه (المسلمون) المؤمنون حسنا
ولا يكون مخالفاً للكتاب أو السنة أو الأثر أو الإجماع -

(عيني ج : ٢ : ص : ٤٦٢)

فيه أمر السلطان والحاكم بأكرام السيد من المسلمين وجواز
أكرام أهل الفضل في مجلس السلطان الأكبر والقيام فيه
بغيره من أصحابه والزام الناس كافة للقيام إلى سيدهم الخ

(عيني ج : ١٠ : ص : ٣٩٣)

أي باب قول النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قوموا
إلى سيدكم -

(قوله فانشزوا) أي إذا قيل لكم ارتفعوا ارتفعوا وقوموا

الى قتال عدوا و صلاة او عمل خير - عيني ج : ١٠ ، ص : ٣٩٩
فيه الحث على الاقتداء به والنهي عن التمتع و ذم
التنزه عن المباح - عيني ج : ١٠ ، ص : ٣٩٨
وكان اصحابه (اى عبد الله بن مسعود) يَدْخُلُون
عليه فينظرون اليه قولا و فعلا و حركة و سكونا حالا و ملكة
و غيرها فيشبهون به رضى الله تعالى عنه - عيني ج : ١٠ ، ص : ٣٩٦
وفيه من الفقه انه ينبغي للناس الاقتداء باهل الفضل
و الصلاح في جميع احوالهم في هيئتهم و تواضعهم للخلق و رحمتهم
و الصافيتهم من انفسهم و في ما كلهم و مشربهم و اقتصادهم
في امورهم تبركا بذلك - عيني ج : ١٠ ، ص : ٣٩٦
كتاب اللباس - قل من حرم زينة الله ^{التي} اخرج لعباده
قال الفراء كانت قبائل العرب لا ياكلون اللحم ايام حجه
و يطوفون عراة فانزل الله آية وقال النبي
صلى الله تعالى عليه و سلم كلوا و اشربوا و لبسوا و تصدقوا في
غير اسراف و لا مخيلة الى عيني ج : ١٠ ، ص : ٢١٨
قوله هو والله خير فان قلت ترك رسول الله صلى
تعالى عليه و سلم ما هو خير قلت هذا خير في هذه الزمان
و كان تركه خيرا في زمانه صلى الله تعالى عليه و سلم لعدم تمام
النزول و احتمال النسخ كما اشرنا اليه عن قريب - عيني ج : ٣٥٨

كان يهدي الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
العكة من النمن العكة من العسل فاذا جاء يتقاضاه جاء به
وقال يا رسول الله اعط هذا ثمن متاعه فما يزيد رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم ان يتبسّم فيا مره به فيعطى ^{١٣٣}ص ١٣٣
انصرا خاك ظالماً او مظلوماً - ص ١٢٨

يروى عن ابي بكر الصديق رضى الله تعالى عنه انه
لطم يوماً رجلاً لطمة ثم قال اقتص فعفا الرجل - ص ١٨٠

الاكلكم - راع وكلكم مسئول عن رعيته ص ١٥٤

الامام ياتى قوماً فيصالح بينهم - ص ١٠٦٦

فقال يا ابن الخطاب والله ما تظطينا الجزل وما تحكم
بيننا بالعدل فغضب عمر حتى هم بان يقع به فقال الحارث بن
امير المؤمنين ان الله تعالى قال لنبيه صلى الله تعالى عليه وسلم
خذ العفو وأمر بالعرف وأعرض عن الجاهلين وان هذا من
الجاهلين فوالله ما جاوزها عمر حتى تلاها عليه وكان
وقافاً عند كتاب الله عز وجل - ص ١٠٨٢

ما منكم احد الا يشككم ربه ليس بينه وبينه ترجمان
فينظر ايمن فلا يرى الا ما قدم من عمله وينظر الشام منه
فلا يرى الا ما قدم - ص ١١١٩

من تصبح سبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم

ولا سحر - ص : ٨٥٩

باب ما يذكر في سم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٨٥٩
الجوه نوع من التمر يضرب الى السواد من عرس
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ورفع السحر والسم من خاصيته
ذلك النوع او من دعائه صلى الله تعالى عليه وسلم وتخصيص
عجوة المدينة وعدد السبع توفيقية من باب عدد الركعة ص : ٨٥٩
باب السحر - ص : ٨٥٤

الله ورسوله آمن - ص : ٩٢٠

هذا رجل قد تبعا فان شئت ادنت له وان شئت
تركة - ص : ٨١٤

قد عوته قال ومن معي الى - ص : ٨١٩

لعله قبله ولا بعده مثله وكان بسط (بسيط)

الكنين - ص : ٨٤٦

بسطة - خلقة وصورة اي باسطهما بالعطاء وفي

قراءة عبد الله بل يدها بسطتان كذا في الكرمان
سمعت جابرا يقول ما سئل النبي صلى الله عليه وسلم

عن شئ قط فقال لا - ص : ٨٩٢

يد الله ملأى لا تفيضها الى - ص : ١١٠٢

قال الكرمانى الغضب والشدة فى امر الله تعالى واجبان
وذلك فى باب الامر بالمعروف والنهى عن المنكر لا سيما على الملوك
والامة يتحفظوا امرا لشريعة ولا يطرأ عليها التغير والتبدل. ص: ٩٠٢
فان قلت ما وجه التوفيق بينه وبين وما علمناه الشعر
وما ينبغى له قلت الزجر ليس شعرا قاله الاخفش او حكاية عن
شعر الغدير او المراد قفى صنعة الشعر لا نفسه. بخارى ص: ٩٠٨. جز ٢٥
فصعد المنبر فقال لا تسئلونى اليوم عن شئ الا
بينته لكم. بخارى. ص: ٩٣١. جز: ٢٦

قلت اخلف بعد اصحابى و تلك تخلف حتى
يمنتفع بك اقوام. ص: ٩٣٣. جز: ٢٦

ان ام سلمة رضى الله عنها قالت استيقظ النجى
صلى الله عليه وسلم فقال سبحان الله ما انزل من الخزائن وماذا
انزل من الفتنة. ص: ٩١٨

عبر عن الوحمة بالخزائن لقوله تعالى خزائن رحمة ربى
وعن العذاب بالفتن لانها اسباب مؤدية الى العذاب او هو
من المعجزات لما وقع من الفتن بعد ذلك وفتح الخزائن حين
تسلط الصحابة على فارس والروم. بخارى. ص: ٩١٨. جز ٢٦

وفيه حرمة الوجود الى الظلمة والاحتزاز عن مجالسهم
ص: ٩٣٦. جز: ٢٩
(مخاض)

من زوجها اي في قصة الافك - ص : ٤٠٩ ،
قول سيدنا عمر رضى الله تعالى عنه انا قاطع بكذب
المنافقين -

ان الذباب لا يقع على جسدك او كمال -
سيدنا على رضى الله تعالى عنه بايع ابا بكر رضى الله
تعالى عنه في اول الامر - ص : ٦٠٩ - ح :
فيعلى بمعنى مفعول - ص : ٦٥٢ - اليم - مولم (اقول خير - مخبر)
سيدنا ابو طيبة رضى الله تعالى عنه حرم النبي عليه
الصلاة والسلام - اسمه نافع - ص : ٨٣٩
الا وهو شاهد اي حاضر - ص : ٦١٠
ليبلغ الشاهد الغائب (اي الحاضر) ص : ٦١٥
الطاغوت - الشيطان

من اطاعنى دخل الجنة - ص : ١٠٨١
من اطاع محمدا صلى الله عليه وسلم فقد اطاع الله
و من عصى محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم ومحمدا صلى الله
عليه وسلم فرق بين الناس - ص : ١٠٨١
غلام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٩١٥
سيرة حلي - ص : ٢٤ ، ح : ٢٠

ان الله ورسوله ينهيانكم عن الحوم الحمر - ص : ٦٠٣

فَسَقَطَتْ أُمُّ حَرَامٍ عَنْ بَقْلَةٍ فَمَاتَتْ هُنَاكَ فَقَبَرُهَا هُنَاكَ
يُعْظَمُونَهُ وَيَسْتَسْقُونَ بِهِ وَيَقُولُونَ قَبْرُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ عَيْنِي ج ٢، ص ٥٣٥
وَفِيهِ الْحَثُّ إِلَى الْإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ لِأَنَّهُ إِذَا حَصَلَتِ الْمَغْفِرَةُ
تُسَبِّبُ الْكَلْبَ فَسَقَى ابْنُ آدَمَ اعْظَمَ أَجْرًا وَفِيهِ أَنْ سَقَى الْمَاءَ اعْظَمَ
قُرْبَةً قَالَ بَعْضُ التَّالِعِينَ مِنْ كَثْرَتِ ذُنُوبِهِ فَعَلِيهِ بِسْقَى الْمَاءِ فَإِذَا
غُفِرَتْ ذُنُوبُ الَّذِي سَقَى كَلْبًا فَمَا ظَنُّكَ بِمَنْ سَقَى مُؤْمِنًا مُوَحِّدًا وَ
أَحْيَاهُ بِذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ التَّيْنِ وَرَوَى عَنْهُ مَرْفُوعًا أَنَّ اللَّهَ دَخَلَ
عَلَى رَجُلٍ فِي السِّيَاقِ فَقَالَ لَهُ مَاذَا تَرَى فَقَالَ أَرَى مَلَكَيْنِ
يَتَاخَرَانِ وَأَسْوَدَانِ يَدْنُوَانِ وَأَرَى الشَّرَّيْنِي وَالْخَيْرَ يَضْجَعُ فَاغْنَى
مَنْكَ بِدَعْوَةِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ اشْكُرْ لَهُ الْيَسِيرَ وَاعْفُ عَنْهُ
الْكَثِيرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَاذَا تَرَى فَقَالَ أَرَى مَلَكَيْنِ يَدْنُوَانِ وَأَسْوَدَانِ
يَتَاخَرَانِ وَأَرَى الْخَيْرَ يَنْبِي وَالشَّرَّ يَضْجَعُ قَالَ فَمَا وَجَدْتَ أَفْضَلَ
عَمَلِكَ قَالَ سَقَى الْمَاءَ وَفِي حَدِيثٍ سَأَلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقَى الْمَاءَ - عَيْنِي ج ٢٦، ص ٢٣

(النَّظَرُ فِي سَبِيلِ الْمَاءِ فِي مُحَرَّمِ الْحَرَامِ)

الْبَدْعَةُ فِي الْأَصْلِ أَحْدَاثٌ أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْبَدْعَةُ عَلَى نَوْعَيْنِ إِنْ كَانَتْ مِمَّا
يَنْدَرِجُ تَحْتَ مُسْتَحْسَنِ فِي الشَّرْعِ فَهِيَ بَدْعَةٌ حَسَنَةٌ وَإِنْ
كَانَتْ مِمَّا يَنْدَرِجُ تَحْتَ مُسْتَقْبَحٍ فِي الشَّرْعِ فَهِيَ بَدْعَةٌ مُسْتَقْبَحَةٌ - عَيْنِي
ج ١٥، ص ٢٥٦

نعم البدعة — قوله بحث التزاويح
قلت لا يلزم من عدم وقوعه من احد من الصحابة
عدم جوازه لان ماراه المومنون حسناً فهو عند الله حسن
ولا سيما اذا فعله قوم من الصالحاء الاخبار عيني - ج ٣، ص ٦٨
باب موعظة المحدث عند القبر وعود اصحابه حوله —
وكانه اشار بهذه الترجمة الى ان الجلوس مع الجماعة عند القبر
ان كانت لمصلحة تتعلق بالحى او الميت لا يكره ذلك فاما مصلحة
الحى فمثل ان يجتمع قوم عند قبره وفيهم من يعظمهم و يذكروهم
الموت واحوال الاخرة. واما مصلحة الميت فمثل ما اجتمعوا
عنده لقراءة القرآن والذكر فان الميت ينفع به. عيني ج ٣، ص ٢٠٦
عن عمر بن عبد العزيز رضى الله تعالى عنه انه كان
يشترى اعدالاً من سكرو ويتصدق به فقيل له هلا تصدقت
بثمنه فقال لان السكر احب الى فاردت ان انفق مما احب
(عيني ج ٣، ص ٣٤٥)

يوم الب جندل - ص ١٠٨٤
اقول كذلك يوم العرس — يوم الولادة
الصدقة للمتصدق واهله بنفسه ان كانوا محتاجين
فيه سند كل طعام الفائحة للمتصدق اذا كان محتاجاً

- الدعاء لاهل الضيافة في مكافئهم - ص : ٨٩٨
- رفع اليدين عند الدعاء - ص : ٩٢٢
- رفع اليدين عند دعاء المغفرة - ص : ٩١٩
- اياكم والظن فان الظن آذنب الحديث الحديث ص : ٤٢
- فقام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فخرج وخرجت معه لكي يخرجوا - ص : ٤٤٦
- امرنا بسبع وفيها عن سبع - ص : ٤٤٤
- وكان امرأة يومئذ خاد متهم وهي العروس - ص : ٤٤٨
- فاستوصوا بالنساء خيراً فانهن خلقن من ضلع - ص : ٤٤٩
- لا تصوموا المرأة وبعلمها شاهد الا باذنه - ص : ٤٨٢
- كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته - ص : ٤٤٩
- اذا دعاء الرجل امراته الى فراشه الا - ص : ٤٨٢
- فضربت التي النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في بيتها يدا الخادم فسقطت الصفحة - ص : ٤٨٦
- فاعطى الابعرابي فضله ثم قال الايمن - ص : ٨٣٩
- لا اكلمك كذا وكذا (بسبب ترك السنة) - ص : ٨٢٣
- فان وجدتم غيرا نيتهم (اهل الكتاب) فلا تاكلوا فيها وان لم تجدوا فاغسلوا - ص : ٨٢٥ ، ٨٢٦
- باب الغيبة — قوله تعالى لا يغتب بعضكم آية - ص : ٨٩٣

من مسح راس يتييم لا يمسه الا الله كان له بكل شئ عسر
يديه عليها حسنه .

ان رجلا شكى الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
قسوة قلبه فقال اطعم المسكين وامسح راس اليتيم ص : ٩٣٠ مآ : ٣
اي الاسلام خير قال تطعم الطعام و تقرأ السلام على من
عرفته وعلى من لم تعرف - ص : ٩٢١

فاخذ كانه يتهميا للقيام فلم يقوموا الخ ص : ٩٢٨
واستبى ان يقول لهم قوموا لانه على خلق عظيم مآ : ٢
وكان يضحك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ١٠٢

☆ قال القرطبي في شرح مسلم يجوز ان يراد بالخلأ ثقب من عدانينا ۞ يدخل
عموم خطاب نفسه الخ (حاشية ٨)

☆ فيقول انا اعطيكم افضل من ذلك قالوا يا رب وای شىء افضل من ذلك فيقول
عليكم رضوانى

☆ انما انا قاسم ويعطى الله (ص ١٠٨٤)

☆ فقال اعملوا انما الارض لله ولرسوله وانى اريد ان اجليكم من هذه الارض
والا فاعلموا انما الارض لله ولرسوله (ص ١٠٩١)

☆ ويقضى الله على لسان رسوله بما شاء (ص ١١١٣)

☆ ما ارى ربك الا يسارع فى هواك (اي رضاك)

☆ يريهم الله كرامة نبيه ۞ (ص ٩٠٠)

☆ فقال ما اسمك قال خزن قال انت سهل فقال لا غير اسماسمانيه ابى ما
زالت فينا الخزونة بعد (فيه اختيار)

☆ قال ابن عيينة اى مع ذلك العسر يسرا آخر (المعرفة المعادة عين الاولى والثانية
غيرها (حاشية ٣)

☆ كيف تفعل شياً لم يفعله رسول الله ۞ قال عمر هذا والله خير
فيه اشعار ان من البدع ما هو خير (طبي حاشية)

☆ واقراء القرآن فى كل شهر قال قلت انى اطيق اكثر من ذلك (ص)

☆ ليس فيه مخالفة النبى ۞ لانه علم ان مراده تسهيل الامر وتخفيفه عليه وان الامر
للايجاب كذا فى الكرماني

☆ واغرب بعض الظاهرية فقال يحرم ان يقرأ القرآن في اقل من ثلاث

☆ فاذا رجل آدم بسط الشعر الحديث (ص ١٣٠) فان قلت مرفى الانبياء في باب مريم

واما عيسى فاحمر جعد قلت ذلك ليس في الطواف بل في وقت آخر او يراد جعودة
الجسم وقال في المجمع احمر ياول بالادمة وهي السمرة لتقاربهما للتلاينافي وصفه

(حاشية ١٠٠)

في اخرى بانه آدم انتهى

(ص ٨٠٨)

☆ عون المرأة زوجها في ولده

☆ قال في المجمع والامر للارشاد لا للوجوب والالم يسمع الانكار من عمر ولم يسلم

انكاره كيف وقد عاش بعده اياما فلو كان فيه مصلحة لم يتركه فظهر انه تبين له

ان تركه مصلحة وقيل اراد النص على خلافة الصديق فلما تنازعوا واشتد مرضه عدل

عنه معولا على ما اصل فيه من استخلافه في الصلوة قال ابن بطال عمر افاقه من

ابن عباس حيث اكتفى بالقران ولم يكتف ابن عباس به فان قيل كيف جاز بهم مخالفة

امره قلنا قد ظهر منه من القران ما دل على انه لو لم يوجب ذلك عليهم (حاشية ٨١)

☆ باب وشاورهم في الامر وان المشاورة قبل العزم فاذا عزم الرسول لم يكن

بشر التقدم على الله ورسوله قالوا رقم فلم يمل اليهم بعد العزم (ص ١٩٥)

☆ يجوز ان يكون قول النبي ﷺ في الحديث السابق "هلم اكتب لكم كتابا الخ" على

سبيل المشاورة او على سبيل الامتحان لا على حقيقة الطلب

☆ اما انه قد صدقكم

☆ واعلم انه سئل عما يجوز لبسه فاجاب بعدما لا يجوز لبسه لتدل بالالتزام من على ما يجوز

وانما عدل عن الجواب الصريح اليه لانه اخصر واخصر لان السؤال كان من عما

لا يلبس لان الحكم العارض المحتاج الى البيان هو الحرمة كذا في الكرماني (حاشية ٨٢٣)

☆ ومطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبي ﷺ خص النهي بحالتين فمفهوم
ما عداهما ليس منهيا عنه لان الاصل عدم النهي والاصل الجواز فيماتيسر من النهي
والملايس اذا ستر العورة

☆ معنى الطاغوت هو الشيطان والصنم (ص ١٠٦ ح ٩٤١ ج ٢)

☆ لان النبي اذا صدق صارت مقاليد امته وملكهم اليه (ص ٢٤٤ ج ٢)

☆ البيعة على الاسلام والايمان والجهاد

☆ عبد العصاء اي مأمور (ص ٩٤٢) اقول كذا لك عبد النبي اي مأموره

☆ عبد الرجل (ص ١٠٥٤) اقول كذا لك عبد النبي

☆ الحرام له معنيان النذر له معنيان

☆ ارادة العرف من الكلام (النذر العرفي)

☆ فليعلمن الله (ص ٤٠٣) ظاهرة بانه لا يعلمه في الماضي وليس كذلك لان علمه ازلي

☆ ذهاب الصالحين

☆ اذا كان فعل الولي منسوب الى الله عز وجل فلا استعانة من الولي منسوب الى

عز وجل . فاعطاء النبي والولي هو اعطاء الله عز وجل فتدبر

☆ ان الله قال من عادى لي وليا فقد اذنته بالحرب وماتقرب الى عبدى بشي احب الي

مما افترضت عليه ولا يزال عبدى يتقرب الى بالنوافل حتى احببته فاذا احببته فكذلك

سمعه الذي يسمع بي وبصره الذي يبصره ويده التي يبطش بها ورجله التي يمشي

بها (ص ٩٢٣) اول حديث عائشة وفؤاده الذي يعقل به ولسانه الذي يتكلم به (حاشي

(خاشية ٣)

المشى



(ص ۱۱۴)

لَدِيَّانَ

(ص ۴۲۰ ح ۴)

کان رجلا لایاس به صدقا (ای جيدا) الخ

[illegible]

شاهدای حاضر

(ض ۱۰۶۱۰۱)

لَمْ يَشْهَدْكُمْ لَمْ يَحْضُرْكُمْ

عن ابن عباس قال قال النبي ﷺ يوم أحد..... الحديث 'هذا الحديث من مراسيل

(ص ۵۸۷)

الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم،

ما سمعت احدا منهم يحدث عن النبي ﷺ الا اني سمعت طلحة يحدث عن يوم احد

(ض ۵۸۱ ح)

خشية ان يقعوا في قوله صلى الله عليه وسلم كذب علي متعمدا

أهيبان بن أوس^(ص ٢٠٠) وقال الكرمانى ويروى وهبان بالواو المضمومة ابن أوس قلت

وهبان هو ابن صيفي الغفاري ويقال اهبان نزل البصرة وابتنى بهاداراً ولما حضر

الموت قال كفوني قالت ابنته عديسة فزدنا ثوباً ثالثاً قميصاً ودفناه فاصح ذلك

القميص على المشحب موضوعا قال ابو عمر روى هذا الخبر ثقة اهل البصرة

(عینی 'ج ۸' ص ۲۸۸)

(ص ۲۷۲)

لو كان الايمان عند الثريان لاله رجال اورجل من هؤلاء (الفرس)

- ☆ قال القسطلاني عدم معرفة ذلك المعروف لا يستلزم نفى معرفة غيره (ص ٩٥)
- ☆ يحيى بن صالح (ص ٨٣٠) ابو حاطي ابوزكريا ويقال ابو صالح الشامي الدمشقي
- ☆ الحمصي وهو من جملة الائمة الحنفية اصحاب الامام ابي حنيفة وكان
- ☆ محمد بن الحسن الى مكة (عنه) ج ١٠ ص ١١٥
- ☆ وزادني احمد بن احمد بن حنبل الامام رضي الله تعالى عنه
- ☆ فقال اي ابو موسى لا تسئلوني مادام هذا الجبر فيكم
- ☆ الرواية عن سمع النبي ﷺ ليست بقادحة اذ الصحابة كلهم عدول (ص ١٠١٢ حاشية)
- ☆ قال مؤمل ' لم يخرج البخاري عنه الاتعليقا وهو صدوق كثير الخطأ (ص ١٠٣٩ حاشية)
- ☆ اي لا يذكر الدليل من السنة
- ☆ متى الساعة قال ما اعددت لها (ص ٩١١)
- ☆ انظر ايضا المواهب مع الزرقاني قول حسان رضي الله تعالى عنه ان قال يوم امقاله غاب
- ☆ وبشره بالجنة على بلوى تصيبه (ص ٩١٨) لعل البلوى يشتمل سقوط خاتم النبي
- ☆ من يده في البثرو كان يلعب كما مرو نكت النبي ﷺ وضربه العود في الماء وال
- ☆ يناسبه (حاشية ص ٣٢)
- ☆ ذكر النبي ﷺ من يقتل بدر (وهذا من ابلغ معجزاته ﷺ) (ص ٥٢٤ حاشية)
- ☆ لعل الله اطلع الى اهل بدر (ص ٤٢٦٥٢٤) قوله لعل الله قال النووي راجع الى عدم
- ☆ وقوعه محقق عند الرسول ' قلت الترجي في كلام الله ورسوله للوقوع ' (عنه) ج ٨ ص ٥٨٤
- ☆ فكان رسول الله ﷺ يقول اني لا رجو ذلك
- ☆ وفي المراقبة والاقرب ان ذكر لعل لتلايتكل الخ

- ☆ انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فان بها امره امرأة المشركين معها كتاب حاطب الى
المشركين (ص ۵۶۷)
- ☆ وفي نابی يعلم ما في غد (ص ۵۷۰) فيه كراهية نسبة علم الغيب لاحد من المخلوقين
- ☆ انها طيبة تنفي الذنوب (ص ۵۸۰) اي المدينة والمقصود من النفي الاظهار والتميز ومن
الذنوب اصحابها المدينة الطيبة تميز المنافقين
- ☆ فانتم اعلم (ص ۵۹۹) انتم اعلم بامور دنياكم ليس علي حقيقة وانما هو تحكم (عنى ج ۸ ص ۲۸۳)
- ☆ فقالت زينب يا رسول الله والله ما علمت الا خير او هي التي تساميني
- ☆ وكان صفوان بن المعطل السلمى ثم الذكوانى من وراء الجيش (ص ۹۵۳)
- ☆ اقول۔ مولی عزوجل کو اپنے حبیب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم میں نجاست کا رہنا پسند نہ ہوا تو لباس میں
کیسے پسند ہو سکتا ہے بے شک محبوب خدا عزوجل کا لباس شریف نجاست سے پاک و صاف ہے۔
- ☆ يابني الله لولا امتعتنا به اي بلا بقيته لنا لنتمتع بعامر (ص ۶۰۳)
- ☆ امانه من اهل النار (ص ۶۰۳) انك لست من اهل النار ولكنك من اهل الجنة
(ص ۷۱۸)
- ☆ مفاتيح الغيب خمس لا يعلمها الا الله الا من ارتضى من رسول فانه يطلع على ما يشاء
من غيبه (ص ۶۸۱ حاشيه)
- ☆ فما وجه التخصيص بالخمس قلت التخصيص بالعدد لا يدل على نفى الزائد او ذكر
هذا العدد في مقابلة ما كان القوم يعتقدونه انهم يعرفون من الغيب هذه الخمس او
لانهم يسئلون هذه الخمس قال ابن ابطال هذا يبطل خرص المنجمين في
تعاطيهم على الغيب الخ (ص ۶۸۱ حاشيه ۷) سورة والذاريات

☆ وقال على الرياح (ص ١٩٤) واخرجه عبدالرزاق من وجه آخر عن ابي الطفيل
شهدت علياً رضى الله تعالى عنه وهو يخطب وهو يقول سلوني فوالله لا تسئلوني
شى يكون الى يوم القيمة الا حدثكم به وسلوني كتاب الله فوالله ما من آية الا واننا
ليل انزلت ام بنهار ام فى سهل ام فى جبل (عنى ج ٩ ص ١٠٣)

☆ يقول الله ياتيه علم الغيب فلا يخل به عليكم بل يعلمكم ويخبركم ولا يكتمه
يكتم الكاهن ما عنده حتى ياخذ عليه حلوانا (بغوى ص ١٨٠) وهكذا فى الجازن
☆ قالت واحزننى فتمت فرايت لعثمان عينا تجرى فاخبرت رسول الله ﷺ فقال ذلك
علمه (ص ١٠٣٤)

☆ انى لارجوله الخير من الله والله ما درى وانا رسول الله ما يفعل به (بى) ولا بكم الحديث
(ص ١٠٣٩)

☆ هونفى الدراية التفضيلية اوزجر لقائله عثمان هنالك الجنة يحكمها بالغيب
(ص ١٠٣٩ حاشية)

☆ ولا نقضى (نعصى) بالجنة ان فعلنا ذلك
(ص ١٠١٥)

☆ يموت عبدالله وهو آخذ بالعروة الوثقى
(ص ١٠٣٨)

☆ انى هزرت سيفاً فانقطع صدره فاذا هو ما اصيب من المؤمنين يوم احدثم هزرتة اخر
فعاد احسن ما كان
(ص ١٠٣٢)

☆ انما انا بشروا انكم تختصمون الى ولعل بعضكم ان يكون الحن لحجته من بعض
(ص ١٠٦٢ ح ١٠٦٢)

☆ فيه ان البشر لا يعلم الغيب الا ان يعلمه الله
(ح ٢)

☆ وانما يعلم الانبياء من الغيب ما علموا به بوجه من وجوه الروحى
(ص ١٠٦٥ ح ١٠٦٥)

☆ لو بمعنى ان بمجرد الملازمة (حاشية ٢) اى لو علمت فى اول الامر ما علمت آخر او هو

جواز العمرة فى اشهر الحج ما سقت الهدى (ص ١٠٩٥ حاشية ٢)

☆ فلما سلم قام على المنبر فذكر الساعة وذكر ان بين يديها اموراً عظماً ثم قال من احب

ان يسأل عن شىء فليسأل عنه فوالله لا تسألونى عن شىء الا اخبرتكم مادمت فى

مقامى هذا قال انس فاكثر الناس البكاء واكثر رسول الله ﷺ ان يقول سلونى الخ

(ص ١٠٨٣)

☆ انما خطب النبى ﷺ بعد الصلوة وقال سلونى لانه بلغه ان قوماً من المنافقين يسألون

منه ويعجزون عن بعض ما يسألونه فتغيظ وقال لا تسألونى عن شىء الا انبأتكم به

(ص ١٠٨٣ حاشية ٤)

☆ سمعت النبى ﷺ يقول ان الله لا يزرع العلم بعد ان اعطاكموه انتزاعاً ولكن ينتزعه عنهم

مع قبض العلماء بعلمهم فيبقى ناس جهال يستفتون فيفتنون برأيهم فيضلون ويضلون

(كتاب العلم ص ٢٠ ص ١٠٨٢)

☆ ولن يزال امر هذا الامة مستقيماً حتى تقوم الساعة (ص ١٠٨٤)

(فيه خطاب النبى ﷺ للغائبين فتدبر)

☆ باب قول النبى ﷺ لتبعن سنن من كان قبلكم قال لا تقوم الساعة حتى تاخذ امتى

ياخذ القرون قبلها.

☆ باب قول الله عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول الآية وان

الله عنده علم الساعة اليه يرد علم الساعة (ص ١٠٩٤) والرسول اما جميع الرسل

او جبرئيل لانه المبلغ اليهم واختلف فى المراد بالغيب فقل هو على عمومته وقيل

ما يتعلق بالوحى خاصة وقيل ما يتعلق بعلم الساعة وفى الآية رد على المنجمين

وعلى كل من يدعى انه يطلع على ماسيكون من حيوة او موت او غير ذلك
يكذب القرآن

مفاتيح الغيب خمس لا يعلمها الا الله الحديث (ص ١٠٩) قوله مفاتيح الغيب است
مكنية وامام صراحة ولما كان جميع ما في الوجود محصورا في علمه شبهه الشار
بالمخازن واستعار لها بها المفتاح والحكمة في جعلها خمسا لاشارة الى
العوالم فيها ففي قوله ما تغيض الارحام الى ما يزيد في النفس وينقص وفي
لا يعلم متى ياتي المطر اشارة الى امور العالم العادي وفي قوله لا تدري الى
العالم السفلى وفي قوله لا يعلم ما في الغدا اشارة الى انواع الزمان وما فيها
الحوادث وفي قوله لا يعلم متى الساعة اشارة الى علوم الآخرة فان يوم القيمة
واذا نفى علم الاقرب انتفى علم ما بعده فجمعت الآية انواع الغيوب وازالت
الدعاوى الفاسدة

اي شهر هذا قلنا الله ورسوله اعلم

(ص ١٠٩)

اختلف الخبر الوارد في قدر مسافة ما بين السماء والارض وذكر الترمذي مائة
وذكر الطبراني خمس مائة عام بين السماء الدنيا والتي تليها خمس مائة عام
كل سماء خمس مائة عام وغلط كل سماء مسيرة خمس مائة عام وبين السماء
وبين الكرسي خمس مائة وبين الكرسي وبين السماء خمس مائة عام (ص ١١٠ ح ٣)
اني اعطى الرحل وادع الرحل والذي ادع احب الى من الذي اعطى اعطى اقوا
لما في قلوبهم من الجزع والهلع واكل اقواما الى ما جعل الله في قلوبهم من الغنى والخي
منهم عمرو بن تغلب (ص ١١٥) (فيه اطلاع على القلوب)

☆ اريتك في المنام مرتين اذا رجل يحملك في سرقة حرير فيقول هذه امرأتك
(ص ١٠٣٨)

☆ وقد نذل المرأة مما يقترون في الرويا على فتنة تحصل للوالى والملبوس كله يدل جسم
لابسه لكونه يشمل عليه ولا سيما اذا اللباس في العرف دال على اقدار الناس
او موالهم وثياب الحرير يدل على النكاح الخ

☆ فوالله ما علمت على اهلى الاخير اذ كبراة عائشة

(ص ١٠٩٦)

(ص ٩٤٣)

☆ يردن على ناس من اصحابى

☆ يردن على اقوام اعرفهم ويعرفوننى

☆ بينا انا نائم (قائم) اذا زمرة جئ اذا عرفتهم خرج رجل من بينى وبينهم فقال هلم فقلت
اين قال الى النار والله قلت وما شانهم قال انهم ارتدوا بعدك على ادبارهم
القهقري الحديث

(ص ٩٤٥)

☆ انا فرطكم على الحوض ليرفعن الى رجال منكم

(ص ١٠٣٥)

☆ وجميع اهل البدع والظلم والجور داخلون فى معنى هذا الحديث (حاشية ٣)

☆ فجاء نا الله بهذا الخير فهل بعده هذا الخير من شر الخ

(ص ١٠٣٩)

☆ ان يخرج وانا فيكم فانا حجيحه فانه محمول على ان ذلك كان قبل ان يتبين له

(حاشية)

☆ هذا لا يمنعه شرع ولا عقل وهو ظاهر الحديث فوجب المصير اليه

(ص ٨٣٩ حاشية ٢)

☆ مع ان المال لرسول الله ﷺ له ان يعطى من شاء ويمنع من شاء (ص ١٠٦٣ حاشية ٣)

☆ ما ظن فلانا فلانا يعرفان من ديننا شيئا وقال الليث كانا رجلين من المنافقين (ص ٨٩٦)

(ص ٢١٨)

☆ ثم ترك فتحل

☆ قيل كيف فعلهم خير امما كان في زمن رسول الله ﷺ

واجيب يعنى هو خير في زمانهم وكذا الترك كان خيرا في زمانه

لعدم تمام النزول واحتمال النسخ فلو جمعت بين الدفتين

وسارت به الركبان الى البلدان ثم نسخ لادى ذلك

الى اختلاف عظيم

(عنى ج ١١ ص ١٤٨)

☆ احسن الحديث كتاب الله واحسن الهدى هدى محمد ﷺ

(ص ٩٠)

☆ فيه ان كتاب الله احسن من كل حديث كل المخلوق منفردا ومجمعا

وهو هدى محمد ﷺ احسن من هدى كل المخلوق منفردا ومجمعا

☆ باب الضحك والتيسم

انك لعلى خلق عظيم

☆ البغيض النافع

(ص ٨٣٩)

☆ امر المعجزة خارج عن الطب (ما فوق الاسباب)

(ص ٨٣٩ ج ١)

☆ للشارع ان يخص من شاء من العموم بما شاء

(ص ٢٣٦ ج ١)

☆ لكن الكسوة فى هذه الامة اهم لان الامور المتقدمة تتأكد حرمتها فى النفوس

صار ترك الكسوة فى العرف عضافى الاسلام واضعا فالقلوب المسلمين

(عنى ج ٢ ص ٢٣)

☆ ان الامام احمد سئل عن تقبيل قبر النبى ﷺ وتقبيل منبره فقال لا بأس بذلك

المحب الطبرى ويمكن ان يستتبط من تقبيل الحجر واستلام الاركان جواز تقبيل

فى تقبيله تعظيم الله تعالى فانه وان لم يرد فيه خبر بالنذب لم يرد بالكراهة

بعضهم كان اذ ارى المصاحف قبلها واذ ارى اجزاء الحديث قبلها و اذا قبور

الصالحين قبلها قال ولا يبعد هذا

(عنى ج ٣ ص ١٠٤)

سنة الله فى الانبياء الماضين ان لا يؤخذهم بما حل بهم اى نفى الحرج عنهم

(ص ٢٠٥ ح ٥)

منهم من يلزمك فى الصدقات

(ص ١٠٢)

(نزلت فى الخوارج اى الوهابية)

الخوارج كانوا يعيرون للنبي ﷺ فى الصدقات الوهابية اتباعهم يعيرون العلماء اهل

السنة والجماعة باعتبار الصدقات اى الفاتحة والاعراس ومجالس الخير ولكن

الوهابية اشد شر لانهم ياكلون ثم يعيرون الخ فتفكر

الدعاء عند سماع الفتح مرارا

(ص ٩٢٥)

الدعاء والطعام بين يديه

(ص ٩٨٩)

يكبر ويصل ويدعو (بين السطور) (ص ٢١٢) فيه الدعاء بعد صلاة النفل

اختلف العلماء فى رفع اليدين عند الدعاء فكرهه مالك فى رواية اجازة غيره فى كل

الدعاء

(عنى ج ٣ ص ٣٢١)

قال النووى قال جماعة من اصحابنا وغيرهم السنة فى كل دعا لدفع بلاء كالحفظ

يرفع يديه ويجعل ظهر كفيه الى السماء فاذا دعا لسؤال شى وتحصيله جعل بطون

كفيه الى السماء

(عنى ج ٣ ص ٣٥٤)

قيل كيف يكون فعلهم خيرا مما كان فى زمن رسول الله واجيب يعنى هو خير فى

زمانهم وكذا الترك كان خيرا فى زمانه لعدم تمام النزول واحتمال النسخ فلو

جمعت بين الدفتين وشارت به الركبان الى البلدان ثم نسخ لادمي ذلك

اختلاف عظيم (عني ج ١١ ص ٢٢٤)

وعدة الخوارج عشرون فرقة وقال ابن حزم اسؤهم حالا الغلاة وهم الذين يتك

الصلوات الخمس ويقولون الواجب صلاة بالعادة وصلوة بالعشى ومنهم من

نكاح بنت الابن وبنت ابن الاخ والاخت وان من قال لا اله الا الله فهو مو من ع

ولو اعتقد الكفر بقلبه (ص ٢٢٠ ج ١)

انهم انطلقوا الى آيات نزلت في الكفار الحديث

كان عبدالله بن عمرو بن عباس وابن ابي اوفى وجابر وانس بن مالك وابو

وعقبة بن عامر واقراهم رضى الله تعالى عنهم يوصون الى اخلافهم بان لا يسلم

القدرية ولا يعوذوهم ولا يصلوا اخلفهم ولا يصلوا عليهم اذاماتوا (عني ج ١١ ص ٢٢٤)

صحیح مسلم جلد اول

- ☆ انتم شهداء الله في الارض ص : ٢٠٨
- ☆ الاطلاع على وسوسة القلب ص : ٢٤٢
- ☆ التصرف في الباطن " "
- ☆ ان الله يامرك ان تقرء امتك ان امتي لا تطيق ذلك ص : ٢٣٠
(اى الاختيار فى المأمور)
- ☆ الطلب من جبرئيل وطلب جبرئيل من الله عز وجل ص : ٢٣٤
- ☆ اجمعوا على من محمد حرفا مجعلا عليه فى القرآن فهو كافر يجزى عليه احكام المرتدين ص : ٢٤
- ☆ الدليل على ان الكافر لا يصير مؤمنا الا بالاقرار بالله تعالى وبرسالة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٢٠٣
- ☆ وعجت لها فتحت لها ابواب السماء - ص : ٢٢
(على فتح ابواب السماء فى الصلاة)
- ☆ التبرك بالمصلحين واثارهم والصلاة فى المواضع التى حلوا بها وطلب التبريك منهم ص : ٢٢٣ ، ١٩٤
ص : ٣٠٥
- ☆ استقباب اجتناب مواضع الشيطان ص : ٢٣٨

- ☆ القراءة سبب نزول الرحمة وحضور الملكة ص : ٢٩٩
- ☆ استعجاب حضور مجامع الخير ودعاة المسلمين في خلق الذكر والعلم ونحو ذلك ص : ٢٩١
- ☆ قراءة سورة الاخلاص في المجلس ص : ٢٤١
- ☆ اشتكت النار الى ربها الحديث ص : ٢٢٣
- ☆ قلت والصواب الاول لانه ظاهر ظاهر الحديث ولا مانع من جملة على حقيقته فوجب الحكم بانه على ظاهره.....
- ☆ الخطاب للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم والجواب لا يبطل الصلاة عندنا وعند غيرنا. ص : ٢١٣
- ☆ فلا ازال اسجد حتى اتاه ابي النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٢١٥
- ☆ انى لاراه الاحضورا جلى ص : ٢٠٩
- ☆ رفع الصوت بالعلم جائز في المسجد عند ابي حنيفة رضى الله تعالى عنه. ص : ٢١٠
- ☆ الجلوس على الكرسي ص : ٢٨٤
- ☆ للشارع عليه الصلاة والسلام ان يخص من العموم ماشاء ص : ٢٢٢
- ☆ سماع صوت فتح باب السماء ص : ٢٤١
- ☆ الاختيار في توقيت المسح ص : ١٢٥
- ☆ عرض اعمال الامة ص : ٢٠٤
- ☆ الاطلاع على ما في القلب من الايمان والارادة وتصديق

- ☆ الصحابة بقولهم الله ورسوله اعلم - ص : ٢٢٢
- ☆ هل تدري ما احدثوا بعدك الخ - ص : ١٢٦
- ☆ المراد به المنافقون والمرتدون او اصحاب المعاصي والكبائر او اصحاب البدع وكل من احدث في الدين فهو من المطرودين عن الحوض كالمخارج والرافض وسائر اصحاب الاهواء - ص : ١٢٦
- ☆ يذكر الله تعالى في كل احيائه
- ☆ هذا الحديث اصل في جواز ذكر الله تعالى بالتسبيح والتهليل والتكبير والتحميد وشبهها من الاذكار وهذا جائز باجماع المسلمين كان يذكر الله تعالى متطهرا ومحدثا وجسدا وقائما وقاعدا ومضطجعا وما شيا - ص : ١٦٢
- ☆ اذا سمعت صوتا فناد بالصلاة اى صوت الشيطان ص
- ☆ القيام للداخل اذا كان من اهل الفضل والخير فليس من هذا بل هو جائز عند السلف والخلف - ص : ١٤٤
- ☆ تعظيم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ورويته والفرح به واعلان حضوره بالتصفيق في الصلاة - ص : ١٤٩ ، ١٤٨
- ☆ اقيموا الركوع السجود فوالله اني لاراءكم من بعدى وربما قال من بعد ظهري اذا ركعتا وسجدتم - ص : ١٨٠
- ☆ قال احمد بن حنبل وجمهور العلماء هذه الروية روية

بالعين حقيقة

(من بعدى) اى من ورأى قال القاضى وحمله

بعضهم على ما بعد الوفاة وهو بعيد عن سياق الحديث

☆ كيفية الصلاة على النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فى الصلاة

اللهم صل على سيدنا محمد - ص : ٤٥

☆ استجب العلماء قراة القران عند القبر هذا الحديث ص: ١٣١

☆ فسألوه الزاد فقال لكم كل عظم ذكر اسم الله عليه

..... وكل بكرة علف لروا بكم الخ ص : ١٨٣

☆ التصرف فى الصدر وازالة الوسوسة والكبر من القلب

ص : ١٨٨

☆ فرفع يديه وقال اللهم امتى امتى وبكى الخ ص: ١١٣

فيه استجاب رفع اليد للدعا -

☆ انما هى اى المساجد لذكر الله والصلاة وتلاوة القرآن

ص : ١٣٨

☆ التبرك بآثار الصالحين - ص : ١٩٦

☆ اسئالك مرافقتك فى الجنة - ص : ١٩٣

☆ تخصيص المكان للصلاة فى المسجد النبوى ص: ١٩٤

☆ بيننا انا نائم اتيت بمناجيات خزان الارض فوضعت

ص : ١٩٩ . ٢٠٠

فى يدي

- * أرسلت الخلق كافة ص: ١٩٩
- * أين الله قالت في السماء- ص: ٢٠٢
- * النبي اولى بكل مؤمن من نفسه الخ ص: ٢٨٥
- * اذا قام وحده فليطل ما شاء- ص: ١٨٨
- * قرنى الشيطان- قيل القرنان ناحيتا الرأس وانه على ظامره ومذا هو لا قوى- ص: ٢٠٥
- * قلت يا رسول الله عليه الصلاة والسلام مرارًا ص: ٢٩٠
- * الخطاب للنبي عليه الصلاة والسلام والمراد غيره ص: ٢٨٠
- * المجتهد لا يقلد المجتهد ص: ٢٠
- * اللهم افتح للبريين ص: ٢٩٥
- * الحكمة في اذنه شعر البطالة ان يكون في ابلغ في قطع عادتهم في ذلك وزجرهم عن مثل ذلك كما اذن لهم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في الاحرام بالحج حجة الوداع شعر امرهم بفسخه وجعله عمرة بعد ان احرموا بالحج وانما فعل ذلك ليكون ابلغ في زجرهم الخ ص: ٢٩٣
- * هو (الجمل) لك اى يا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ص: ٢٠٥
- * والله يغفر لك - ص: ٢٠٥
- * الله راهما روية عين وازال الحجب بينه وبينهما ص: ٢٩٠ (نوى)

- ☆ معرفة امور الجنة والنار تفصيلا . ص : ٢٤
- ☆ يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم الخ ص : ٩٦
- ☆ القيام والصباح عند التوسل ص : ٢٢
- ☆ السنة في كل دعاء رفع اليدين ص : ٩٣
- ☆ استحباب تكرار الدعاء ثلاثا . ص : ٢٩٣
- ☆ لو قلت نعم لوجب . ص : ٢٢٢
- ☆ الحجر الاسود لا ينفع لذاته . ص : ٢١٣
- ☆ اتاعبد الله ورسوله . ص : ٢٦٥
- ☆ اى ما اقول لكم حق — فووى — فاعتمده واستيقنوه
- ☆ كثيرا ما يقع في كلام العرب صورة التشكيك المراد به اليقين . ص : ٢٢٩
- ☆ جواز تخصيص بعض الايام لمصلحة ص : ٢٠٩
- ☆ انظروا الى هذا الخبيث يحط ب قاعدا ص : ٢٨٢
- ☆ كان لا يقتضى التكرار
- ☆ (كنا نتمتع) وكان التمتع اى تمتع العمرة الى الحج مرة وهى حجة الوداع . ص : ٢٢٢
- ☆ فعله لبيان الجواز ويكون فى حقه حينئذ افضل . ص : ٢٥٣
- ☆ الحديث ينسخ بعضه بعضا كما ينسخ القرآن بعضه بعضا . ص : ١٥٥
- ☆ النسخ فى الحديث والقرآن

- * عادة مسلم وغيره من أئمة الحديث يذكرون الأحاديث التي يرونها منسوخة ثم يعقبونها بالناسخ - ص : ١٥٦
- * جواز الاجتهاد في زمن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ١٦١
- * مفهوم العدد باطل عند جمهور الأصوليين - ص : ٢٢١
- * لولا اني رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يفعله لعد افعله - ص : ٢٢٥
- * ما رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي سجدة الضحى قط واني لا سجدتها الخ - ص : ٢٢٩
- * كان يفعل لا يلزم منه الدوام ولا التكرار عند الاكثرين والمحققين من الأصوليين - ص : ٢٥٢
- * واصل بن عبد الرحمن كان يختم القرآن كل ليلتين - ص : ٢٦٢
- * كانت عائشة رضي الله تعالى عنها اذا عملت العمل لزمته - ص : ٢٦٦
- * كان آل محمد اذا عملوا عملا اثبتوه - ص : ٢٦٦
- * كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا عمل عملا اثبته - ص : ٢٥٦
- * الصعابة كلهم عدول - ص : ٢٨٩
- * القراءة بالاحرف اسبغة كانت في اول الامر خاصة عادت الى قراءة واحدة - ص : ٢٢٤
- (التقليد الشخصي)

- ☆ فقال فقهاء الانصار اما ذو رأينا الخ ص: ٢٢٨
- ☆ يرجع الناس بالدنيا وترجعون برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ص: ٢٢٨ / ٢٢٩
- ☆ يا للمهاجرين يا للانصار لبيك يا رسول الله ص: ٢٢٩
- ☆ الله ورسوله امن ص: ٢٢٩
- ☆ ادع الله لهم بالبركة ص: ٢٣
- ☆ (الدعاء للصحابه رضى الله تعالى عنهم وكذلك الفاتحة لهم) ص: ٢٢ / ٢٢
- ☆ الاختلاف في جواز السهو وامتناعه ص: ٢١٢
- ☆ لك بها عذق في الجنة ص: ٢١١
- ☆ اناسر ضيكن ولا نسوك الخ ص: ١١٣
- ☆ الا تقول يا رسول الله ص: ١٣٩
- ☆ كيف انتم يا اهل البيت ص: ٢٦
- ☆ اى ازواجه صلى الله تعالى عليه وسلم
- ☆ ان عاشورا يوم من ايام الله الخ ص: ٣٥٨
- ☆ ان الله نيورها (القبور) لهم بصلاقي ص: ٣١٠
- ☆ حتى تمنيت ان اكون انا ذلك الميت ص: ٣١١
- ☆ الدعاء على الطعام ص: ٣٩٢
- ☆ عادة المحدثين انهم يذكرون اولا منسوخا ثم يذكرون ناسخا ص: ١٥٩

- ☆ انا اشفيكم من ذلك - ص: ١٥٦
- ☆ لا يقال يا خالق القردة والخنازير ويا رب الشر ونحو هذا - ص: ٢٦٣
- ☆ امين الله قالت في السماء - ص: ٢٠٣
- ☆ فلما اسن بنى الله صلى الله تعالى عليه وسلم اوتر بسبع - ص: ٢٥٩
- ☆ يئبني الادب مع الائمة الكبار - ص: ٢٦٣
- ☆ البدعة خمسة اقسام - ص: ٢٨٥
- ☆ الدعاء على الطعام - ص: ٣٦٢
- ☆ كل عمل ابن آدم له الا الصيام - ص: ٣٦٣
- ☆ من صلى صلاة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج غير تمام - ص: ١٦٩
- ☆ لا صلاة الا بقراءة - ص: ١٤٠
- ☆ من قرأ بام القرآن فقد اجزأت عنه ومن زاد فهو افضل - ص: ١٤٠
- ☆ وفي رواية فهو خير - ص: ١٤٠
- ☆ ايكم قرأ او ايكم القارى - ص: ١٤٩
- ☆ قال حين قرأ المقتدى في صلاة الظهر او العصر - ص: ١٤٣
- ☆ اذا قرء فانصتوا صحيح عند مسلم - ص: ١٤٣
- ☆ اذا قال القارى غير المنضوب عليهم ولا الضالين فقال من - ص: ١٤٩
- ☆ خفف آمين الخ - ص: ١٤٩
- ☆ واذا قال ولا الضالين فقولوا آمين - ص: ١٤٠

- ☆ قال زيد بن ثابت لا قراءة مع الامام في شئ ص: ٢١٥
- ☆ لا صلاة بحضرة طعام ص: ٢٠٨
- ☆ كان يصلى وهو حامل امامة بنت زينب ص: ٢٠٥
- ☆ الصلاة خلف عبد الرحمن بن عوف رضى الله تعالى عنه ص: ١٣٣
- ☆ ان صلى (الامام) قائما فصلوا قِياما وان صلى قاعدا فصلوا قعودا ص: ١٤٤

(هذا منسوخ بالنقل الآخر)

- ☆ سماع الميت بكاء اهله ص: ٢٠٢
- ☆ الموت ليس بافناء ولا اعدام انما هو انتقال وتغير حال واعدام للمسجد دون الروح ص: ٢٠١
- ☆ الدعاء لانسان معين في الصلاة ص: ٢٣٤
- ☆ الدعاء للمستضعفين في الصلاة ص: ١٤٩
- ☆ اذا حضرتم المريض او الميت فقولوا خيرا ص: ٢٠٠
- ☆ اى الدعاء والاستنفار الى
- ☆ استحباب الدعاء للميت عند موته ولاهله الى ص: ٢٠١
- ☆ يستحب رفع الصوت بالذكر بعد المكتوبة عند البعض ص: ٢١٤
- ☆ رفع الصوت بالعلم والخصومة في المسجد ص: ٢١٠
- ☆ كره الناس تغير هيئة المسجد واحبوا ان يدعه على

ص: ٢٠١

مِائَةُ الْ

ص: ١٩٤

* تخصيص المكان للصلاة في المسجد

ص: ٢٦٣

* المشرك يطلق على كل كافر

* اذا قال القارى غير المنضوب عليهم آمين ص: ١٤٩

ايكم القارى (اى خلف الامام)

- ☆ الا ينظر المصلي اذا كيف يصلي فانما لنفسه وانى والله لا يبصر من ورأى كما ابصر
(ص)
- ☆ بين ايدي
- ☆ يرغب الى الخلق حتى ابراهيم عليه السلام
(ص)
- ☆ فتلا عتافي المسجد انا شاهد (اي حاضر)
- ☆ مامن شئ لم اكن رايته الا قدر ايته في مقامى هذا
(ص ٩٨)
- ☆ حتى الجنة والنار الخ
- ☆ مامن شئ توعدونه الا قدر ايته في صلاتى هذه
(ص)
- ☆ انى رايت الجنة لو اخذته لا كلتم منه بقيت الدنيا ورايت النار الخ
(ص)
- ☆ عرض على كل شئ تولجونه اى من جنة ونار وقبر ومحشر وغيرها فعرض
(ص)
- ☆ على الجنة وعرضت على النار الخ
- ☆ هذا اولى واشبه بالفاظ الحديث الخ (نوى)
- ☆ رايت فى مقامى هذا كل شئ وعدتم
(ص)
- ☆ ياتى قبا كل سبت
- ☆ شد الرحال والسفر لزيارة قبر النبى عليه الصلاة والسلام الخ
(ص)
- ☆ ان الله تعالى خص جبرئيل بالوحى والغيب
- ☆ التمسك بالعموم اى ما انزل على فى الحمر شئ الا هذه الآية الفاذة الجامعة
(ص)
- ☆ لست مثلنا يا رسول الله ﷺ
(ص)
- ☆ وهو ابلىغ فى التفهم والتدبر من قراته بنفسه
(ص)

صحیح مسلم جلد دوم

الاختلاف في أطيب المكاسب - ص : ١٥

الثواب والاجر في الاخرة مختص بالمسلمين - ص : ١٥

الكاهن هو الذي يدعى بمطالعة علم الغيب ص ١٩٠

التبرك بآثار الصالحين ص ٣

الاجماع على المتبرك بآثار النبي صلى الله

تعالیٰ علیہ وسلم - ص : ۱۶۹ ، ۱۸۰

الدعاء والصدقة يصل ثوابها الى الميت

بالاجماع - ص : ۴۱

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مصوم عن

الكذب و من تغير شي من الاحكام في صحته

و مرضیه - ص : ۴۲

الاخبار بطول عمر سعد رضي الله تعالى عنه

و هو من المعجزات - ص : ٣٠

الاخبار عن النيب - ص: ١٠٢، ١٢٤، ١٢٨، ٢١٠، ٢٠٥

Y91, P29, Y34, Y43, Y44, Y45, Y46, Y47, Y48, Y49, Y50, Y51, Y52, Y53, Y54, Y55, Y56, Y57, Y58, Y59, Y60, Y61, Y62, Y63, Y64, Y65, Y66, Y67, Y68, Y69, Y70, Y71, Y72, Y73, Y74, Y75, Y76, Y77, Y78, Y79, Y80, Y81, Y82, Y83, Y84, Y85, Y86, Y87, Y88, Y89, Y90, Y91, Y92, Y93, Y94, Y95, Y96, Y97, Y98, Y99, Y100, Y101, Y102, Y103, Y104, Y105, Y106, Y107, Y108, Y109, Y110, Y111, Y112, Y113, Y114, Y115, Y116, Y117, Y118, Y119, Y120, Y121, Y122, Y123, Y124, Y125, Y126, Y127, Y128, Y129, Y130, Y131, Y132, Y133, Y134, Y135, Y136, Y137, Y138, Y139, Y140, Y141, Y142, Y143, Y144, Y145, Y146, Y147, Y148, Y149, Y150, Y151, Y152, Y153, Y154, Y155, Y156, Y157, Y158, Y159, Y160, Y161, Y162, Y163, Y164, Y165, Y166, Y167, Y168, Y169, Y170, Y171, Y172, Y173, Y174, Y175, Y176, Y177, Y178, Y179, Y180, Y181, Y182, Y183, Y184, Y185, Y186, Y187, Y188, Y189, Y190, Y191, Y192, Y193, Y194, Y195, Y196, Y197, Y198, Y199, Y200, Y201, Y202, Y203, Y204, Y205, Y206, Y207, Y208, Y209, Y210, Y211, Y212, Y213, Y214, Y215, Y216, Y217, Y218, Y219, Y220, Y221, Y222, Y223, Y224, Y225, Y226, Y227, Y228, Y229, Y230, Y231, Y232, Y233, Y234, Y235, Y236, Y237, Y238, Y239, Y240, Y241, Y242, Y243, Y244, Y245, Y246, Y247, Y248, Y249, Y250, Y251, Y252, Y253, Y254, Y255, Y256, Y257, Y258, Y259, Y260, Y261, Y262, Y263, Y264, Y265, Y266, Y267, Y268, Y269, Y270, Y271, Y272, Y273, Y274, Y275, Y276, Y277, Y278, Y279, Y280, Y281, Y282, Y283, Y284, Y285, Y286, Y287, Y288, Y289, Y290, Y291, Y292, Y293, Y294, Y295, Y296, Y297, Y298, Y299, Y300, Y301, Y302, Y303, Y304, Y305, Y306, Y307, Y308, Y309, Y310, Y311, Y312, Y313, Y314, Y315, Y316, Y317, Y318, Y319, Y320, Y321, Y322, Y323, Y324, Y325, Y326, Y327, Y328, Y329, Y330, Y331, Y332, Y333, Y334, Y335, Y336, Y337, Y338, Y339, Y340, Y341, Y342, Y343, Y344, Y345, Y346, Y347, Y348, Y349, Y350, Y351, Y352, Y353, Y354, Y355, Y356, Y357, Y358, Y359, Y360, Y361, Y362, Y363, Y364, Y365, Y366, Y367, Y368, Y369, Y370, Y371, Y372, Y373, Y374, Y375, Y376, Y377, Y378, Y379, Y380, Y381, Y382, Y383, Y384, Y385, Y386, Y387, Y388, Y389, Y390, Y391, Y392, Y393, Y394, Y395, Y396, Y397, Y398, Y399, Y400, Y401, Y402, Y403, Y404, Y405, Y406, Y407, Y408, Y409, Y410, Y411, Y412, Y413, Y414, Y415, Y416, Y417, Y418, Y419, Y420, Y421, Y422, Y423, Y424, Y425, Y426, Y427, Y428, Y429, Y430, Y431, Y432, Y433, Y434, Y435, Y436, Y437, Y438, Y439, Y440, Y441, Y442, Y443, Y444, Y445, Y446, Y447, Y448, Y449, Y450, Y451, Y452, Y453, Y454, Y455, Y456, Y457, Y458, Y459, Y460, Y461, Y462, Y463, Y464, Y465, Y466, Y467, Y468, Y469, Y470, Y471, Y472, Y473, Y474, Y475, Y476, Y477, Y478, Y479, Y480, Y481, Y482, Y483, Y484, Y485, Y486, Y487, Y488, Y489, Y490, Y491, Y492, Y493, Y494, Y495, Y496, Y497, Y498, Y499, Y500, Y501, Y502, Y503, Y504, Y505, Y506, Y507, Y508, Y509, Y510, Y511, Y512, Y513, Y514, Y515, Y516, Y517, Y518, Y519, Y520, Y521, Y522, Y523, Y524, Y525, Y526, Y527, Y528, Y529, Y530, Y531, Y532, Y533, Y534, Y535, Y536, Y537, Y538, Y539, Y540, Y541, Y542, Y543, Y544, Y545, Y546, Y547, Y548, Y549, Y550, Y551, Y552, Y553, Y554, Y555, Y556, Y557, Y558, Y559, Y560, Y561, Y562, Y563, Y564, Y565, Y566, Y567, Y568, Y569, Y570, Y571, Y572, Y573, Y574, Y575, Y576, Y577, Y578, Y579, Y580, Y581, Y582, Y583, Y584, Y585, Y586, Y587, Y588, Y589, Y590, Y591, Y592, Y593, Y594, Y595, Y596, Y597, Y598, Y599, Y600, Y601, Y602, Y603, Y604, Y605, Y606, Y607, Y608, Y609, Y610, Y611, Y612, Y613, Y614, Y615, Y616, Y617, Y618, Y619, Y620, Y621, Y622, Y623, Y624, Y625, Y626, Y627, Y628, Y629, Y630, Y631, Y632, Y633, Y634, Y635, Y636, Y637, Y638, Y639, Y640, Y641, Y642, Y643, Y644, Y645, Y646, Y647, Y648, Y649, Y650, Y651, Y652, Y653, Y654, Y655, Y656, Y657, Y658, Y659, Y660, Y661, Y662, Y663, Y664, Y665, Y666, Y667, Y668, Y669, Y670, Y671, Y672, Y673, Y674, Y675, Y676, Y677, Y678, Y679, Y680, Y681, Y682, Y683, Y684, Y685, Y686, Y687, Y688, Y689, Y690, Y691, Y692, Y693, Y694, Y695, Y696, Y697, Y698, Y699, Y700, Y701, Y702, Y703, Y704, Y705, Y706, Y707, Y708, Y709, Y710, Y711, Y712, Y713, Y714, Y715, Y716, Y717, Y718, Y719, Y720, Y721, Y722, Y723, Y724, Y725, Y726, Y727, Y728, Y729, Y730, Y731, Y732, Y733, Y734, Y735, Y736, Y737, Y738, Y739, Y740, Y741, Y742, Y743, Y744, Y745, Y746, Y747, Y748, Y749, Y750, Y751, Y752, Y753, Y754, Y755, Y756, Y757, Y758, Y759, Y760, Y761, Y762, Y763, Y764, Y765, Y766, Y767, Y768, Y769, Y770, Y771, Y772, Y773, Y774, Y775, Y776, Y777, Y778, Y779, Y780, Y781, Y782, Y783, Y784, Y785, Y786, Y787, Y788, Y789, Y790, Y791, Y792, Y793, Y794, Y795, Y796, Y797, Y798, Y799, Y800, Y801, Y802, Y803, Y804, Y805, Y806, Y807, Y808, Y809, Y810, Y811, Y812, Y813, Y814, Y815, Y816, Y817, Y818, Y819, Y820, Y821, Y822, Y823, Y824, Y825, Y826, Y827, Y828, Y829, Y830, Y831, Y832, Y833, Y834, Y835, Y836, Y837, Y838, Y839, Y840, Y841, Y842, Y843, Y844, Y845, Y846, Y847, Y848, Y849, Y850, Y851, Y852, Y853, Y854, Y855, Y856, Y857, Y858, Y859, Y860, Y861, Y862, Y863, Y864, Y865, Y866, Y867, Y868, Y869, Y870

٢٩٠ ، ٣٠٢ ، ٣٠٨ ، ٣٠٩ ، ٣١٠ ، ٣١١ ، ٣٨٣ ، ٣٤٠ ، ٣٣٩ ، ٣٩٠ ، ٣٩٢

٣٩٣ ، ٣٩٣ ، ٣٩٥ ، ٣٩٦ ، ١١٥ ، ٣٨٤

البدعة الحسنة والبدعة السيئة - ص : ٩٠

سيدنا مولى المسلمين على رضى الله تعالى عنه كان
ينظم لأثار الشيخين ابى بكر وعمر رضى الله تعالى عنهما

لا امان لمال حربى - ص : ٨٠

انواع فحل المدينة مائة وعشرون نوعا - ص : ٨٥

ما انهمز النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قط فى

موطن من المواطن - ص : ٨٤

جبت الشمس للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم مرتين

يوم الخندق وصبيحة الاسراء - ص : ٨٥

الغضب لله و لرسوله - ص : ٨٨

افقد الاجماع على صحة خلافة ابى بكر

الصديق رضى الله تعالى عنه - ص : ٩٢

رفع اليدين فى الدعاء - ص : ٩٣ ، ١٢٣

و عند دعاء المغفرة - ص : ٣٠٣

لا باس برفع الصوت فى الدعاء - ص : ٩٣ ، ١٠٨

و كان اذا دعا دعا ثلاثا واذا سال سال ثلاثا

استجاب الذكر والدعاء بعد صلاة الصبح - ص : ٢٥٥

يستحب القيام لاهل الفضل اذا قبلوا عند

جماهير العلماء - ص : ٩٥

يبلغ صوت عباس رضى الله تعالى الى ثمانية اميال^ط

يستحب بيان احوال رسول الله صلى الله تعالى عليه

ولم واصحابه و غزواتهم عند اجتماع المسلمين - ص : ١٠٢

و اجتماعهم على الطعام و جواز دعائهم اليه قبل

اداركة الخ - ص : ١٠٢

يستحب تكرير الدعاء ثلاثا. ص : ١٠٨

انما ملك الجبال وقد بعثني ربك اليك لأمري

بأمرك بما شئت - ص : ١٠٩

والله لحما رسول الله صلى الله تعالى عليه ولم

اطيب ريحا منك - ص : ١١٠

كان عامر رجلا شاعرا - ص : ١١١

و حبت يا رسول الله لولا امتعتنا به - ص : ١١٢

ما استغفر رسول الله لا انسان يخلصه الا اشتهد - ص : ١١٥

الصحابة كلهم عدول قدوة لا نمالة فيهم رضى الله

تعالى عنهم - ص : ١٢٢

اغثنني يا رسول الله — في يوم القيامة - ص : ١٢٣

لا املك لك من الله شيئا اى الا باذن الله تعالى

ص : ١٢٣

ختم النبوة — انه لا نبي بعدى - ص : ١٢٤ ، ٢٢٨

انا اللبنة - ص : ٢٤١ ، ٢٤٨

خروج دجالين كذابين مدعى النبوة الكاذبة - ص ٣٩٤
الخوارج والقرامط من الفرق الضالة دعاة على

ابواب جهنم - ص : ١٢٤

ماسرتم ميسرا ولا قطعتم واديا الا كانوا معكم - ص ١٣١
المراد بما ذبح على الضب وما اهل به بفير الله

ماذبح للاصنام - ص : ١٣٥ ، ١٦٠

قلذبح على اسم الله - ص : ١٥٣

حرم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

الحمد الالهية - ص : ١٣٩

ان الله ورسوله ينهيانكم ص : ١٥٠

اجمع المسلمون على تحريم شجره ودمه وسائر

اجزائه - ص : ١٥٠

الانبياء عليهم الصلاة والسلام منزهون عن النقائص

في الخلق والخلق ونزههم الله تعالى عن كل عيب ومن

كل ما يفيض العيون وينفر القلوب - ص : ٢٢٤

ما بعث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الا محملا

ومحرما - ص : ١٥١

هجر ان اهل البدع والفسوق - ص: ١٥٢، ٣٦٣، ٣٦١
اسم ام الحسن البصرى خيرة رضى الله تعالى عنهما ص: ١٦٨
شرب من زمزم وهو قائم - ص: ١٤٣
بسم الله اللهم تقبل من محمد و آل محمد
ومن امة محمد - ص: ١٥٦
يكراه ان يوتر غيره بموضعه من الصف الاول - ص: ١٤٣
ثبت باحاديث صحيحة ان النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم تكلم بالفارسية غير العربية - ص: ١٤٨
فدبح لهم - ص: ١٤٤
الدعاء على الطعام بالبركة - ص: ١٤٩
كرامة ظاهرة لابي بكر الصديق رضى الله
تعالى عنه - ص: ١٨٥
المحققون لا يعتدون بقول داود في الاجماع
والخلاف - ص: ١٨٤
نفسها للمرضى لنستشفى بها - ص: ١٩٠
لع يورث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص: ١٩٦
انما بعثت قاسما اقسم بينكم - فانما انا قاسم
اقسم بينكم - ص: ٢٠٤
بيعة الصبي بيعة تبريك وتشريف لا بيعة

هجر ان اهل البدع والفسوق - ص: ١٥٢، ٣٩٢، ٣٩١
اسم ام الحسن البصري خيرة رضى الله تعالى عنهما - ص: ١٦٨
شرب من زمزم وهو قائم - ص: ١٤٣
بسم الله الله تقبل من محمد وآل محمد
ومن امة محمد - ص: ١٥٦
يكراه ان يؤثر غيره بموضعه من الصف الاول - ص: ١٤٣
ثبت باحاديث صحيحة ان النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم تكلم بالفارسية غير العربية - ص: ١٤٨
فذبح لهم - ص: ١٤٤
الدعاء على الطعام بالبركة - ص: ١٤٩
كرامة ظاهرة لابي بكر الصديق رضى الله
تعالى عنه - ص: ١٨٥
المحققون لا يعتدون بقول داود في الاجماع
والخلاف - ص: ١٨٤
فعلسها للمرضى ليشفى بها - ص: ١٩٠
لع يورث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص: ١٩٦
انما بشت قاسما اقم بينكم - فانما انا قاسم
اقم بينكم - ص: ٢٠٤
بيعة الصبي بيعة تبريك وتشريف لابيعة

تکلیف - ص : ۲۰۹

استجاب الدعاء للمولود عند تحنيكه ومسحه بل

للبزيت - ص : ۲۰۹

بقول المسلمين كلمهم في التشهد السلام عليك ايها

النبي ورحمة الله وبركاته - ص : ۲۱۲

يجب توقيف النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بما

تقتضى مرتبة كما امر الله تعالى - ص : ۲۲۵

العلم بما في الفد - ص : ۲۳۶ ، ۲۴۹

الاخبار عن ما في الفد و باي ارض تموت - ص : ۲۴۹

انا اخذكم عن النار - ص : ۲۳۸

اما شعرت ما عملوا بعدك - ص : ۲۳۹

استفهام انكارى كما في او ما عملت - ص : ۲۲۳

المراد بهم الذين ارتدوا عن الاسلام - ص : ۳۸۳

انى والله لا نظر الى حوضي آلان - ص : ۲۵۰

انى قد اعطيت مفاتيح خزان الارض - ص : ۲۵۰

اعطيت الكثرين الاحمر والاسود - ص : ۳۹۰

كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم احسن الناس

واجود الناس واشجع الناس - ص : ۲۵۲

الملئكة يراهم الصحابة والاولياء - ص : ۲۵۲ ، ۳۱۴

فيه فضيلة زيارة الصالحين والاصحاب

يستحب تقليد السيف في العنق - ص : ٢٥٢

للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم الف اسم - ص : ٢٦١
السنزه عمار خض النبي عليه الصلاة والسلام ليس

بقتوى - ص : ٢٦١

لو صدر مثل هذا الكلام في شأن النبي صلى الله عليه
وسلم اليوم كان كفرا وجرت على قائله احكام المرتدين - ٢٦٢
لا تسألوني عن شئ الا اخبرتكم به ما دمت

في مقامى هذا - ص : ٢٦٣

سلوني عما شئتم - ص : ٢٦٣

يستحب الدفن في المواطن المباركة والقرب من

مدافن الصالحين - ص : ٢٦٤

المختصر حى موجود عند جمهور العلماء - ص : ٢٦٩

وهو الصحيح - ص : ٢٧١

ستينا موسى عليه الصلاة والسلام قائم يصلى

في قبره - ص : ٢٩٨

الادب مع العالم وحرمة المشايخ وترك الاعتراض

عليهم وتاويل ما لا يفهم ظاهره من افعالهم وحركاتهم

واقوالهم - ص : ٢٤٠

ستيدنا معويه رضى الله تعالى عنه من العدول
الفضلاء والصحابه النجباء - ص : ٢٤٢
و غاية محبة الله تعالى لمبدئه كشف الحجب
عن قبله حتى يراه بصيرته - ص : ٢٤٢
الصالحى يحسن فى حقه الانقطاع الى النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٢٤٢
اذكركم الله فى اهل بيتى - ص : ٢٤٩
لم يقبض نبي قط حتى يرى مقعده فى الجنة ثم
يخير - ص : ٢٨٩
جواز النوم فى المسجد - ص : ٢٨٠
عند الشافعية لا كراهة بالنوم فى المسجد - ص : ٢٩٨
زيارة الصالحين و فضلها - ص : ٢٩١ ٣١٢
معاينة الرجل للرجل القادم مستحبة وهو الصريح - ص : ٢٨٣
يجوز اماراة الفضول و قوليته على الفاضل للضرورة - ص : ٢٨٣
الغيرة مسامح للنساء لا عقوبة عليهن فيها لما
جبلن عليه من ذلك - ص : ٢٨٣
يحرم ايداء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بكل
حال و على كل وجه - ص : ٢٩٠
عدم اظهار سر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

على احد - ص : ٢٩٩

كتمان الاسرار الالهية طريق العارفين وخواص

الاولياء والصحابه رضى الله تعالى عنهم - ص : ٣١١

يتعجب انشاد الشعر في المسجد اذا كان في مدح

الاسلام وامله او هجاء الكفار - ص : ٣٠٠

خشي واشتفى - نسبة الشفاء الى حاتم بن

ثابت رضى الله تعالى عنه - ص : ٣٠١

الجهنم بالقرآن فضيلة اذا لم يكن فيه ايذاء للنائم

او مصل او غيرهما او رياء - ص : ٣٠٣

ان ذكرني في نفسه ذكرته في نفسه وان

ذكرني في ملاء ذكرته في ملاء هم خير منه - ص : ٣٢٢

٣٢٥

الله ورسوله مولا هم - ص : ٣٠٦

الاخبار عن الفتن والحروب وارتداد من

الغرب معجزات - ص : ٣٠٨ ، ٣١٩

لواقم على الله لآبره - ص : ٣١١

نعم وابيت لا تراء به حقيقة القسم - ص : ٣١٢

رب اشقت مدفوع بالابواب لواقم على الله

لآبره - ص : ٣٢٩

لو كان الدين عند الثريا لذهب به رجل

من الفارس : ٣١٢

السلام على الميت في قبره وغيره وتكرير السلام

ثلاثاً ص ٣١٢

الكلام مع الميت ايضا

اثبات كرامات الاولياء — الصواب جريان

الكرامات بقلب الاعيان واحضار الشئ من العدم ونحوه ص ٣١٣

كرامات الاولياء تقع باختيارهم وطلبهم وهو الصحيح ص ٣١٣

البهائم تحشر يوم القيامة - ص : ٣٢٠

ما تواضع احد لله الا رفعه الله - ٣٢١

التفصيل في مسألة الغيبة - ص : ٣٢٢

او ما عملت استغفار النكاري (ومثله اما شعرت ص ٣٢٣)

وجب حمل اللفظ على ظاهره شرعا اذا (لا) يمنعه

عقل ولا شرع - ص : ٣٢٠

معنى حديث فان الله تعالى خلق آدم على صورته - ٣٢٠

غفران الذنوب بلا قوبة اذا شاء الله غفرانها - ص ٣٢٩

سؤال رجل "متى الساعة" وجواب النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم له "وما اعددت لها" ص : ٣٣١

اطفال المشركين في الجنة - ص : ٣٣١

اختلاف المذاهب في اطفال المشركين باعتبار الآخرة ص ٣٣٤

ولا يشترط في الانتفاع لمحبة الصالحين

ان يعمل عملهم اذ لو علمه لكان منهم - ص : ٣٣١

و ليقض الله على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم ما احب^{٣٣٠}

لكلام الملك وتصرفه اوقات - ص : ٣٣٢ ، ٣٣٣

ثم يخرج الملك بالصيغة في يده فلا يزيد

على امر ولا ينقض - ص : ٣٣٣

العلم بالمتشابهات - ص : ٣٣٩

ات الذي اعطاه الله علم كل شئ - ص : ٣٣٥

مناظرة اهل العالم على سبيل الفائدة و اظهار

الحق لجاته باجماع المسلمين - ص : ٣٣٩

من سن في الاسلام سنة حسنة فحصل بها بعده

(الحديث - ص : ٣٣١)

سواء كان ذلك الامر الجديد تعليم علم او عبادة

او ادب او غير ذلك - ص : ٣٣١

تبديل الهيئة - ص : ٣١١

الصحيح ان ذكر اللسان مع حضور القلب افضل

من ذكر القلب وحده - ص : ٣٣٣

الله في عون العبد ما كان العبد في

عون اخيه - ص : ٣٣٥

يستحب اجتماع المسلمين لتلاوة القرآن في
المسجد وغيرها عند الجمهور - ص : ٣٣٥
المصافحة عند الفرح والقيام لأكرام القادم والهرولة
الى لقاءه بشاشة - ص : ٣٦٢
يستحب التبشير والتهنئة لمن تجددت له نعمة
ظاهرة او اندفعت عنه كربة شديدة سواء كانت
من امور الدنيا او الدين - ص : ٣٦٢
فوالله ما علت على اهلى الاخيرا - ص : ٣٦٥، ٣٦٦
قال الجمهور ان الروح معلومة - ص : ٣٤٢
ليس في الآية دليل على ان النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم لا يعلم الروح - ص : ٣٤٢
الامة مجتمعة على عصمة النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم من الشيطان في جسمه وخاطبه ولسانه - ص : ٣٤٢
احب العمل الى الله ادومه وان قل - ص : ٣٤٤
سمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صوت سقوط
حجر رمى به في النار منذ سبعين خريفاً - ص : ٣٨١
والصحابه ايضا رضى الله تعالى عنهم - ص : ٣١١، ٣١٩
الظلم مستحيل في حق الله تعالى - ص : ٣٨١
الخوارج ومنظور المعتزلة ينكرون عذاب القبر

(ر و ثوابه) ص : ٣٨٦

سماع الموتى - ص : ٣٨٤

من كثر سواد قوم جرى عليهم حكمهم في

ظواهر عقوبات الدنيا - ص : ٣٨٩

رؤية مشارق الارض و مغاربها - ص : ٣٩٠

قول الصالحين والله اني لا علم بكل فتنة الميث

فاخبرنا بما كان وبما هو كائن - ص : ٣٩٠

الا ان الفتنة هُصِنَا من حيث يطع قرن الشيطان ص ٣٩٣

ان الله عز وجل يوحى الى الانبياء عليهم الصلاة

والسلام علم الغيب - ص : ٣٩٤

اظهار المعجزة على يد الكاذب المدعى للنبوّة

ليس بممكن - ص : ٣٩٢

النداء الصلوة جامعة - ص : ٣٩٣ ، ٣٩٥

لا تقوم الساعة الا على شرار الناس - ص : ٣٩٦

بعثت انا والساعة كهاتين وضم السبابة والوسطى ص ٣٩٦

ان الله تعالى حرم على الارض ان تاكل اجساد

الانبياء - ص : ٣٩٤

ظن سوء بالانبياء كفر بالاجماع - ص : ٣٩٦

تجوز خلق العالم والذكر في المساجد - ص : ٣٩٤

الدخول في مجلس ذكر الله او مجلس رسول الله
صلى الله تعالى عليه واله وصحبه وسلم او مجمع اوليائه يستلزم
القرب من الله عز وجل - ص : ٢١٤

الاجماع على جواز الرقية اذا كانت بالآيات
واذكار الله تعالى - ص : ٢١٩

استحباب تكرير الدعاء عند حصول الامور المكروهات
دعا شمر دعاء شمر دعا - ص :

الامر بالاستغفار للميت - ص : ٢٣٥

الاجماع على استحباب النفث في الرقية ص ٢٢٢

ان الذراع تقبرني انها مسمومة - ص : ٢٢٢

من استطاع منكم ان ينفع اخاه فليفع - ص : ٣٢٣

المراد بالارض (في تربة ارضنا) جملة الارض

اوارض المدينة خاصة لبركتها - ص : ٣٢٣

يجوز اخذ الاجرة على الرقية بالفاتحة والذكر

بالاجماع - ص : ٢٢٣

الناظر نوع من الحية اذا وقع نظره على عين

انسان مات من ساعته - ص : ٢٣٥

النهي عن عبدي وامتي اذا استعمل على سبيل

التعاضد والارتفاع لا للوصف والتعريف - ص : ٢٣٨

الاستجمار بالالوة سنة - ص : ٢٩٣
سمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مات به بيت من
الاشعار - ص : ٢٣٩

يستحب الطيب للرجال يوم الجمعة والعيد وعند
حضور مجامع المسلمين ومجالس الذكر والعالم - ص : ٢٣٩
قد اجمع المسلمون على ان الكلمة الواحدة من
هجاء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم موجبة الكفر ص : ٢٣٠
قال العلماء كافة الشعر كلام حسنه حسن وقبيحه
قبيح وهو الصواب - ص : ٢٣٠

قد يترك البيان لسبب المفسدة - ص : ٢٣٣
يستحب للامام اقبال المصلين بوجهه بعد السلام - ص : ٢٣٥
بيننا انا نأثم اتيت خزائن الارض - ص : ٢٣٣
يستحب للامام اقبال المصلين بوجهه بعد السلام - ص : ٢٣٥
الدعاء على باير الحديبة - ص : ١٢٩

كيف يعرف نسخ الحديث - ص : ١٥٩
متى الساعة يا رسول الله - ص : ٣٣١
الاصح انها على ظاهرها - ص : ٣٨٠
ما ادرك ما يدويه - ص : ٢٢٣

التبرك بشعره عليه الصلاة والسلام - ص : ٢٥٩

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته بالاجماع - ص ٢١٢

القيام والاستقبال اكراما - للقادم - ص ٣٦٣

الاجماع حجة - ص ١٣٣

هذا مني وانا منه هذا مني وانا منه - ص ٢٩٥

فهم مني وانا منهم - ص ٣٠٣

الحكمة والفضيلة في عدد سبع تمرات - ص ١٨١

اعلم ان الامة مجمعة على عصمة النبي صلى الله

تعالى عليه ولم من الشيطان في جسمه وخاطره ولسانه - ص ٣٤٩

اللهم اجعل في قلبي نورا - الميت - فقال النور

في جميع اعضائه جسمه وتصرفاته وتقلباته وحالاته

نائب شريف - ج ١ - ص ١٩٨

اجر الصدقة للميت و للمتصدق - ص ٣١

عمر بن يونس الحنفي - ص ١٠١

فيه استشارة الاصحاب و اهل الراي - ص ٢٢٩/١٠٢

كرامة - ص ١١٥

وضع سيدنا جابر رضي الله تعالى عنه غضنين

على القبرين لتخفيف العذاب - ص ٣١٨

التصرف في الحر والبرد - ص ١٠٤

من يردهم عنا وله الجنة - ص ١٠٤

- التصرف على ملك الجبال - ص : ١٠٩
- تكثير الماء وإبراء عين على رضى الله تعالى عنه ص : ١١٦
- طلب الدعا لأحياء الميت - ص : ٢٣٥
- الاذن لدفع شر الغيلان - ص : ٢٣١
- التبرك بماء بئر ناقة صالح عليه الصلاة والسلام ص : ٢٣١
- فكافوا يرسلون الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من البائنها فيسقيناه - ص : ٣١٠
- استحباب الدعا عند قيام الحرب - ص : ١٠٠
- النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لم يقصد بكلامه ذلك الشعر ولا اراده فلا يعد شعرا - ص : ١٠١
- الحيا بحياكم والممات بماتكم - ص : ١٠٣
- سيجعل الله له فرجا مخرجاً - ص : ١٠٥
- هذا مصرع فلان - ص : ١٠٢
- اعلم الله تعالى ذلك اى فتح خير - ص : ١١١
- هلا امتعتنا به اى وددنا انك لو اخذت الدعا بهذا الى وقت اخر الا
- العلم بالكتابة - ص : ١٠٥
- رفع الصوت بالاشعار ص : ١١٢
- انشاد الاشعار بالجماعة - ص : ١١٣

ان اعطيتها عن مسألة لشاد وان اعطيتها من
غير مسألة اعنت عليها - ص : ١٢٠

اقول اذا كان كذلك فالانبياء على نبينا وعليهم
الصلاة والسلام اعطوا نبوة و اماراة من غير مسألة فيعيرهم
الله تعالى في الاحكام ففي كل حكمهم حكمة - فقد بر
اما انا فانا انا واقوم وارجو في قومتى ما ارجو
في قومتى - ص : ١٢١

من اطاع اميرى فقد اطاعنى ومن عصا اميرى
فقد عصانى - ص : ١٢٢

لنوم جماعة المسلمين و امامهم - ص : ١٢٤

دعاة على ابواب جهنم - ص : ١٢٤

كالخوارج والقسامط

اقول وكذلك الوهابية والقاديانية والنيجرية
والمخاكرية

من اتاكم يفرق وامركم جميع على رجل واحد

يريد ان يفرق جماعتكم فاستلوه - ص : ١٢٨

(اقول مثل الوهابية)

يقول المسلمون كلمهم في التشهد السلام عليك ايها

النبي ورحمة الله وبركاته - ص : ٢١٢

فتكلفه الناس يدعون ويشنون ويصلون
عليه - ص : ٢٤٣

فيه الاجتماع للوعاء والثناء على الميت
وجده يدل على بقاء آثاده الجميلة
وسننه الحسنة (اى سيدنا عمر الفاروق رضى الله
تعالى عنه) فى المسلمين بعد وفاته ليقبلى به - ص : ٢٤٣
تعيين اليوم للتذكير والوعظ - ص : ٢٤٤

الصلوة جامعة (تشويب) ص : ١٢٦
عصمة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من الشيطان
ف جسمه وخاطره ولسانه فجمع عليه - ص : ٣٤٦
النسخ يشترط فيه تغذر الجمع بين الحديثين - ص : ٢٣٠
انما الارض لله ورسوله - ص : ٩٣

تبديل البقية لايورث الحرمة - ص : ٣١١
جمهور العلماء على ان الخضر حى موجود بين اظهرنا
(ص : ٢٦٩)

فقال نافع يا جابر لانزى الدجال يخرج حتى
يفتح الروم - ص : ٣٥٣

خروج المنافق والمنافقة الى الدجال ص : ٣٠٥
اول من يسمع نفع الصور رجل يلوط حوض ابله -
ص : ٢٢٣

- لقاء الخضر وسامعه من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
الخضر عليه السلام حتى وهو الصحيح - ص : ٣٠٢
ينزل عيسى بن مريم عليه السلام من السماء ص : ٣٠٣
انكر نزول عيسى عليه الصلاة والسلام بعض المعتزلة
والجهمية ومن وافقهم - ص : ٣٠٣
الف الله ورسوله حرم - ص : ٣٢
الاستدلال بعدم النهي على الجواز - ص : ١٣
الباح اذ قصد به وجه الله تعالى يثاب عليه - ص : ٣٩
مذا محمول على نفى علمه - ص : ٥٠
يجوز الاستئذان من المفضول مع وجود الافضل منه - ص : ٧٩
الاستناد بقول الامام الطحاوى - ص : ٨٥
زيادة الثقة مقبولة - ص : ١٩٤
كل ما ثبت في الحديث كانه في القرآن - ص : ٢٠٥
ابو عاصم الحنفى الكوفى روى عنه مسلم - ص : ٢٢٠
نسيان الراوى للحديث الذى رواه لا يقدح فى صحته
عند جما مير العلماء - ص : ٢٣٠
للعلامة جلال الدين السيوطى اربع مائة وستون كتابا ص : ٢٣٥
الاولا يقتضى الترتيب - ص : ٢٣٦
اعظم المسلمين جريما من سال عن شئ لم يحرم

على المسلمين فخرم عليهم من اصل مسألة - ص : ٢٩٢

الشيخ في الاخبار - ص : ٢٩٥

قد يكون الاخبار على التحقيق في صوة الشك ص : ٢٩٥

التعليق بكلمة ان الشرطية لاينا في العلم - ص : ٣٠١

كانما انظر الى النبي صلى الله تعالى عليه ولم ص : ٢٠٥

مجانبة آثار الظالمين والتبرك بآثار الصالحين - ص : ٣١١

خلقت الملائكة اولا من نور وخلق الجن من مارج من نار

الاختلاف في كتابة العلم نشر اجماع المسلمين على جوازه

من ناله الضرر من جهته شخص ينبغي له ان يجتنبها

للايقع

كرامات الاولياء قدست اسرارهم - ص : ٣١٥

فهم السلف اناك - ص : ١٩٠ ، ٢٩١

دخلت الجنة فسمعت فيها نعيه لشيخه - ص : ٥٣

هل انتم تاركون امرائ - ص : ٨٨

فذكر من اصناف المال لما ذكر حتى رائنا

انه لاحق لاحد منافي فضل - ص : ٨١

لا يزال منك من الله ظهير عليهم اى الظهير المعين

الدافع لاذاهم - ص : ٣١٥

الاستعانة - ص : ٣١٥

فجعل يفتي ولا يقول قال رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم - ص : ٢٠٢

زيارة الصالح لمن هو دونه - ص : ٢٩١
(محبى النبي عليه الصلاة والسلام فى مجلس وعظ
الغوث الاعظم قدس سره)

يكفى فى توثيقه احتجاج مسلم فى صحيحه - ص : ١٣٠
فليس لازما فى صحة الحديث كونه فى الصحيحين
ولا فى احدهما - ص : ١٣٠

من فقهاء اهل الشام - ص : ١٣٤

اختلف امتى رحمة - (نودى) ص : ٣٣

قال الاكثرون على ان اطفال المشركين فى النار
وقال المحققون انهم فى الجنة وهو الصحيح - ص : ٣٣٤
الادب على الذى اعترض على مسألة اجتهادية ص : ٢٢٩
ما بال اقوام يرغبون عما رخص لى فيه فيه ذم التنزه
عن المباح شك فى اباحتها - ص : ٢٩١

ما نهيتكم عنه فاجتنبوه وما امرتكم به فافعلوا ص : ٢٢٢
ايات جبرئيل فى صورة دحية الكلبي رضى الله
تعالى عنه - ص : ٢٩١

علم الساعة - الاكثرون نفوا والمحققون اثبتوا

الكلام مع المخاطب والمراد غيره. وكذلك قوله عليه
الصلاة والسلام ان يذنب فاستغفر ذنوبي

الى الله عز وجل - ص : ٢١١ (٢)

الحياة والموت ضدان - ص : ٣٨٢

قيل له المعصية لانه كان يتبع احاديث معمر ص : ٥٢

عليكم بنتي وسنة الخلفاء الراشدين - ص : ٤١

اموالهم من كله خير - ص : ٣١٣

لا يجوز للكافر (غير الكتابي) الدخول في المسجد

عند ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه - ص : ٩٣

لن استعين بمشرك - ص : ١١٨

ابراء عين على رضي الله تعالى عنه - ص : ١١٤

تخفيف العذاب بسبب الجريه الوطوب - ص : ٣١٨

اكثر ما كان الوحي يوم قوفي رسول الله صلى الله

تعالى عليه و الله وصحبه وسلم - ص : ٣١٩

نحن مأمورون بحسن الظن بالصحابه رضي الله تعالى

عنهم اجمعين ونفى كل رذيلة عنهم - ص : ٩٠

فَذَبِحْ لَهُمْ اَيُّ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَابْنُ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا - ص : ١٤٤

وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْفَقِيْدِ الْاِي : ص : ٣٣٥

اَوَّلِيْ رَجُلٍ اَيُّ اقْرَبِ رَجُلٍ

فَلَهَا اَجْرَانِ تَصَدَّقَتْ عَنْهَا اَيُّ لِيْ اَجْرٍ ص : ٣١

اَعْطَاهُ عِمَامَةً ص : ٣١٣

مَعْنَى الطَّاعُوْنَ ص : ٣٦

الاسْتِغْفَارُ بَدَ يَوْمَيْنِ وَثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

تَيْسِرُ وَنَ كَا فَاتَحَهُ كَا ثَبُوْتُ (الاسْتِغْفَارُ) ص : ٦٨

شَاهِدُ اَيُّ حَاضِرٍ - ص : ١٩٣ ، ١٨٥ ، ٢١٩

فَاِنَّهُ حَقُّ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ص : ٢٩٠

عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّابِّهَاتِ - ص : ٣٩

كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ - ص : ٣٦١

شَرِبَ الْمَاءَ فِيْ سَقِيْفَةٍ بَنَى مُسَاعِدَةً - ص : ١٩٩

الْمُوْتَرُ ثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ - اَللّٰهُ يُحِبُّ الْمُوْتَرَ - ص : ٣٣٢

اَوَّلِيْ مَا خُوْذُ مِنَ الْوَلِيِّ وَهُوَ الْقَرَبُ - ص : ٢٩٣

اِنَّ اَللّٰهَ قَدْ اَحْبَبَكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ - ص : ٣١٤

اَقُوْلُ التَّوَسَّلَ بِرَحْمَةِ اَللّٰهِ لَا يَنْتَاقِيْ (اَيَّاكَ تَسْتَعِيْنُ)

الْاَمْدَادُ مِنْهَا -

الوسيلة بالأعمال الصالحة - ص : ٢٥٢

التوسل - ص : ٢٠٨

كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول
والله لولا انت ما امتد بيتنا - الخ - ص : ١١٢ ، ١١٣
علم الشعر

اظهر المعين الدافع لاذاهم (ص ٣١٥)

فادعوني انا ولينه اى ناصره الخ (ص ٣٩)

فالان لا يكرسنى ابدا (ص ٣٢٥)

امام مسجد داود (ص ٣٠٤)

(يا اُخَيَّ) تصغير تحبيب وترقيق وملاطفة (ص ٣٠٢)

ان شاء الله للتبرك (ص ٣٠٣)

ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون (ص ٢٤٢)

كل شئ خلق الله وملك يده (ص ٣٢٣)

ان الله خلق مائة رحمة الخ

بركة الذهاب الى الصالحين (ص ٣٥٩)

حديث البراء هذا صحيح ولم يخرج البخارى ومسلم (ص ١٥٥)

علم الشعر

الاجماع على التبرك بآثار النبي ﷺ (ص ١٦٩ ، ١٨٠ ، ١٩٠ ، ١٩٩ ، ٢٠٠ ، ٢٥٧)

﴿نسائی شریف﴾

جمہور اسلام مطبوعہ پشاور

☆ یستحب وضع کل ما فیہ الطوبیۃ من الأشجار

وغیرہا علی القبور - ص ۱۳، ۲۹۱، ۱۹۲

☆ جمیع فضائلہ طاهرۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ص ۱۳

☆ ان اللہ ورسولہ بینہما عن لہوم الحرم - ص ۲۳

☆ لا مرت بہذہ الصلاۃ - ص ۹۲، ۹۳

☆ السند للخرقة الشاخ الصوفیہ الصافیہ ص ۲۶

☆ سند العمامۃ عند فراغ طالب العلم

☆ کتب الحدیث دوت و صنفتمہا من

ثلثمائتہ ونیف - ص ۲۶

☆ جعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رخص ص ۲۲

☆ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان مطہراً عن الوسواس

☆ وعن امثال هذا الادناس ص ۳۳

☆ الوسواس وعن امثال هذه الادناس - ص ۳۳

☆ کشف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم الادواح

- الجندة السابقين منهم واللاحقين : ص : ٢٥
- ☆ الخضوع في الاعضاء والخشوع في القلب ص : ٢٦
- ☆ ازواج النبي عليه الصلاة والسلام عصمن من
- الاحتلام في النوم - ص : ٢٢
- ☆ وضوءه صلى الله تعالى عليه وسلم لا ينقض بالنوم ص : ٥٥
- ☆ السكينة موائمه محتاجة المحرمات فكيف هي عليه
- ☆ رفع الى البيت اى كشف وقرب منى والرفع
- التقريب والعرض - ص : ٤٤
- ☆ سدره المنتهى هي شجرة ينتهى اليها علم الاولين
- والاخرين ولم يتجاوزها احد سوى رسول الله صلى الله
- تعالى عليه وسلم - ص : ٤١
- ☆ اصل كبير في تتبع آثار الصالحين والتبرك
- ببهاذ العباد فيها - ص : ٤٨ ، ١١٣ ، ١١٥ ، ١١٦ ، ١٢٠ ، ١٢٤
- ☆ جمهور السلف والخلف على ان الاسراء كان بيده
- وروحه - ص : ٤٨
- ☆ مشهودا اى يشهده الملكة ويحضره ص : ٨٣
- ☆ صلوة الوتر على الارض لا على الراحلة ص : ١٥٠ ، ٢٢٩ ، ٢٣٨ ، ٢٣٤
- ☆ اجمع المسلمون على ان الوتر ثلاث لا يسلم الا في

آخرهن - ص : ۱۹۵

☆ کافی انظر الى وبيض خاتمه - ص : ۹۴

☆ کافی انظر الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

على راحلته - ص : ۱۱۳

☆ کافی انظر الى بياض خده صلى الله تعالى عليه وسلم

ص : ۱۹۵

☆ عيد خير - ص : ۲۶

☆ الرجوع الى المجتهد - ص : ۴۹

☆ الصعيد لكافيك - ص : ۶۰

☆ الاسفار بغير اعظم للاجبر - ص : ۹۳

☆ شرح حدثنا بما هو كائن حتى تقوم الساعة ص : ۱۰۲

☆ مهما يكتب الناس فقد علمه الله عز وجل ص : ۲۸۶

☆ البقعة التي دفن فيها النبي صلى الله تعالى عليه

وسام افضل بقاع الارض بالاتفاق وقيل بل من العرش ص : ۱۱۲

☆ تبرك على ثلاث موات الى دعا - ص : ۱۰۳

☆ مسجدنا آخر المساجد اي آخر مساجد الانبياء ص : ۱۱۳

☆ احترام الميت عند زيارته لاسيما الصالحون جائز ص : ۱۲۴

☆ فوالله نفسي بيده اني لاراكم من خلفي

☆ كما اراكم من بين يدي - ص : ۱۳۱، ۱۳۵، ۱۳۹، ۱۴۸، ۲۰۰

- ☆ شق اقرء ماتيسر معك من القرآن دليل على
- ☆ ان الفاتحه ليست بركن الصلوة - ص : ١٣١
- ☆ اذا قرء فافضتوا - ص : ١٣٦
- ☆ لا قراءة مع الامام في شئ - ص : ١٥٢
- ☆ لا صلاة الحديث - ص : ١٣٥
- ☆ اغسلنى من خطاياى - هذا تعميم للامة او
- ☆ دعاء لهم او باعتبار حسنات الابرار سيئات المقربين
- ☆ ص : ١٣٢
- ☆ دل الحديث على ان اجابة السئوال صلى الله
- ☆ تعالى عليه وسلم لا تبطل الصلاة كما ان خطابه بقولك
- ☆ السلام عليك ايها النبي لا يبطلها - ص : ١٣٥
- ☆ احيانا يتمثل لى الملك رجلا - ص : ١٣٨
- ☆ وضع اليد على القدم - ص : ١٥١
- ☆ السنة فى المنبر ثلاث درجات - ص : ١٢١
- ☆ السلام عليك يا منى الله - ص : ٢٩
- ☆ الاخفاء بالآمين - ص : ١٣٨
- ☆ يسمعا الآية احيانا فى الظهر والعصر - ص : ١٥٢
- ☆ الوهابية يوقعون التفرقة والفساد فى الدين
- ☆ والمؤمنين فعليك التجنب عنهم وعمما هو مثلهم فى

افساد الدين - ص : ١٥١

☆ خروج الوهابية النجدية - ص : ٣٩٠

☆ ترك رفع اليدين - ص : ١٥٨ ، ١٩١ ، ١٤٩

☆ ترك رفع اليدين عند السجود ص : ١٢٥ ، ١٤٢ ، ١٨٥

☆ فضيلة سورة الاخلاص - ص : ٥٥

☆ اللهم اجعل في قلبي نور الحديث ص : ١٢٨

فقال سلمى فقلت مرا ففتك في الجنة - ص : ١٤١

جلس سيدنا الحسن او سيدنا الحسين رضي الله

تعالى عنهما على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم

في المسجد - ص : ١٤٣ ، ١٤٢

ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم فواتح علم الخير

وخواتمه اي كناية عن تمام الخير - ص

ان للملأمة يبلغوني من امتي السلام ص : ١٨٩

السلام عليك ايها النبي دعاء اي انشاء عربيه

بلفظ الاخبار - ص : ١٤٣ ، ١٩١

القرينة على انشاء - ص : ١٩١

لعل الوسيلة في الجنة عند الله ان يكون

كالوزير عند الملك بحيث لا يخرج رزق ومنزلة

الاعلى يديه و بواسطته - ص : ١١٠

سجدتا السهو بعد السلام - ص : ١٤٥ ، ١٨٢ ، ١٨٣ ، ١٩٥
نصب اليمنى و افترش اليسرى فى القعدة ص : ١٨٩ ، ١٨٤
ينبغي للمصلى ان يستحضر جميع الانبياء والمكة
والمؤمنين فى هذا المحل اى الشاهد - ص : ١٨٨
التحقيق فى آل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص ١٨٩
لا يقال للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم عز وجل و ان
كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عزرا جليلا ص : ١٩١
مصرع فلان ص ٩٣

ان الله عز وجل قد حرم على الارض ان
تاكل اجساد الانبياء عليهم الصلاة والسلام - ص : ٢٠٣
يستحب اداء الرواتب فى السفر ص : ٢١٣
رايت موسى وهو يصلى فى قبره - ص : ٢٢٢
الصلاة فى الليلة كلها - ص : ٢٢٣
الدليل على عدم القراءة خلف الامام ص : ١٩٦ ، ١٤٥
الامر بالسكوت فى الصلاة ص : ١٨١
منافق - معلوم نفاقه - ص : ٣٩
قول النبي عليه الصلاة والسلام اصبحت للجنب
الذى لم يصل ولم يتيمم وللجنب الذى صلى وتيمم ص ٩٢
اصابة الاجتهادين - ص : ٩٢

اشبث اصحاب سفین یحیی بن سعید ش
عبدالله بن المبارك ثم وكيع بن الجراح ثم عبد الرحمن
بن مهدى ثم ابو نعيم — احفظ للتقليد - ص: ٢٥٢
امين الله قالت في السماء ص: ١٨٠
لا نجد صلاة السفر في القرآن انما نفعل
كما راينا محمداً صلى الله تعالى عليه وسلم يفعل - ص: ٢١١
خاتمته على الامجاز - ص: ٨٠٠
فسنه من حيث كونه سنة الركوع لا
يستلزم نسخ كونه جائزاً - ص: ١١٨
البرقون الهرة للاستفهام الانتكاري ص
امل الحديث كثيراً ما يتركون كتابة
الالف بعد الاسم في حالة النصب - ص: ١٢٣
الصحيح ان علقه سمع من ابيه - ص: ١٩١
العمل بالحديث الضعيف جائز عند الكل - ص: ٢٣٨
الظلم مناف لمنصب الرسالة - ص: ٢٨٤ (ج ٢)
الظلم من الله غير ممكن - ص: ٢٨٤
اصحاب النبي هديره رضى الله تعالى عنه (تقليد شخصي)
اللهم اجعل في قلبي نوراً - الحديث - ص: ١٢٨
فسال النور في جميع اعضائه جسمه وتصرفاته

و تقلباته وحالاته (إله الرب) ص : ١٦٨
سيدنا سليمان عليه الصلاة والسلام سأل الله
عز وجل حكماً يصادف حكمه أى يطابق أى التوفيق
للصواب - ص : ١١٢

لا يصح دعوى النسخ فى مثل هذا لان النسخ
انما يكون اذا تعدد الجمع بين الاحاديث ولم
يتتعد (سندى) ص : ٢٤١

آخر الامر من رسول الله صلى الله تعالى
عليه ولم ترك الوضوء مما سمعت النار - ص : ٢٠٠

الامام الزمى وان كان اماما عظيم الشأن
والغلط لا يسلم منه بشر الا النبى عليه الصلاة والسلام^{١٨٢}
فليح بن سليمان ليس بالقوى (واعتمده البغوى) ص^{٢٥١} ماشية^٥
مكحول لم يسمع عن عتبة شيئا - ص : ٢٥٤

الوا ولا تفيد الترتيب - ص : ٥٠ (٢)
لا تحل الصدقة لغنى ولا لذى مرة سوى^{٢٩٣}

الحكم اثبت من سلمة بن سهيل ص : ٣٢٤

الفرق فى النثل والنحو عند المحدثين - ص : ٢٢

الترجيح لا يصار اليه مع امكان الجمع بين

الاحاديث - ص : ٢٢٠

ان الله ورسوله بينهما كم عن لحوم الحمير^{ص ٢٩١}

صنيع المصنف يشير الى ترجيح الحديث المتأخر^{ص ٢٩١}

المرسيل مقبولة وحجة جمهور المحدثين ص : ٢٩

آخر الامر ترك الوضوء مما صحت النار - ص : ٢٠

(لاشي) اى ضعيف - ص : ٢٩

كلمة لا فى لا تطوفى زائدة - ص : ٢٣

النسبة الى مدينة الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم

مدنى و الى غيرها مدينى ص : ٨١

القول و الفعل اذا تقارضا يقدم القول و يعمل

به - ص : ٩٦

ثم حدثنا ما هو كائن حتى تقوم الساعة^{ص ١٢}

قول الصحابي من سنة الصلاة فى حكم الرفع^{ص ١٤٣}

قول الترمذى العمل عليه عند اهل العلم يقتضى

قوة اصله و ان ضعف خصوص هذا الطريق - ص : ١٤٣

عن حماد عن ابراهيم — اى احد الشيوخ

للامام ابى حنيفة فى الحديث والفقهاء - ص : ١٤٣

الترابيع عشرون ركعة سنة - ص : ٢٣٨

الاحذ بالراجح و ترك المرجوح التمايتعين اذا

لم يكن الجمع - ص : ٢٣٨

تفصيل الترجيح في اصحاب سفيان رضي الله تعالى

عنه - ص ٢٥٣

كل منها روت ما رأيت ونقلت ما علمت ولا

تنا في بينهما - ص ٣٢٨

الاختلاف في الهيئات لا يقدر في المقصود

لان مثل هذا الاختلاف ليس الا في العوارض - ص ٢٤ (٥)

خبر الواحد عن الراوي الذي سمع من في النبي

صلى الله تعالى عليه وسلم قطعي حتى ينسخ به الكتاب

اذا كان قطعي الدلالة - ص ٩٣ (حاشية)

نظير الاختلاف في الاجتهاد وان الخطأ في

الاجتهاد لا ينافي الاجر في العمل المبني عليه - ص ٥٥

شرف المصطفى في الخصائص لابي سعيد النيسابوري

يوري - ص ٤٣

النموذج اللبيب في خصائص الحبيب - ص ٤٣

شرف المصطفى لامين سعد - ص ١٢٠

لا قالوا الناس - اي طمعا فيما عندهم - ص

سؤال الصالحين - ص ٣٦٢

مسألة الامام رفع المطر الخ - ص ٢٢٤

الارواح القوية يمكن ظهورها باذن الله تعالى

(د)
في صورة كثيرة. ومثلة عديدة في حالة واحدة (ص ١٣٥)
آخر صلاة صلاها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
مع القوم خلف ابى بكر رضى الله تعالى عنه - ص : ١٢٤
اتوب الى الله عز وجل والى نبيه صلى الله عليه وسلم
قد عفوت عن الخيل والريق - ص : ٢٢٣
ص : ٢٢١
الجمع بين الصلاتين للمتخاضة جمعا صوريا ص ٢٥
تقبيل الميت - ص : ٢٦٠
الوسيلة - ص : ٣٦٥
الذكر بالجهر جائز مشروع - ص : ٢٥١
احب الاعمال الدائم - ص : ٢٢٠
شئ دخلت بيت المقدس فجمع لى الاشياء
عليهم السلام حتى اممتهم - ص : ٤٨
آخر صلاة صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
مع الجماعة خلف ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه
ولعل الوسيلة فى الجنة عند الله تعالى ان يكون
كالوزير عند الملك بحيث لا يخرج رزق ومثلة
الاعلى يديه وبواسطته - ص : ١١٠
لا يختلف عنها الا منافق معلوم نفاقه - ص : ١٢٢
انى لاراكم من خلفى الى ص : ١٣١

قال المحققون الصواب المختار انه محمول
على ظاهرة وان هذا لا بصار ادراك حقيق خاص
به صلى الله عليه وسلم (زهر الرب) ص ١٣١

فقل نعمة فدرع آلاء مثلها من النار (القطع) ص ١٣٨
حتى القى ابا القاسم صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ١٥٣
مهما يكتسب الناس فقد علمه الله - ص : ٢٨٤
ان الله و كل بقوى ملكا اعطاه اسماع الخلاق
فلا يصلى على احد الى يوم القيمة الا ابغى باسمه
واسم ابيه الخ زهر الرب - ٢٩٣

فقال الرجل انى سائلك يا محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم قال سل عما بدالك الخ ص : ٢٩٤
والله اعلم اى سبب الباسه صلى الله عليه وسلم
قيصه - ص : ٢٨٣ - ج ٢

رجوع عائشة الصديقة ام المؤمنين رضى الله تعالى
عنها اى عن انكار سماع الموتى - ص : ٢٩١ زهر الرب
حديث النور - ص : ١٢٨

لعلمه بنور النبوة صلى الله تعالى عليه وسلم ص ٣١٤ حاشية
ان كنت لا رجو ان تكون شهيدا الخ ص ٢٩١
ا اذكر حديث لا ادرى ما يفعل بكم الخ -

تعيين الوقت للزيارة القبور - ص : ٢٨٤

انت البصر - ص : ٢٨١

(اى انت اعلم)

رفع الاعزاء بما وضوء النبي عليه الصلاة والسلام ^{٢٢}
ان يصلح لابي هريرة رضى الله تعالى عنه مكوة ثري
من يضمن لى منكم منكم

ما لله ولرسوله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٢٢٣

سبق درهم مائة الف - ص : ٢٥٠

نبش قبور المشركين - ص : ١١٥

قتل شهيد انا شهيد على ذلك - ص : ٢٤٤

ان يدفن الشهيد - ص : ٢٨٢

رفع اليدين ثابت في مطلق الدعاء - ص : ٢٥٥ (ج)

السنة في كل دعاء ان يرفع يديه - ص : ٢٢٥ (٢)

انت الثالث - ص : ١٩١

قال النبي عليه الصلاة والسلام للصحابه وهم

صفوف خلف سيدنا ابى بكر رضى الله تعالى عنه - ص : ١٦٠

حتى على الطهور والبركة من الله عزوجل - ص : ٢٥١

لو رايت ما رايت لضحكتم قليلا و لبيكم كثيرا

قلنا ما رايت يا الله قال الجنة والنار - ص : ٢٠٠

الفتاة عليه الصلاة والسلام في الصلاة كان

لمصلحة - ص : ١٤٨ (٢٥٥)

انما فعل كما رأينا محمداً صلى الله عليه وسلم

يفعل - ص : ٢١١

(لا نجد صلاة السفر في القرآن)

الصوم (الصيام) حجة من النار - ص : ٣١١

صلى (في) يكسوف الشمس - ص : ١١٣

كيف يصلي لنفسه - ص : ١٣٩

(اى ان الصلاة تنفعه - سنه)

(كذلك ثوب الفاتحة وثواب الصدقة تنفعه)

(اى الميت - فتجوز الشبهة)

يا رسول الله اجعلنى امام قوى فقال انت

امامهم - ص : ١٠٩

مداد العلماء افضل من دم الشهداء - ص : ٣٠٣

عصا سيدنا موسى عليه الصلاة والسلام كانت

تارة ثقبانا وتارة سمعة وتارة شجرة مشرة وسميرا

يحادشه الخ - ص : ١٣٨ زهر

فقولوا آمين يحببكم الله - (دعا) ص : ٣٢٠

يقر القرآن على كل حال - ص : ٥٢

قد اباح السلف البناء على القبور الفضلاً والاولياء

والعلماء - ص : ٢٨٣

مسئلة الكتابة على القبور - ص : ٢٨٥

يعطى للميت الادراك يوم الجمعة اكثر مما يعطى في

سائر الايام - ص : ٢٨٥

ادراك الميت بحاسة البصر - ص : ٢٩٣

رجوع ام المؤمنين الى سماع موتى - ص : ٢٩٣

تصريح استحباب الصدقة عن الميت بالاتفاق

بين اهل العلم - ص : ٢٨٥ - ٢٩٠

روح الميت تاقى داره ليلة الجمعة فينظر هل

يتصدق لاجله - ص : ٢٨٥

آداب زيارة القبر — رفع اليدين عند الدعا

في المقابر - ص : ٢٨٩

من يستمد في حياته يستمد بعد مماته - ص : ٢٨٩

لا صلى عليهم — المراد بالصلاة الدعاء - ص : ٢٨٤

السراج اذا كان في القبور للاتفاع كالذكر

والتلاوه فلا بأس به - ص : ٢٨٤

يكشف للميت حتى يرى النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم - ص : ٢٨٨

فلا ازال اسجد بها حتى التقى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم - ص : ١٥٣

جميع الارض مكتشف للسكر والنكير والملك الموت
ص : ٢٨٩

الميت يسمع قرع نعالهم - ص : ٢٨٨

وضع الرياحين والبقول على القبور جائز - ص : ٢٩١

يستحب قرأه القرآن عند القبر - ص : ٢٩١

اذا سلم المسلم صاحبه رد عليه السلام وهي في مكانها -

الروح لا يشغلها مكان ^{عن مكان} بل تجوز ان تكون في

امكنة متعددة - ص : ٢٩٢

شان الروح غير شان الابدان - ص : ٢٩٢

قيل ان نبيا صلى الله تعالى عليه وسلم يخرج

باللباس من قبره في ثيابه ^{التي} دفن فيها - ص : ٢٩٥

مداد العلماء افضل من دماء الشهداء - ص : ٣٠٣

لم يامر ابوبكر رضى الله تعالى عنه بالاجتماع

للتراويح لانه كان مشغولا بما هو اهم - ص : ٣٠٤

لا يكره افراد الصوم يوم الجمعة - ص : ٣٢٣

اجتهد في العلم بحيث لا يمنك عن العمل

واجتهد في العمل بحيث لا يمنك عن العلم فخير الامور

اوساطها - ص : ٣٢٥

عادات السلف مختلفة في ختم القرآن المجيد - ص : ٣٢٦
تفصيل اطلاقات لفظ مولى يقع على الرب
والمالك والسيد والنعيم والمعتق والناصر الا ص : ٣٢٦
كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يجب الحيس من^{٣١٩}
للشارع ان يخص من شاء بما شاء - ص : ٣٢٦ (ع)
رايت في مقامى هذا كل شئ وعدم اى
كفشف الدنيا وفتوحها والجنة والنار وغيرها - ص : ٢١٥
يا رسول الله صلى الله عليه وسلم - ص : ٢٢٢
يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم
قليلًا ولبكيتم كثيرا - ص : ٢١٦
قد كشف للنبي صلى الله عليه وسلم الغيب الحقيقى
والغيب الاضافى والارواح والملوك وحضرة
الملك - ص : ٢١٦
علم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الجنة والنار
وغيرها بالتفصيل - ص : ٢١٦
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم البرزخ الذى له
التوجه الى الكل كنقطة الدائرة بالنسبة الى الدائرة
ص : ٢١٦
والذى نفسى محمد بيده لعداد نيت الجنة منى
البيت ص : ٢١٨

- فراني جميع ما في الجنة - ص : ٢١٨
- عرضت على الجنة - ص : ٢٢٢
- غلبة الخشية والدمشة وفجالة الامور النظام يذهل
- الانسان عما يعلم - ص : ٢٢٣
- رفع اليدين في مطلق الدعاء ثابت ص : ٢٢٥ (ج)
- الدعاء بعد الذكر - ص : ١٩١
- رفع اليدين في الدعاء ص : ٢٢٣ ، ٢٢٥ (ج) ^{٢٢٦ ، ٢٢٧} ^{٢٢٨}
- الدعاء بالبركة ثلاث مرات - ص : ١٠٣
- التوسل بالشفيع عند الدعاء - ص : ١٨٩
- استحباب لبس الاخضر - ص : ٢٣٢
- لبس خميصة سوداء - ص : ٢٣١
- ربما اجتمع صلاة العيد وصلاة الجمعة في يوم واحد - ص : ٢٣٢
- كل بدعة ضلالة — المراد بها السيئة لا
- الجنة - ص : ٢٣٣ ، ٢٣٥
- من من في الاسلام سنة حسنة الحديث ص : ٣٥٦
- اي الاعمال احب — الدائم - ص : ٢٣٠
- وان كان يسيرا - ٢٣٣ ، وان قل ٢٣٥
- اختفال ذكر ميلاده الشريف بدعة - ص : ٣٥٦

ادأ النفل قاعدا عنه العذر - ص ٢٢٢ : ٢٢٥
لست كاحد منكم - ص ٢٢٥
الجهر افضل من السر في بعض الصور -
الجهرا فضل من وجه والسر من وجه وجاءت
آثار بفضيلة الجهر و آثار بفضيلة السر - ص : ٢٥١
التراويح عشرون ركعة سنة - ص : ٢٢٨
الذكر بالجهر جائز بلا شبهة اظهار للدين
وتقليما للسامعين وايفافا لهم من رقدة الغفلة -
هذا الحديث اصل في العتبرك بآثار الصالحين ص : ٢٦٦
التي من سب الاموات انما هو في حق غير
النافقين والكفار. وغير بالفسق والبدعة - ص ٢٠٣
التفصيل في اطفال المشركين - ص : ٢٤٦
و أنا شهيد اى اشهد عليكم باعمالكم - ص : ٢٤٤
لم يثبت القراءة عن رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم في الجنائزة - ص : ٢٨١
القيام لجنائزة والوخصة في ترك القيام (منسوخ، ناسخ) ص ٢٤٦
الكلام في الصلاة منسوخ - ص : ١٨١
ان صلى قائما فصلوا قياما ص : ١٤٨ (منسوخ)
رفع اليدين في السجود - (منسوخ) ترك ذلك (ناسخ) ص ١٤٥/١٤٥

- الوضوء من مس ذكر — (منسوخ) ص : ٣٤
- ترك الوضوء من — ذلك — (ناسخ) ص : ٣٨
- الوضوء بما غيرت النار — (منسوخ) ص : ٣٩
- ترك الوضوء بما غيرت النار — (ناسخ) ص : ٣٩
- النهي عن الاغتسال بفضل الجنب (منسوخ) ص : ٣٤
- الرخصة في ذلك — (ناسخ يا رخصة) ص : ٣٤
- التطبيق منسوخ بالاتفاق (سندى) ص : ١١٨ ، ١٥٩
- لبس فروج حرير — (المنسوخ) ص : ١٢٥
- قراءة بسم الله الرحمن الرحيم — (منسوخ) ص : ١٣٢
- تركه — ناسخ - ص : ١٣٢
- القتوت — ترك القتوت (منسوخ ، ناسخ) ص : ١٦٣
- سيدنا عمر الفاروق لم يقنع بقول عمار
- (خبر الواحد لا يثبت الفرض)
- اذكر رواية القراءة خلف الامام عن عبادة
- بن الصامت رضى الله تعالى عنه - ص : ٦١

كان يوحى الرائحة الطيبة عند قضاء حاجته ﷺ وكانت الارض تبلتعه بل تبلتع

(ص ٢)

ما يخرج من كل الانبياء

(ص ٢٥٢)

القنوت قبل الركوع فى الوتر

(ص ١٢٣)

للسالحين مدد ظاهر لزوارهم بحسب ادبهم

يجوز ان يكون كلمة ان للتحقيق لا للتشكيك لعلمه ﷺ بحال حسن خاتمته على

(ص ٨٠)

الاعجاز

(زهر الربى)

فسأل النور فى جميع اعضائه جسمه وتصرفاته تقلباته وحالاته

(ص ٢٥ ج ٥)

النفوس القدسية لا يضعف ادراكها الضعف الحواس

(ص ٢٢٩)

النجد اسم خاص لمادون الحجاز مما يلى العراق

(ص ٢٣٥)

الجهري القرآن والسريه فى الليل

(ص ٩٢)

خرج رسول الله ﷺ كانى انظر اليه الآن

311

نسائی جلد ثانی

۱۔ شب چہار شنبہ ۵ جمادی الاخرہ ۹۵ کو خواب دیکھا کہ فقیر اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر حاضر ہے اور والدہ ماجدہ کی قبر پھوپھوں کی چادر اور بھج سے مستور ہے۔ کثرت کے ساتھ بہترین پھول قبر پر ہیں۔ اس قدر ہیں کہ قبر کا ذرہ برابر حصہ نظر نہیں آتا۔ پھول ہی پھول اس پر نظر آتے ہیں اور پھول بھی متعدد قسم کے نہایت ہی خوشنما۔ بیدار ہوا، مسرور ہوا۔ صبح فاتحہ پڑھی اور روزانہ فقیر ایصال ثواب والدین، ہمشیرگان و بھائی مرحوم و مومنین و مومنات کے لیے کرتا ہے۔

فقیر محمد سردار احمد غفرلہ

۲۔ شب جمعہ مبارکہ، جمادی الاخرہ ۹۵ کی صبح صادق کے وقت خواب دیکھا کہ حضرت فیض درجت سیدی سراج السالکین شاہ سراج الحق چشتی صابری قدس سرہ العزیز قصبہ دیال گرٹھ میں مسجد کے قریب برآمدہ ہیں رونق افروز ہیں۔ خادم حاضر ہوا۔ دست بوسی کی۔ پھر قدم بوسی کے لیے جھکا مگر حضرت قبلہ فوراً کھڑے ہوئے اور خادم کو سینہ سے لگایا اور تین مرتبہ معانقہ فرمایا۔ سینہ سے لگایا۔ اس

وقت معلوم ہوتا تھا کہ حضرت کے سینہ سے فیض خادم کے سینہ میں آ رہا ہے۔ وہ کیفیت فقیر ہی جانتا ہے۔ بیان کے قابل نہیں رحمت حسین مؤذن نے اذان دی۔ فقیر بیدار ہوا اور ذوق کو سینہ میں پایا۔ دیر تک وہ کیف رہا۔ دل مشتاق ہے کہ پھر ایسا پر لطف و ذوق خواب میں نصیب ہو۔ حضرت قبلہ کا جب دیدار کیا تو معلوم ہوتا تھا کہ الوارِ باباں ان کے چہرہ النور پر برس رہے ہیں۔

فقیر محمد سردار احمد غفرلہ
مجموعہ مبارکہ، جمادی الاخرہ ۱۴۰۵ھ

سند اجازت جمیع سلاسل و خلافت امام احمد رضا بریلوی،

بنام حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری بریلوی

محرره ، ۸ ذوالحجہ ۱۳۳۳ھ بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء

سند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله هادی القلوب وعافر الذنوب وسائر العيوب وكاشف الكربات
الصلاة والسلام على أحب محبوب مصحح الحسنات مقيل البشائر شفيع المحب وعلى
وصحبه وابنه وخزیه عدد النور والستور الطلوع والغروب وبعد فان سرنا تبارک وتعالی
هو الحی الذی لا یموت وكل شیء سواه فلا ید یومئذ ان یفوت فبئس الذی قصر عبادته بالمرآت
تفرد بالدرام وكل من علیها فان وبقي وجه ربك ذي الجلال والاكرام اری شمس عمر
قدالت للغرب واخذت بالرحیل وحسبنا الله والرحیم الوکیل اسأله متوسلا الیه بجاه حبیبه الا
وعبدہ وصحبہ غوثنا الاعظم صلی الله تعالی علی المصطفی علیه وسلم ان ینجی فی الحسنى على السنة السانیه
والدين الاسلامی فاطمرا لالهوات والا رض انت ولی فی الدنیا والاخرة توفی مسلما والحق
بالصالحین ثم ربنا افرغنی ان اشکد لیمتک انتی الغیب علی وعلى والدینی وان اعمل صلحا ترضه

مولانا احمد رضا بریلوی

اصبح لي في ذميرتي اني ثبت اليك وانامن المسلمين والحمد لله رب العالمين وقد بقيت في امه استجلاء
اجازت احمد علي مستند اسلامي في اقدم رجلا وأخرا أخرى علامتي بان الامر بالثابت اخرى
اني احب سنة ابي بكر وعمر واستميت بالله من سنة عمر بن الخطاب وقصير فاستخرجت ربي واستشيت
اساداد قين في حبي فاشار والي ما تری في اخر هذه الحجة وتريد ذلك برؤيا ايتها في
لذا التمهيد لكرمي ذي الحجة فها هو الان شرح الله لك صدري وارجلان يكون فيه انشاء الله
شداهدي وحسبنا الله ونعم الوكيل وعليه شيم علي رسول الله صلى الله عليه وسلم والتعويذ
قد كنت اجرت ولدي الاخذ من محمد بن المعرف بالمعروف حامد رضا خان سلمه الرحمن عن
وارق الخردقان ونوازغ الشيطان وجبله خير خلف لسلف الصالحين ووقفه مدته عمره لحمايته
لدين ونكاية المعتدين وانه ولي ذلك وخير مالك والحمد لله رب العالمين بجميع السلاسل
والعلم والادكار والاشغال والادوار والاعمال وسائر ما وصلت الي اجازته من مشائخي
الاجلاء والافاضة كان ذلك باصر شيد فمراد صلوات سلاله الواصلين سيدنا
السيد الشاه ابني الحسين احمد النوري ميان صاحب المادتها قدس النوري والاين متوكلان
علي الرحمن بسلته ولي عمدي ووارث السيادة القادر علي ان يعيدني واجلسه علي مستند
اسلامي ووليته امر ووفائي واسأل ربي وهو حسبي متحصلا اليه بهذا الحبيب الكريم عليه وعلى
الله افضل الصلوة والسلام ثم هذا الولي الاكرم سيدنا وولينا الغوث الاعظم ان يرشده لما يحب
ويرضاه ويبرأه من صورته وسهامه ويجعله اهلا للولاية واخترته خيرا من اولاده امين امين يا
نجيبا السائلين امين والحمد لله رب العالمين هذا هو الله تعالى وبارك وسلم على هذا الحبيب
الارثي والارثي المختبي والد وصيبي وابنه وحررته صلوة تحمل العقدة وتحمل المدد وتفرج الكرب
وترفع الكرب وتسهل الصعاب وتبشر الامور والحمد لله العزيز الغفور وكان ذلك يوم عرس سيدي
وسندي ومركاني ومرشدي وكنتري وذخري ليومي وفدي سيدنا السيد الشاه ال رسول
الاحمدى رضي الله تعالى عنه يا ربني السريدي امين امين والحمد لله رب العالمين في ذي الحجة

الحام يوم الخميس سنه ١٢٣٥ من هجرة الفس نفيس صلى الله تعالى عليه وسلم قد له جنه ممف
علمه احد كلاب الباب القادي عبد المصطفى احمد رضا المحمدي السبي المحمدي القادي القادي
عمر الله له ما جرى منه وما ياتي وحقق المصطفى احمد رضا المحمدي السبي المحمدي القادي القادي

ترجمہ

ساری فوہاں اللہ عزوجل کیلئے جو دلوں کا رہنا گناہوں کا جتنے والا بیوں کا پردہ پوشا محمد کا اندر کرنا والا
اور سب بہتر و داور کا لہر سلام سب بیاروں سے زیادہ پیارے نیکیوں کے دست کرنا والا محمد کا اندر کرنا والا
اور ان کے آئی اصحاب اور ان کے صاحبزادے اور ان کے گھر پر شمار انوار و انوار و بعد از طلوع و غروب
بعد از وقت یقیناً ہمارا رب تبارک تعالیٰ وہی زندہ ہے جسے موت میں اور اس کے ماضی میں شے کیلئے ایک دن خاص
ہے تو پاک ہے وہ جس نے اپنے بندوں کو میرے مغلوب کیا اور ہمیشگی سے منفرد ہو کر ان میں سے ہر ایک پر کھڑا ہوا
باقی ہے تمہارے سب کی ذات عظمت اور بزرگی والا میں دیکھ رہا ہوں اپنے آفتاب عمر کو کہ غروب کے قریب پہنچا اور
کوچ کا اعلان کر دیا۔ اور بتائے لیے کافی ہے اللہ عزوجل کا بیان اللہ میں اسی سے مانگتا ہوں اس کے حبیب
و جہاد کے لیے سے اور اس کے گھر کے لیے سے اللہ عزوجل کے لیے سے اللہ عزوجل کے لیے سے اللہ عزوجل کے لیے سے
صی اللہ علیہ وسلم پر پھر ان ہمارے خیر و خوبی کے ساتھ روشن سنت اور بہت دشمنان دین پر کر کے اللہ عزوجل کے لیے سے
زمین کے بنائے تو میرا کام بنایا ہے اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملاجیرے قریب میں کے
ہیں اللہ عزوجل کے لیے سے کہ میں شکر کروں تیرے عہد کا جو تو نے مجھ پر دیا ہے ماں باپ پر کے اور یہ کہ میں
کام کروں جو مجھے پسند آئے اور میری ذریت کی اصلاح و فہم میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور اس حالت میں ہی کہ
مسلمانوں میں سے ہوں اور ساری فوہاں ہیں پروردگار عالم کیلئے مجھے اپنی بانی نبی اور کسیک اپنے بزرگوں کی
بٹھانے کا کام باقی رہا۔ اس میں پس و پیش کرتا رہا لیکن کہ اس میں بخلی زیادہ بہتر ہے کیونکہ حقیقتاً میں
ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سنت کو میرے کو دل سے پیار کرتا ہوں اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے
کسری کی روش سے تو میں نے اپنے رب کریم سے استغاثہ کیا اور اپنے حقے مجلس اعبادہ مشوہہ چاہتا ہوں انھوں نے
مجھے اس طرف اشارہ کیا جو اس سند کے آفریں و مکتوب اور اس کی تائید ہے اس خواہش میں نے اس ماہ ذی

میں دیکھا تو اس کیلئے اللہ نے مہربانی سے کھول دیا میں امید کرتا ہوں کہ ہمیں انشاء اللہ میرے کام کی سچی مدد ملے گی
(اور ہمارے لئے اللہ کافی اور ہر کام بنانا والا ہے) اور اسی پر پھر اے رسول نبی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھیج دیا ہے۔
بلاشبہ میں اپنے عزیز ترین عمر محمد رحمتی ہمارے خدا کو اللہ تعالیٰ سے اچانک حادثوں میں ہلاک کر دے گا
سے محفوظ رکھے اور وہی اکیس اسی سال تک صلیب کا ہتھیار لٹین بنائے اور تمام عمر اسے حمایت دین و درود میں
کی توفیق عطا فرمائے بلاشبہ وہی مولا علیؑ اس کا درگاہ اور بہتر مالک ہے (پروردگار عالم ہی کیلئے حمد ہے) تمام
سلسلوں اور تمام علوم اور اساتذہ اور اولیاء و افعال کی اور ہر اس چیز کی کہ جس کی مجھے اپنے برگزیدہ
مشائخ کرام سے اجازت ہوئی بلکہ ان کی تعلیم پر احاطت دینا اس کے مرشد یعنی شیخ طریقت قادریہ میں نہ صرف
الواصلین سیدنا شاہ اولیاء الدین و اولیاء صلیب قدس سرہ النوری کے حکم سے تھا اور اب میں اپنے ہر ماں
اللہ پر توکل کرتے ہوئے اپنے اپنا ولیعہد اور اپنے بعد وارث مجاہدہ قادریہ بنانا ہوں۔ اچانک اپنے مشائخ کی مسند پر
مٹن کرنا ہوں اور اپنے تمام اوقات کا متولی بنانا ہوں اور اپنے ہر گز گردہ مارنا ہوں اور وہی مجھے کافی ہے بوسیلہ
حضرت سیدنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ولی مکرم سیدنا محمدؐ و آلہٗ و صحابہ کرامؓ اللہ تعالیٰ عنہ کہ وہ اکیس سال
فرمائے اس میں صرف چوتھے ہوئے ہوئے ہیں اور اس کے بقا ہر وہ ماں کو سنوارے اور اس کا اہل کرے جو اس کے
سیر کیا گیا ہے اور اس کی بنیاد عزت کو بہتر فرمائے الہی ہوئی کر دے۔ اے مانگنے والوں کی اچھا قبول فرمائے
قبول فرما۔ اور اللہ کیلئے اور صلوٰۃ و سلام اور اس کی برکتیں حضرت محمدؐ پر فرجیب مرتبہ شیخ مجتبیٰ اور اکیس آل و اولاد اور احباب
اور اس کے گروہ پر صلوٰۃ و سلام جو گروہ کھولے اللہ نازل کرے اور ہم دور کرے اور تیرے بڑھنے اور تیرے گروہ کے
کو ہم نہیں۔ اہل کرے اور حمد ہے اللہ فالسبب میں رہا ہوا ہر مہر یہ اجازت مجھے سردار و مرشد برحق دے دے۔
سیدنا شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اب میرا قدس کے دن امین والحمد للہ رب العالمین
اور فی ہر سال ۱۳۳۵ھ ہجرت الفس فیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمارے ہمارے اور گھرا اپنے قلم سے سب کو شہان
قادری عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان سنی حنفی برکاتی نے اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ قلم گناہ بخشے اور اس کی مرادیں برائے اور
اس کے کام بنائے آمین آمین یا رب العالمین

نیاوند۔۔ عسائیہ محمد خان غوری غفرلہ فیروز پوری (عجاز و ماہوں اسلام آباد)
(بریل ٹیکٹرک پریس بریلی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وكفى وسعلا على عباده الذي يصطفى عنك هذا فقد تأسى مسألة كبدى و
فلذة فؤادى حى ونور عيني الصوفي الصافي الصفة الوفى الحى الذكرى الفطن
الركب العالم فى الاشياء والافراق الامثال الاسرار الاسعد الاشهد ولا المولى
محمد سرى الخالص المولى الاحد الصامت ترك حاسد الاسد لغيره ولا ذوق الكمال قاله بجا سيدنا
النبي محمد اسلمنا من كل محرم محرم كل ما احصاه الله تعالى على الدبر وجعل السر والبر
الابلج اذ ما فى رقيقة دقيقة فيما من الاعمال الرقيقة والاشغال الشريفة فماك بالابدي كاتل الله تعالى
علاوة فى قل حوز بجا بارك الله فىك وعليك وبفضله المتعبد وقضائك وحله الطريق اليك
وبكل الافاق والاعمال والادكار والاشغال وبسلاسل العليلة الفارسية والفارسية والحدائق والحدائق والحدائق
والحدائق والسفر وكثرة النقشندرية والعلوية النامية والنوكة المعبرية بجميع العلوم العقلية والنقلية و
جميع الكتب الدينية القرآن العظيم والصالح السنن والسنة والمعجم ويا لال الخيرات والخصال
وعبرها من كتب الادب والدين وبكل الادبيات الخزانة الباقى من الحرف والحرف الاعظم ودرى الشيوخ والامير
والعنى والقرشيز وبكل التجزى ورايتى فتصلى ذرايتى من العلوم بشرط العلوم عند ذوى الفهم واوصيك
يا حى بقوم الله عز وجل فى السر والعلن فان التقوى سائر فى الكيان لا يجتنب ولا يرفع والنساء اهل
الهدى والخلافة وان تحسك لمعتت وتعض النول على ما هبها السنة والحجة وان اياك عن التكاليف
فى الطاعة والى يدى اهل الكفر والردقة والبدع والضلال وعليك هذا خيرا خيرا من الامور والى انك فان فى هذا
الزمان من المحظوظين راضيه مرضاة الله والى انك انسانا فى الدار سوارى الصلوات فى المخلوقات والجلوس فى كسب الله
تعالى على خير خلقه نور سرى شىء ما حضوز وعو كما كنت سينا ومولاهم والى وصحب الجنتين بحسبك يا
احمدر الحسين ابى الاخيرى المولى الامير من كان لك نعمت ربك من الشكر الفخر اليمى كاهر سنة لحد وخسين ثلثاته ولى
من الحجج النبوية على جميع الفالف صلوات وتجدد اليهم امرهم انفقوا على الدوى حمل رضى القادر التور ارضوا البرابرة
سقايتهم من كل كرم وحرى وحرى الشورى وامين فليدفع بوجوه الاموال اهلها السلام من الشرور

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وأئمة بعده
فإننى قد اخذت لأخي الفاضل الحاج محمد كذا الرحمة النبوية في صحيحه الغرر
والصالح والمسنيد في السنن والأجزاء وكل ما أريد به سدا إلى
رواتها إلى سيد الخلق المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى آله وصحبه
وقد أجازنا العلامة الامام الشيخ بشار الدين الحسنى شيخ دار الحديث
بدمشق وهو عن الشيخ ابراهيم السقاين الشيخ الامير الصغير عن
الشيخ الامير الكبير وثبته مطبوع ولأجازنا العلامة للسيد محمد عبد الحى
الكشافى القاسمى وثبته مطبوع والسيد امته الله عن والدهما
الحافظ الشيخ عبد الغنى الدهلوى وثبته مطبوع وغيره من رفعة الله
بهنر آمين والحمد لله اولا وآخره وصلى الله تعالى على سيدنا محمد

والله

كتبه محمد الحافظ التجانى

في يوم الاحد ١٩ محرم الحرام ١٣٢٥ هـ

حرم الروضة الشريفة بالمدينة المنورة

على ساكنها افضل الصلوة والسلام

فهرست آقا فاضل المذکور فی هذه المدرسة

11	الرياضات	8	اصول الفقه	1	الحاشية على شرح المنهاج في الفقه
9	الرياضات	7	الرياضات	6	الحاشية على شرح المنهاج في الفقه
12	الرياضات	10	الاصول	5	الحاشية على شرح المنهاج في الفقه
13	الرياضات	9	الاصول	4	الحاشية على شرح المنهاج في الفقه
14	الرياضات	8	الاصول	3	الحاشية على شرح المنهاج في الفقه
15	الرياضات	7	الاصول	2	الحاشية على شرح المنهاج في الفقه

خاتمة العلماء الذين حضروا هذا المجمع

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فهرست اقوال الفاضل المذكور فی هذا المدرسه

الترتيب	الموضوع	العدد	الصفحة
١	البيان	١	١
٢	البيان	٢	٢
٣	البيان	٣	٣
٤	البيان	٤	٤
٥	البيان	٥	٥
٦	البيان	٦	٦
٧	البيان	٧	٧
٨	البيان	٨	٨
٩	البيان	٩	٩
١٠	البيان	١٠	١٠

هو اسم العلماء الذين جئناهم لهذا المحضر

[illegible][illegible]

2014-10-25

منیر احمد خان صاحب



الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

[illegible]

شهر جمادى الأولى سنة الف وثلثمائة واحد وستين من شهر شعبان سنة الف وثلثمائة من الهجرة النبوية

[illegible]

بہار فرمودہ ہو خداوند محمد الطہری علی احمد سبحانی رضوی۔ ماسک (بجائے)



پنام مولانا عبدالقادر ، مانگٹ ضلع گجرات

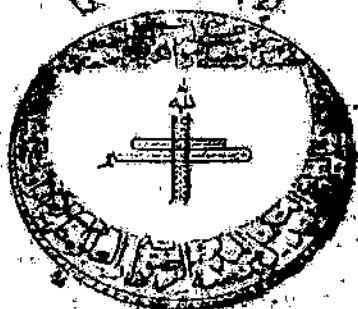
فَاللَّهُمَّ الْخَيْرُ الرَّحِيمُ

محرره ۷ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ

[illegible]

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

سہیا فرمودہ: حیدرآباد، محمد الجلیل علی، راجہ عزیز علی، سید جانی (مفتی)۔ مائتہ و یک۔ قصیدہ شریانیہ

[illegible]

الرقم	الكتاب	المجلد	الصفحة	العدد	الاسم	الكتاب	المجلد	الصفحة	العدد	الاسم
1	الكتاب	المجلد	الصفحة	العدد	الاسم	الكتاب	المجلد	الصفحة	العدد	الاسم
2	الكتاب	المجلد	الصفحة	العدد	الاسم	الكتاب	المجلد	الصفحة	العدد	الاسم
3	الكتاب	المجلد	الصفحة	العدد	الاسم	الكتاب	المجلد	الصفحة	العدد	الاسم
4	الكتاب	المجلد	الصفحة	العدد	الاسم	الكتاب	المجلد	الصفحة	العدد	الاسم
5	الكتاب	المجلد	الصفحة	العدد	الاسم	الكتاب	المجلد	الصفحة	العدد	الاسم

2000

عبد الحفيظ بن عبد الحفيظ
الدستور في مصر

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

عبدالمجید الزکریا

[illegible]



ذات الحرفين

[illegible][illegible]

فما قدم العلماء الذين حضروا هذه المحاضرة

[illegible]

سید اجازت احادیث و انبیاء خصوصاً حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز
 نام مولانا سید محمد جلال الدین، مکتبہ شفاء العیاض
 مجرہ، ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ



عن أبي القاسم الأندلسي في الجامعة الرضوية

الرقم	الاسم	اللقب	الدرجة	الوظيفة
1	أحمد	أحمد	معلم	مدرس
2	محمد	محمد	معلم	مدرس
3	علي	علي	معلم	مدرس
4	إبراهيم	إبراهيم	معلم	مدرس
5	عبدالله	عبدالله	معلم	مدرس

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

سید اجازت احادیث و مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام محمد جلال الدین قادری، چوہدری، ضلع گجرات (مولف اور
محرر، ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ)

محمد سہدار احمد، خادماںِ سنت، اگر میرے لیے ہونے کی وجہ سے نہ ہو

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الله اعلم

وَأَقْبَلْ عَلَى رِسَالَةِ اللَّهِ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَزُرْ
أَهْلَ بَيْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَكَ بِالسَّامِ

اما بعد فقد سالتني الفاضل الحليل في العالم الغيبيل المحمود السيد مولانا ابوبكر

البوالمحالي حين الذي سلمه المولى أمين الاجابة فاجبت على برية الله
 ثم على برية رسول الله صلى الله عليه وسلم بالسلاسل اعليه العاليية
 والجنسية والسحرية والتقية القديمة والقدسية والقدسية
 والقدسية والقدسية والقدسية والقدسية والقدسية والقدسية

[illegible]

منه هبة من الهبة والجماعة وعلى كاتبي اهل الطاعة قبوله

[Faint handwritten notes at the bottom of the page, possibly bleed-through from the reverse side.]

پیدا کردہ : مولانا محمد حسین الدین فیصل آباد

سند اجازت اور ادب کے حصول حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محرمہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

۷۸۲
۹۵
(۱) سورۃ واقعہ شریف یک روز پڑھ کر
کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔ روزی
سے بڑھ کر۔
(۲) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْلِكُ الْحَقَّ الْمُبِينُ۔
ایک سو بار پڑھیں۔
اول روز تیس تیس بار روز شریف۔

(۳) يَا سَائِقُ۔ تین سو روزانہ
وقت جاہلہ۔ اول روز تیس تیس بار روز
ایک سو بار۔
(۴) اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
قَوْلُ تَوْبَةِ الْكَبِيرَةِ۔ ایک سو بار
سید شام اول روز تیس تیس بار روز
پچاس دن دھینے روز کی ستر بار
پیش۔ فقیر کا درجہ تیس
۱۵ رمضان مبارک ۱۳۶۹ھ

بسم الله الرحمن الرحيم حمد و نعت على رسوله الكريم و
 و احسانا تصعبت اما بعد فقد خرجت على ليل الله و ليلته
 جمل خلا و روي الله تعالى عليه و لم افاضل الوتر مولانا المولوي محمد
 عبد الوفا بن قرة و ملاك الخيرات و الفقيه النوري و قصيدة الزم
 و حزب الحورو و الاوراد و الزلف في السلسلة القادره و ريشته
 و السلاسل الاخر بالله و بغيره و قد عرفت في اخبرته لما
 اجاني في الشايخ الكريم و احملوا الغفام - باب الله لروانا
 و بمعية احبها اليه و بكملة آتيتكم -
 انما الغفر ابو الغفر محمد و اما محمد و اما
 خادم الامانة و الامانة
 ٦ تحفان اخبرته



بسم الله الرحمن الرحيم

استغفر الله العظيم - ثلاثا

سبحان الله والحمد لله - ثلاثا

حسبي الله و نعم الوكيل - ثلاثا

اخلاص يا عوذ مع البصاة - ثلاثا

سعدت بدين مع البصاة - ثلاثا

مع البصاة

[illegible]

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سند اجازت نقوش حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام صوفی اللہ رکھا، سراہنی، دیوال گروہی

الحمد لله رب العالمین اور اوروں کو شرف و تعزیمات و فادیت و...

بسم الله الرحمن الرحيم

الله	الرحمن	الرحيم
الله	محمد	
البوکر	عمر	
عثمان	علی	

بسم الله الرحمن الرحيم

۱	۱	۲
۳	۵	۷
۴	۹	۲

۴	۱	۱
۷	۵	۳
۲	۹	۳

بسم الله الرحمن الرحيم

۳	۱۰	۱
۲	۵	۱
۹		۴

۱	۳	۲
۱	۵	۹
۶	۷	۲

بسم الله الرحمن الرحيم

یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح

۶	۷	۲
۶	۵	۹
۱	۳	۴

بسم الله الرحمن الرحيم

جلسا	علی	عما
------	-----	-----

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم





سند اجازت سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری بریلوی، بنام مولانا عبدالقادر، مانگت، ضلع جگرات